بسم اللہ الرحمن الرحیم
اسوۂ رسول
شفقت و محبت
اور
کمسن بچے
نشریہ علم و حکمت
۹۶ گارڈن کالونی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۱

اسوۂ

رسول

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شفقت و محبت

اور

کمسن بچے

بیگم مسعود عبدہٗ

منشورہ علم و حکمت ۹۶۔ گلزیب کالونی سمن آباد لاہور۔ ۲۵

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تاریخ اشاعت :۔ ۱ جولائی ۱۹۸۶ء

ملنے کا پتہ :۔ سبحانی اکیڈمی ۱۹ اردو بازار لاہور

مصنفہ : بیگم مسعود عبدہٗ سمیہ

طابع، ناشر : مشربۂ علم و حکمت

مطبع :۔ ناصر جیلانی پرنٹنگ پریس لاہور

خطاط : محمد ابراہیم کیلانی

قیمت :۔ ۳۲ روپے

تعداد پہلا ایڈیشن :۔ ایک ہزار

عنوانات

احسان کا شکریہ

معلم اخلاق ہادی دین و دنیا محسن انسانیت رحمت دو عالم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے ۔

جو شخص انسانوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا وہ اللہ تعالیٰ کا شکر بھی ادا نہیں کرتا ۔

(مسند احمد ، ترمذی ، مشکوٰۃ) ۔

جناب حافظ محمد ادریس صاحب کیلانی برادر محترم ،
جناب بابو محمد اسحاق داؤد پوری
عزیزم محمد اقبال کیلانی
محترم جناب محمد اشرف بن جمال الدین سنگاپوری ۔
سب کا شکر گزار ہوں ۔ اور بارگاہ الہٰی سے ان کی دنیا اور آخرت کی بہتری کے لئے دعاگو ہوں ،

احقر
محمد مسعود عبدہٗ

مشرب علم و حکمت

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆
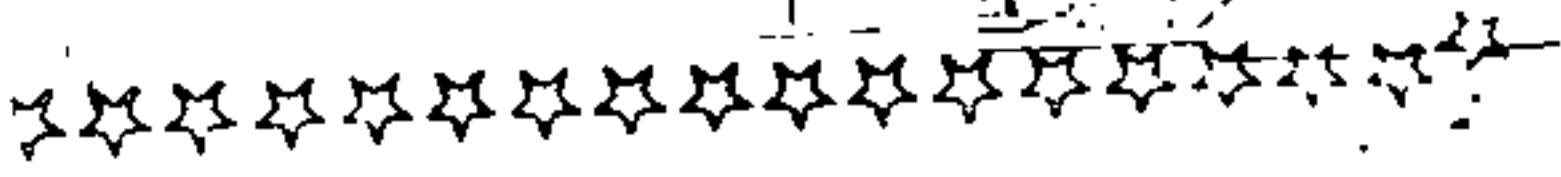
- **مشرب:** عربی زبان کا یہ لفظ مصدر میمی بھی ہے، ظرف مکان بھی۔ یعنی پینے کی جگہ، پیاسوں کے سیراب ہونے کی جگہ گھاٹ (WHARF)، چشمہ (FOUNTAIN)
- **علم:** (KNOWLEDGE) کسی شے کی حقیقت کا ادراک، پہچان۔
- **حکمت:** (WISDOM) دانائی، پکی سمجھ، بے عیب تدبیر کی صلاحیت، علم اور عقل کے ذریعہ کسی حقیقت کو دریافت کر لینے کا نام حکمت ہے۔

دونوں لفظوں کے ملاپ کا مطلب ہے۔ علم و حکمت کا مشرب یعنی سرچشمہ۔ منبع۔

کیا؟ ہمارا ادارہ علم و حکمت کا سرچشمہ ہے؟

جی - نہیں!
ہم نے اس نام کو صرف اپنی پہچان کی علامت بنایا ہے!
؎ وصفِ گل و ریحان بہوا باز نہ گردد
ہر چند ہوا عطر دہد خوشبوئے سنبل را
مشربہ اور علم و حکمت کی درمیانی علامتیں ہمارے شعور، علم
تدبر، تفکر، مشاہدوں اور تجربوں کا یقین صرف اور صرف!
* قرآن حکیم اور اسوۂ ہادیٔ دنیا و دیں
* محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہیں۔
؎ دماغِ حکمت و دانش وہی اُمیّ لقب ہیں
انہیں کی ذاتِ اقدس پہ تمام ہے عبقریت
اللہ ہمیں اور ہماری اولاد کو توفیق دے تو زندگی کے آخری سانسوں تک
اپنی پہچان اور اپنے مقصدِ حیات کا علم حاصل کرنے کی پیاس میں در بدر
ٹھوکریں کھانے والوں، زندگی اور موت کے سفر کی حکمتوں کو جاننے
کی پیاس میں نڈھال انسانوں کی خدمت میں اسی مشربۂ علم و حکمت کا
مشروب حرفوں کے پیالوں میں بھر کر پیش کرتے رہیں۔ آمین۔

والیانِ "مشربۂ علم و حکمت"
محمد مسعود عبدہٗ، بیگم مسعود عبدہٗ سُمیّہ

سب سے پہلے

اپنے اللہ رحمٰن و رحیم کی بارگاہِ عالیہ میں بے حد حمد و ثناء۔

اللہ میرے ا اللہ میرے
سچا سہارا تو ہے ہمارا
تو ہی ہنسائے تو ہی رلائے
عزت تو بخشے ذلت تو بخشے

ہاتھوں میں تیرے
سب کام میرے

چھوٹی سے چھوٹی حاجت میں اپنی
تجھ کو بتاؤں تجھ ہی سے چاہوں
تیرے ہی در پر میرا جھکے سر
میرا یہ رشتہ تجھ سے ہے بخنتہ

الحمد لک
والحمد لک

اس کے بعد

ثانیٔ عقل و شعور مصلح قلب و نظر رسولِ شفقت والفت صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کے حضور۔ ہدیۂ سلام!

اچھے اچھے ناموں والے
اچھے اچھے کاموں والے
شفقت پیار محبت دم دم
صلی اللہ علیہ وسلم

سیدھی راہ دکھانے والے
کھوٹا کھرا سمجھانے والے
آپ سے روشن عالم عالم
صلی اللہ علیہ وسلم

توڑنے والے ذاتیں پاتیں
کرنے والے پیار کی باتیں
کرم کا بادل آپ ہیں چھم چھم
صلی اللہ علیہ وسلم

اور اب

اپنے اللہ کے بے حد احسانوں کا اعتراف و اقرار کرتے ہوئے بے حد شکر ادا کرتی ہوں۔

اُس نے مجھے ایسے ماں باپ کی گود بخشی جنہیں دنیا کے علوم کی دولت سے زیادہ درس گاہِ رسول امن و سلام علیہ الصلوٰۃ والسلام سے حاصل ہونے والا علم عزیز ہے۔

ایک اور احسان

اس رب العٰلمین نے مجھے ازدواجی زندگی کے سفر میں بھی میرے ہی خاندان کا ہم سفر بھی عطا فرمایا اور مزید برآں اُسے بھی اپنے خاندان کی وراثت میں درس گاہ ہادی عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے فیض علم حاصل کرنے کی سعادت نصیب فرمائی۔

صدر الصدور

محبتوں، شفقتوں اور حسن اخلاق کی دنیاؤں کے صدر الصدور جمیل الشیم صلی اللہ علیہ وسلم کی درس گاہ سے جاری ہونے والا فرمان ہے

Marfat.com

فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

ماں اپنے بچوں کی نگران ہے۔
قیامت کے دن اس سے بچوں
کے بارہ میں سوال کیا جائے گا!

(مسلم شریف)

نگران

ہونے کی ذمہ داری اگر ایک تنکہ کی بھی ہو
تو وہ بھی بہت بڑی مشکل ہوتی ہے۔
لیکن یہ تو وہ ذمہ داری ہے جو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ والہ وسلم نے ماں کو بخشی۔ ا اس کے بارے
میں قیامت کے دن سوال ہو گا؟ پوچھا جائے گا؟ تم نے
اپنے بچوں کی نگرانی کا فرض کس انداز سے پورا کیا؟

تین بنیادی پہلو۔

بچوں کی نگرانی کے تین بنیادی پہلو ہیں۔

(۱) بچوں کی جسمانی نشوونما کی تربیت۔
(۲) بچوں کے ذہن و فکر کی تعمیر
(۳) اور اب اس جمہوری دور میں ایک اور ذمہ داری
بڑھ گئی ہے وہ یہ کہ گھر کی چار دیواری کے باہر
ذہنی اغوا سے بچاؤ!

Marfat.com

لہذا میں اپنے بچوں کی تعلیم و تربیت کا آغاز اپنے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت طیبہ کے علم سے ہی کر رہی ہوں۔

تاکہ ان بچوں کے دل اور دماغ کی زمین میں سیرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت طیبہ، ان کی عظمت، ان کی سچائی ان کے علم، ان کی حکمت کا بیج ایسا نشوونما پائے کہ

اس کے بعد

کسی علمی ادارے کے بڑے بڑے عالم کے علم کی تعریف یا ترغیب کے رعب میں آئے بغیر بے خود اپنی سوجھ بوجھ سے موازنہ کرکے اپنے آپ کو فکری گمراہی سے بچا سکیں۔

وہ عمر جس میں بچہ کہانیاں سننا پسند کرتا ہے میں اسے جن پریوں، بھوتوں کی کہانیوں ۔ یا ۔ انگریزی سے ترجمہ کی ہوئی جانوروں کی علامتوں میں لکھی ہوئی کہانیاں کی بجائے ۔ صرف قرآن پاک میں نبیوں کی زندگی میں برے لوگوں کو اچھا بنانے کی کوشش میں کیا کیا مصیبتیں اٹھانا پڑیں اور انہوں نے ان مصیبتوں کو کس ہمت و برداشت کے

ساتھ برداشت کیا۔

وہ سناتی رہی۔ پھر ایک دن وہ آیا جب کہ مریم اسکول کی تعلیم کے ساتھ ساتھ عربی زبان کی ابتدائی لغت اور قرآن مجید پڑھنے کے قابل ہو گئی۔

اردو پڑھنے لگی تو میں نے۔ اُسے اسکول کی تعلیم کے ساتھ ساتھ قرآن اور حدیث بھی پڑھانا جاری رکھا۔ اس کے علاوہ کبھی کبھی۔ اس کے ابوّ۔ اسے بچوں کے لیے سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے موضوع پر لکھی ہوئی کتابیں پڑھنے کے لیے لاکر دیتے رہے۔ وہ پڑھتی رہی وہ دن بھی اللہ تعالیٰ لائے۔ جب اس کا دل ان کتابوں کے پڑھنے میں پوری دلچسپی لینے لگا۔

اس طرح میری بیٹی اپنے بعد آنے والے بہن بھائیوں کی تعلیم تربیت میں میری عملی مددگار بن گئی۔

ویسے بھی بچہ اپنے ہم عمر یا لگ بھگ کی عمر کے بچوں سے آسانی کے ساتھ سیکھ جاتا ہے۔

میں نے یہ سب کچھ اس لیے لکھا ہے کہ میری بہنیں اگر چاہیں تو بحیثیت ماں کے اپنی ذمہ داری کو پورا کرنے کے لیے

اس میرے طریق تعلیم و تربیت کو بطور مشورہ سامنے رکھ سکتی ہیں ۔ میری اس کتاب میں گو میرے اپنے بیٹے و بیٹیاں مخاطب ہیں۔ لیکن میرا ذہن تمام دنیا میں پھیلی ہوئی ملت اسلامیہ کے بچوں کے تصور سے خالی نہیں ۔

بچوں کے جسم اور ذہن کی صحت کے لیے محبت و شفقت سب سے بہترین غذا ہے ۔

محبت و شفقت کا اثر یہ ہوتا ہے کہ بچہ تعلیم و تربیت دینے والے سے محبت کرنے لگتا ہے ۔ اور یہی محبت اُسے اپنے معلم کے بتائے ہوئے اصولوں پہ چلنا آسان کر دیتی ہے ۔

چاہے وہ اصول سچ بولنے سے لے کر سچ کے لیے اپنی جان قربان کر دینے تک مشکل ہی کیوں نہ ہوں ۔

اسی لیے میں نے اس کتاب

رسول شفقت و محبت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت طیبہ سے متعلق ان واقعات کو چنا ہے ۔

جن کا تعلق رسول شفقت و محبت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کمسن بچوں سے مشفقانہ اور محبت بھرے رویہ سے ہے ۔

میرا انداز بیان فنی محاسن کا مالک نہ سہی. مگر خلوص نیت میرے اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور یقیناً بہت ہی پسندیدہ عمل ہے۔
مجھے یقین ہے. جس عمل کو اللہ تعالیٰ کی ذاتِ برتر اور اُنکے رسول محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پسند فرمائیں. اُس کی غیب سے مدد بھی فرماتے ہیں۔

مریم ———— عمر ۹ سال
عبدمنیب ———— عمر ۷ سال
عبدالذوالاکرام ———— عمر ۴ سال
مدیحۃ الرسول ———— عمر ۲ سال
اُمِّ شریک عمر ۲ ماہ

بیگم مسعود عبدہٗ

جب کوئی کام اپنے بس میں نہ ہو تو ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔

دو رکعت نماز پڑھو اپنے اللہ سے دعا مانگو۔ اللہ تعالیٰ مدد فرمائیں گے!

دو رکعت نماز پڑھی دعا مانگی اور مریم خنساء کو آواز دی۔ مریم خنساء

مریم :۔ جی امی جان

یہاں آؤ

مریم :۔ داخل ہوئی، فرمائیے!

میں نے ایک بات سوچی ہے

مریم :۔ فرمائیے

میں تم سب بہن بھائیوں کو ایک خاص سلسلے کے ساتھ اسوۂ رسولِ شفقت و محبت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سنانا شروع کروں

مریم :۔ بڑی اچھی بات ہے امی جان۔

میرا مطلب ہے پابندی کے ساتھ روزانہ!

مریم :۔ میں تو تیار ہوں!

آپ کو اپنے ساتھ اپنے چھوٹے بہن بھائیوں عبدالمجیب عبداللہ ذوالاکرام، مدیحۃ الرسول کے دل میں بھی شوق پیدا کرنا ہوگا۔

مریم:- میں کوشش کروں گی
اللہ تمہاری مدد فرمائیں۔ میں بھی اللہ سے دعا کروں گی۔

مریم:- بہت اچھا امی جان۔

مریم چلی گئی میں اللہ سے سربسجود دعا مانگتی رہی۔ میرے اللہ! ٹی۔ وی، فلمیں اور نہ جانے اور کیا کیا بچوں کو اپنی طرف بلاتا رہتا ہے۔ ان کے دلوں کو دین و دنیا کے راہ نمائے عظیم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت طیبہ سننے کا شوق پیدا فرما۔ اور مجھے سنانے کی توفیق کے ساتھ ساتھ مجھ کو اور میری اولاد کو اس پہ عمل کرنے کی توفیق عطا فرما۔

دوسرے ہی دن مریم خنساء اپنے چھوٹے بہن بھائیوں کے ساتھ میرے کمرہ میں داخل ہوئیں۔

مریم:- السلام علیکم امی جان

وعلیکم السلام

مریم:- امی جان اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعا قبول فرمالی۔

Marfat.com
Marfat.com

کون سی نعت ؟

مریم : جس میں آپ کے سوال کا جواب ہے۔

خاتم الانبیاء محمدؐ ہیں   دنیا کے سربراہ محمدؐ ہیں

ہے لقب صادق و امین ان کا   قلب و نظر کی شفا ہے دین ان کا

آپ اللہ کا آخری پیغام   لے کے آئے ہر آدمی کے نام

عندلیب : یہ تو مجھے بھی یاد ہے امی جان

سنائیے !

آپ کے کام آج بھی زندہ   آپ کا نام آج بھی زندہ

آپ ام الکتاب والے ہیں   آپ سے پھیلے سب اجالے ہیں

عبداللہ الاکرام : امی جان اجازت ہو تو میں بھی سناؤں ؟

ضرور سنائیے

آپ کا نام سب سے اچھا ہے   آپ کا کام سب سے اچھا ہے

آپ ہم کو بہت پیارے ہیں   آپ ہی راہنما ہمارے ہیں

سب بولے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ! سب نے کہا !

شاباش .. تو پیارے بچو آپ کے ہمارے بلکہ

ساری دنیا میں بسنے والے راہنما رسول شفقت

و محبت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی سیرت پاک کو سلسلہ وار اُس حصہ
سے شروع کریں گے جس کا تعلق صرف کمسن بچوں سے ہے۔
وہ کمسن بچے جن کو کسی نہ کسی طرح، کسی نہ کسی رشتے یا نسبت سے
حضور اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی مبارک گود۔ مبارک نظر
یا پیار کا دامن نصیب ہوا!

مریم:۔ امی جان کیا ہم کو یہ پیار نصیب نہیں ہو سکتا!
کیوں نہیں بیٹے وہ رحمت اللعالمین صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
ہیں۔ تھے، اور ہمیشہ رہیں گے!
رسول شفقت و محبت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی شفقت و محبت
صرف انہیں بچوں تک محدود نہیں ہے۔

عبدالذوالاکرام:۔ امی جان محدود کا مطلب کیا۔
محدود کا مطلب یعنی ان کی حد تک نہیں سمجھ گئے؟

عبدالذوالاکرام:۔ سمجھ گیا امی جان

ہاں تو میں بتا رہی تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
کی شفقت و محبت قیامت تک پیدا ہونے والے بچوں کے
لئے بھی تھی، آج بھی ہے اور قیامت تک رہے گی۔

حبیب:۔ ذرا مثال بازلیل دے کر سمجھائیے!

بیٹا پہلی دلیل تو یہ ہے ۔ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو بات کی یا کہی اور جو عمل فرمایا ۔ وہ قیامت تک ہر مسلمان ماں اور باپ کے لئے "قانون کی حیثیت رکھتا ہے ۔

دلیل نمبر ۲ ۔ قیامت تک پیدا ہونے والے بچوں سے چاہے وہ کسی کے اپنے ہوں یا بیگانے ماں باپ اور معاشرے کے ہر انسان کو ان سے محبت و شفقت سے پیش آنے کی ہدایات دے دیں ۔ ثابت ہوا کہ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ کی شفقت و محبت وقت کی طرح جاری ہے ۔

عبدنعیب :۔ بالکل ٹھیک !

اب ذرا غور سے سنیئے ہر بچے کا پہلا رشتہ ماں سے ہوتا ہے ہر مسلمان ماں کے دل میں جب یہ خواہش ہو کہ اللہ اُسے بیٹا یا بیٹی دے ۔ تو وہ اس طرح اللہ سے دعا مانگے

دعا نمبر ۱ رَبِّ هَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً ۚ اِنَّكَ سَمِيْعُ الدُّعَآءِ ۝

اس کا مطلب ہے ۔ اے میرے اللہ مجھے اپنے پاس سے پاکیزہ اولاد عطا کر !

Marfat.com

عبداللہ ذوالاکرام :۔ امی جان پاکیزہ کا مطلب کیا ہے۔
بیٹے یہ لفظ طیب کا ترجمہ ہے۔ طیب عربی زبان میں اس کھانے کو کہتے ہیں، جسے کھانے میں بہت مزا آئے
عبداللہ ذوالاکرام :۔ یعنی مزیدار ہو۔
جی اور جناب ایسا صاف ستھرا کھانا جو کبھی خراب نہ ہو
اب آپ لوگ بتائیے اگر خراب کھانا آپ کھالیں تو کیا ہو؟
مریم :۔ بدہضمی ہو جاتی ہے۔
عندلیب :۔ بیماری لگ جاتی ہے۔
عبداللہ ذوالاکرام :۔ میں تو خراب کھانا کھاؤں گا نہیں۔
ٹھیک تو پیارے بچو جس طرح خراب کھانا انسان کی صحت برباد کر دیتا ہے۔ اسی طرح خراب انسان پوری دنیا میں خرابیاں پھیلا دیتا ہے۔ امن برباد کر دیتا ہے۔ لوگوں کی بددعائیں لیتا ہے۔

اس لئے مسلمان ماں یا باپ جب یہ دعا مانگتے ہیں تو اس میں پیدا ہونے والے بچے کی بھلائی کا پہلو رہتا ہے۔
پیارے بچو، پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ماں کو اپنی اولاد کا نگران بنایا ہے

عبداللہ ذوالاکرام :۔ امی جان نگران کا مطلب کیا؟
نگران کا مطلب ہے رکھوالی دیکھ بھال کرنے والی۔
جیسے آپ چوزوں کی دیکھ بھال کرتے ہیں۔
ان کو دانہ دنکا دیتے ہیں۔ بلی سے بچاتے ہیں۔ لکڑی لے کر
عبداللہ ذوالاکرام :۔ کیا کروں امی جان آپ کو پتہ ہے ذراسی
لاپرواہی کی تھی تو بلی دو چوزے لے گئی تھی۔
تو بس بیٹا۔۔ ماں کو رسول شفقت و محبت ﷺ نے یہی ذمہ
دے کر فرمایا۔ ہر ماں اپنی اولاد کی نگران ہے۔
ماں کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنی اولاد کو بیماری سے
بچائے اُس کے جسم اور کپڑوں کو صاف ستھرا رکھنے کے
ساتھ ساتھ اُن کی سوچ اور عادتوں کو بھی صاف
اور ستھرا رکھے!
یہ رسولِ شفقت و محبت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بچوں
سے ہمدردی اور پیار ہی کا ثبوت ہے۔ تو
کہ فرمایا۔
ہر بچہ تو فطرت اسلام پہ پیدا ہوتا ہے پھر اس کے
ماں باپ اُسے چاہے تو نصرانی بنادیں، یہودی بنا

دیں یا مجوسی۔

مریم ۔ یعنی ساری ذمہ داری ماں باپ پہ پڑ گئی۔

جی ۔ ۔ ۔ بچہ جب تک بالغ نہ ہو اپنی اچھائی اور بُرائی کو جب تک نہ سمجھتا ہو تب تک ساری ذمہ داری ماں باپ پہ ہے کہ وہ اس کو صحیح اور غلط راستہ بتائے جیسے جیسے آپ رسولِ شفقت و محبت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت طیبہ سنتے جائیں گے ۔ ان کی بے حد شفقت و محبت تمہیں ان سے محبت اور عزت کرنے پہ مجبور کرے گی ۔ اس لئے کہ اُس شخص سے اس دنیا میں اور کوئی شخص بڑا نہیں ہوتا ۔ جو اپنے احسان کرنے والے محبت اور پیار کرنے والے کا فرماں بردار ہو۔

آج اس پہلی نشست کا سلسلۂ گفتگو جاری تھا کہ اچانک گھر میں مہمانوں کی آمد نے ہر بات کا رخ بدل دیا۔

دوسری نشست کی باری آئی تو اس سے پہلے دوسرے کمرہ سے میرے کانوں میں عبدالذوالاکرام کی آواز آئی !

ابو جان ۔ ۔ امی جان تو ہماری نگہ ان ہیں تو آپ کیا ہیں؟

ہم کیا ہیں۔ اس کا جواب دینے میں کچھ وقت لگے گا
عبد الذوالاکرام :۔ یعنی دیر لگے گی۔
جی ہاں اور اتنے میں آپ کی امی جان سے رسولِ رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سیرت پاک سننے کا وقت گزر جائے گا۔
عبدالذالاکرام :۔ تو امی جان سے اجازت لے لیتے ہیں۔
میری طرف سے اجازت ہے۔ آج آپ ابو جان سے جو پوچھنا چاہتے ہیں پوچھ لیجیے عبد الذواکرام صاحب
عبدالذوالاکرام :۔ بہت اچھا امی جان
ذرا اپنے بڑے بھائی جان آپا جان اور مدیحۃ الرسول کو بھی بلوا لیجیے۔
آپا جان، بھائی جان، مدیحۃ الرسول آ جائیے۔
سب آ گئے
السلام علیکم
وعلیکم السلام۔ آیئے جناب سب لوگ تشریف رکھیئے
آپ کے چھوٹے بھائی جان نے پوچھا ہے ابو جان آپ کیا ہیں؟

عبدمنیب نے حسبِ عادت ہنستے ہوئے کہا۔ ابو جان بس ابو جان ہیں ہیں۔

عبدالذوالاکرام :۔ بھائی جان آپ ہنسے کیوں ؟

منیب صاحب آپ کو واقعہ ہی ہنسنا نہیں چاہیئے ۔ ان کے ذہن میں سوال آیا پوچھ لیا۔ اچھا کیا !

اب میں ان کو جواب دے رہا ہوں آپ بھی غور سے سنیئے۔

عبدالذوالاکرام صاحب آج جب جمعہ کی نماز پڑھنے کے لئے آپ میرے ساتھ نماز پڑھنے جا رہے تھے۔

عبدالذوالاکرام :۔ بھائی جان بھی تو ساتھ تھے۔

جی ہاں آپ کے بھائی جان بھی ساتھ تھے ، آپ نے کہا ابو گرمی لگ رہی ہے میں تھک گیا ہوں تو میں نے کیا جواب دیا تھا

آپ نے مجھے اٹھا لیا تھا۔

پھر جب مسجد کے دروازہ آپ اترکر جوتا ہاتھ میں تھامے خود صحن سے گذرنے لگے تو میں نے کیا کہا۔

آپ نے کہا تھا بڑے بھائی جان کو جانے دیجئے آپ کو میں اٹھا کر لے جاؤں گا

"آپ نے پوچھا کیوں ؟"

عبداللہ ذوالاکرام :۔ آپ نے کہا تھا مسجد کا صحن گرمی کی وجہ سے بہت گرم ہے۔ آپ کے پاؤں جل جائیں گے اس لئے میں اٹھا کر اندر لے جاؤں گا۔
عبدنلیب :۔ ابو جان فرش واقعہ ہی بہت گرم تھا۔ آپ کو معلوم ہے۔ میں نے کیوں کیا؟
عبدنلیب :۔ آپ کے دل میں پیار ہے نا اس لئے۔
میرے لخت جگر پیار تو آپ سب سے ہی ہے بالکل ایک جیسا۔ مگر نبیٔ رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ جو چھوٹے ہوں ان پر شفقت کرو۔
مدیحہ :۔ ابو جان مجھے بھی اٹھا لیتے کا کو بھائی کے ساتھ
بے شک آپ تو ان سے بھی چھوٹی ہیں
ہاں تو پیارے بچو آپ کی امی جان جس طرح گھر کی چار دیواری میں تمہارے جسم اور روح کی پرورش کرتی ہے تو آپ کے ابو کا کام یہ ہے کہ وہ گھر سے باہر محلہ، گلی بازار اور اسکول سے کالج تک شفقت و محبت کا سایہ بن کر تمہارے ساتھ چلے۔ سمجھ گئے آپ
عبداللہ ذوالاکرام :۔ کچھ سمجھ تو گئے!

کچھ اور سمجھ لیجے۔ بے شک ماں کی برابری آپ کے ابو محبت و شفقت میں نہیں کر سکتے۔ لیکن آپ کے ابو آپ کے لئے کیا ہیں۔
اس کی مثال ایک اور سنیئے!
عبد نسیب فرمائیے!
آپ اپنی بڑی پھوپھی جان کے گاؤں تو کئی بار گئے ہیں۔
عبدالذوالاکرام !۔ حضرت کیلیانوالے جہاں لقمان خالد بھی ہیں
جی ہاں وہی گاؤں۔ وہاں آپ نے کھیت بھی دیکھے ہیں۔
"جی ہاں"!
منیب صاحب آپ نے اسکول کی کتاب میں پڑھا ہو گا "کسان"
"جی پڑھا ہے"
اس کا کام کیا ہوتا ہے۔
کسان پہلے کھیت کی زمین کو نرم کرتا ہے۔ اُس میں بیج بوتا ہے۔ گرمی ہو یا سردی اُس کو پانی دیتا ہے۔ اس کی حفاظت کرتا ہے۔
اگر حفاظت نہ کرے تو کیا ہو؟
فصل کو کیڑے کھا جائیں بھیڑ بکریاں گائے بھینس پکنے سے پہلے خراب کر دیں۔

تو عبدالذوالاکرام صاحب آپ کے ابّو اُس کسان کی طرح ہیں۔ اگر وہ کھیت میں اُگنے والی فصل کی دیکھ بھال میں ذرا سی بھی لاپرواہی کر جائے تو فصل خراب ہو جاتی ہے۔
تم لوگ میرے کھیت کا پھل ہو۔

مریم :۔ اور امی کھیت ؟

"جی"

مریم :۔ مجھے یاد آیا قرآن مجید کا ترجمہ پڑھاتے ہوئے سورۃ بقرہ کی ایک آیت نِسَآؤُکُمْ حَرْثٌ لَّکُمْ کا ترجمہ پڑھاتے ہوئے بھی سمجھایا تھا۔

بالکل سمجھایا تھا۔ صحیح تو یہ ہے۔ کہ زندگی کا کوئی مسئلہ ہو۔ اُس کا صحیح اور صاف جواب بھی اور حل بھی ! صرف اور صرف قرآن مجید اور اسوۂ رسولِ امن وسلام صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے سرچشمۂ علم وحکمت میں ہی موجود ہے۔

ہم نے بڑے بڑے نام والے علم وحکمت کی روشنیوں کے شہروں میں گھوم کر دیکھا۔
لیکن ہمیں قرآن مجید اور اسوۂ رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی روشنی جیسی کوئی علم کی روشنی نہ ملی !

اس علم کی روشنی صاف وشفاف ہے اس علم کی روشنی میں سکون ہے بے چینی نہیں۔ یقین ہے بے یقینی نہیں۔ اللہ تمہارے دلوں اور دماغوں میں یہ روشنی آباد کرے۔

آمین

اب کل سے آپ اپنی امی جان سے سیرتِ طیبہ سنیں گے

جی!

میری طرف سے اس میں ایک اضافہ اور کرلیں۔

فرمائیے

"مریم صاحبہ آپ صبح مجھ سے جس حدیث یا قرآن مجید کی آیت کا ترجمہ پڑھا کریں وہ روز امی کو پہلے سنالیا کریں

بہت اچھا ابا جان

منیب صاحب آپ بھی اپنا روز کا سبق امی جان کو سیرتِ طیبہ سننے سے پہلے سنایا کریں گے

"انشاء اللہ"

عبد الذوالاکرام صاحب آپ

"میں اسمائے حسنہ سنایا کروں گا۔

اللہ آپ کی مدد فرمائیں۔ آمین۔

عبدالذوالاکرام صاحب جانے سے پہلے وہ نظم دعا تو سنایئے
"وہ یارب مجھ کو نیک بنا"

جی وہی۔

یارب مجھ کو نیک بنا   یارب مجھ کو نیک بنا
سچ کہنے کی ہمت دے
جھوٹ سے مجھ کو نفرت دے
سچ کے حق میں دلیر بنا   یارب مجھ کو نیک بنا
جن کی دے تعلیم اسلام
تجھ کو بھاتے ہیں جو کام
مجھ کو ایسے کام سکھا   یارب مجھ کو نیک بنا
پیارے نبی کی سنت سے
مجھ کو پیار محبت دے
پیارے نبی کی راہ پہ چلا   یارب مجھ کو نیک بنا
میرے ہونٹ پڑھیں قرآن
ہردم تازہ رہے ایمان
میری یہی ہے تجھ سے دعا   یارب مجھ کو نیک بنا

شام کی نماز اور رات کے کھانے کے بعد
میں اپنی سب سے چھوٹی بیٹی مدیحۃ الرسول کو سلا رہی تھی۔
ذہن اس طرف تھا۔ کہ ابھی تھوڑی دیر بعد اس کے
بڑے بہن بھائی اسکول کا کام ختم کرنے کے بعد میرے
چاروں طرف آکر بیٹھ جائیں گے۔
مریم آج ابو جان سے صبح پڑھی ہوئی حدیث کا اردو
میں مطلب سنائے گی۔
عبد منیب آج یاد کی ہوئی ایک دعا کا ترجمہ سنائیں گے
اور ان سے چھوٹے "نبیوں میں رحمت لقب پانے" والے صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں کوئی سوال کریں گے!
لیجئے سب سے پہلے وہی آ گئے۔ مدیحۃ الرسول سو گئیں
اور انہوں نے کمرہ میں داخل ہوتے ہی کہا۔
عبد الذوالاکرام: اسلام علیکم امی جان۔
امی جان: وعلیکم السلام۔
عبد الذوالاکرام: مدیحہ ذ نہیں۔

امی: ہاں سو گئی۔

عبدالذوالاکرام: تو میں ایک بات پوچھوں؟

امی: ضرور پوچھئے۔

عبدالذوالاکرام: اللہ اکبر کا مطلب کیا ہے؟

امی: اس کا مطلب ہے اللہ سب سے بڑا ہے۔

عبدالذوالاکرام: امی جان۔ کتنا بڑا..... آپ سے ابو سے بھی بڑا

میں سمجھ گئی بچہ ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کو جسم کے حوالے سے سمجھ رہا ہے۔ جواب کے لیے میرا ذہن آسان لفظوں کی تلاش میں ایک لمحہ کے لیے رُکا: تو انہوں نے اور وضاحت کر دی۔

عبدالذوالاکرام: جس طرح.... مجھ سے بھائی جان اور ان سے آپا جان بڑی ہیں؟

امی: نہیں بیٹا۔ یہ تو عمر کے لحاظ سے قد کے لحاظ سے تم سے بڑے ہیں۔ مگر اللہ تعالیٰ کا نہ کوئی ایسا جسم ہے۔ جس کی کوئی مثال ہو۔ نہ قد ہے۔ اور نہ ہی عمر کے لحاظ سے ان کے بارہ میں سوچا جا سکتا ہے۔

عبدالذوالاکرام: تو پھر.....؟

بیٹے۔ وہ اپنی صفتوں کی وجہ سے سب سے بڑے ہیں۔

Marfat.com
Marfat.com

عبداللہ ذوالاکرام: وہ کیسے؟

جیسے آپ نے اللہ تعالیٰ کے اچھے نام یاد کئے ہیں۔

عبداللہ ذوالاکرام: جی ہاں..... اللہُ، الرحمٰنُ الرحیم...

ہاں بالکل وہی۔ ان کا مطلب ہے۔ اللہ تعالیٰ بہت بڑا رحم کرنے والا ہے۔

آئیے پڑھئے!

الملکُ، اَلقُدُّوسُ، اَلسَّلَامُ، اَلمؤمِنُ۔ اَلمُھَیمِنُ...

ان کا مطلب بھی آپ کو ابّو نے یاد کروایا تھا نا۔

جی ہاں.. اللہ تعالیٰ سب سے بڑے بادشاہ ہیں، وہ سب سے بڑے سلامتی والے ہیں۔ وہ سب سے بڑے امن دینے والے ہیں۔ وہ سب سے بڑے..... سوچنے لگا۔

میں نے کہا۔

وہ سب سے بڑے دیکھ بھال کرنے والے ہیں۔

جی ہاں.. یہی بتایا تھا۔ ابّو جان نے...

تو بس اسی طرح جب اللہ اکبر کہو تو سمجھو اس کا مطلب ہے۔

وہ سب سے بڑے طاقت والے ہیں۔

وہ سب سے بڑے بادشاہ ہیں۔

وہ سب سے بڑے انصاف کرنے والے ہیں
وہ سب سے بڑے سچ کہنے والے سچے ہیں ۔۔۔۔ سمجھ گئے۔

جی امی جان۔۔

اس اثناء میں مریم اور عبد منیب بھی آ گئے۔

السلام علیکم

وعلیکم السلام۔

دونوں عبدالذوالاکرام کے پاس بیٹھ گئے مریم نے عبد منیب سے کہا۔

مریم: بھائی صاحب آپ پہلے اپنی دعا کا ترجمہ سنائیں گے یا میں حدیث کا مطلب سناؤں۔

عبد منیب: میں دعا کا مطلب سناتا ہوں۔ امی جان آج میں نے ابو جان سے نبیوں میں رحمت لقب پانے والے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سوتے وقت جو دعا پڑھا کرتے تھے وہ یاد کی ہے؟

امی: تو سنائیے۔

عبد منیب: اَللّٰھُمَّ بِاِسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْيٰ۔ اے اللہ میں آپ ہی کا نام لے کر مرتا ہوں اور زندہ ہوتا ہوں!

امی: شاباش۔

عبد منیب: آپا جان اب آپ کی باری ہے۔

مریم: امی جان آج کی حدیث میں نے مسلم شریف سے یاد کی ۔۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

"جو بڑوں کا ادب نہیں کرتا

اور

چھوٹوں پر شفقت نہیں کرتا وہ ہم میں

سے نہیں"

"مسلم شریف"

رسول شفقت و محبت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

معززہ بیٹیاں ❖ معزز بیٹے

پیارے بچو جیسے کہ میں تمہیں کئی بار بتا چکی ہوں رسولِ شفقت و محبت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی زبان مبارک سے اپنی امت کو جو کام کرنے یا جو بات کہنے کا حکم دیا۔ پہلے وہ بات خود کی وہ کام خود کیا۔ یہ بات آپ کو یاد ہے یا نہیں۔

مریم: اچھی طرح یاد ہے امی جان

عبداللہ والاکرام: مجھے بھی یاد ہے

امی: شاباش ... تو جناب آج سے ہم آپکو بتائیں گے کہ رسول شفقت و محبت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سید زادے اور سید زادیوں سے کتنی شفقت فرماتے۔ نواسے نواسیوں سے کتنی محبت سے پیش آتے۔ غلاموں، یتیموں، دین کی تعلیم حاصل کرنے والوں۔ مجاہدوں۔ غرض جس کو بھی اللہ تعالےٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دامنِ رحمت میں آنے کی سعادت بخشی ان کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بغیر کسی فرق کے سب کو برابر شفقت و محبت سے نوازا۔

ان سب خوش نصیبوں کے نام اور واقعات سنائیں گے! آپ
بتائیے پہلے رسول شفقت و محبت کی صاحب زادیوں سے شروع
کروں یا صاحب زادوں کے واقعات سے۔
مریم: پہلے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیٹیوں سے۔
عبدالذوالاکرام: پہلے بیٹوں سے۔
عبدمنیب: نہیں بھائی جان۔ باجی ہماری بڑی ہیں ان کا ادب کرنا چاہیے۔
نبیوں میں رحمت لقب پانیوالے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے نا۔
عبدالذوالاکرام: اچھا۔ تو امی جان!... آپا جان جو کہتی ہیں وہ ٹھیک ہے۔
امی: تو سنیے!... آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چار بیٹیاں تھیں: چاروں
کی والدہ صاحبہ کا نام تھا خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔

(۱) سیدہ زینب علیہا السلام ۔ سب سے بڑی صاحبزادی
کا نام تھا۔ سیدہ زینب علیہا السلام
کیا نام تھا؟
عبدالذوالاکرام: سیدہ زینب علیہا السلام
امی: بالکل ٹھیک۔ اب ایک بات آپ کو بتادیں۔ یہ وہ زمانہ تھا۔
جب کہ عرب میں لڑکیوں کو بالکل ہی برا سمجھتے۔ ان کے
پیدا ہوتے ہی کچھ لوگ انہیں زندہ زمین میں گاڑ دیتے۔

عبدالذوالاکرام : زندہ (حیران ہو کر)

امی : ہاں بیٹے۔

عبدمنیب ۔ امی جان ان کو ترس نہیں آتا تھا۔

امی ۔ نہیں بیٹے۔

عبدالذوالاکرام ۔ بہت خراب تھے۔

امی ۔ بہت ہی خراب۔ بیٹیوں کے ساتھ تو ایسا برا سلوک کرتے ہی تھے۔ بیٹوں کو بھی باپ نہ اپنے سینے سے لگاتے۔ نہ پیار کرتے، نہ اپنے پاس بیٹھنے دیتے۔

مریم ـــ توبہ توبہ۔

امی ـ لیکن آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ان کو بیٹیوں سے محبت کرنے کا حکم دینے سے پہلے خود۔ اپنی بیٹیوں کو پیار کر کے دکھایا ـ آپ سیدہ زینب علیہا السلام کو گود میں کھلاتے۔ سب کے سامنے ان کو پیار کرتے سینے سے لگاتے۔ ان کو صاف ستھرے کپڑے پہناتے۔

عبدالذوالاکرام ۔ ان کی امی جان بھی تو پیار کرتی ہوں گی۔

امی ۔ ہاں بیٹا ـ وہ تو پیار کرتی ہی تھیں۔ مگر ہم سب کے لیے تو ہر وہ کام جو رسول شفقت و محبت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے کیا ہے

Marfat.com

اُس کو کرنا ضروری ہے... اس لیے میں آپ کو خاص کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام لے کر بتا رہی ہوں۔

عبدالذوالاکرام۔ اچھا

امی جان: ہاں جناب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سیدہ زینب علیہا السلام کو بڑا ہی پیار کرتے۔ ان کو اچھی اچھی باتیں سمجھاتے اور پیار کے ساتھ ان کی ایسی تربیت کی کہ ان سے جو بھی ملتا ان کی تعریف کرتا۔

مریم: امی جان ان کی شادی بھی تو کی!

امی: ہاں بیٹی۔ شادی کی.. اور جہیز میں ان کی امی جان نے ان کو بڑا قیمتی ہار دیا۔

مریم: اچھا۔ یہ وہی ہار تھا۔ جس کے بارے میں رحمت للعلمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں لکھا ہے۔ کہ سیدہ زینب علیہا السلام تو اپنی والدہ صاحبہ کے ساتھ ہی مسلمان ہو گئی تھیں لیکن ان کے شوہر ابوالعاص مسلمان نہیں ہوئے تھے۔ اس لیے جنگ بدر میں قریش کی طرف سے لڑتے ہوئے قید ہو گئے تھے۔ تو ان کی رہائی کے لیے سیدہ زینب علیہا السلام نے وہی ہار بھیجا تھا۔

ن: ہاں بیٹی۔ بالکل وہی ہار۔ اور شبلی نعمانی رحمۃ اللہ علیہ کی لکھی ہوئی سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہلی جلد میں تم نے یہ بھی تو

پڑھا ہو گا۔ کہ اس ہار کو دیکھ کر رسول شفقت و محبت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ اور صحابہ کرام سے فرمایا:

اگر تمہاری مرضی ہو تو بیٹی کو ماں کی یادگار واپس کر دوں؟

مریم: جی ہاں امی جان تو پھر سب صحابہ کرام نے۔ خوشی سے کہا ضرور واپس کر دیجئے۔ اور حضرت ابوالعاص رضی اللہ عنہ، کا فدیہ یہ قرار پایا کہ وہ مکہ جا کر سیدہ زینب علیہا السلام کو مدینہ منورہ بھیج دیں۔

امی: تو پیارے بچو۔ دیکھا آپ نے آپ کو اپنی بیٹی سے کتنا پیار تھا۔

۲۔ سیدہ رقیہ علیہا السلام اسی طرح آپ کی دوسری صاحبزادی سیدہ رقیہ علیہا السلام تھی۔

ان سے بھی رسول شفقت و محبت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اتنا ہی پیار کیا۔

۳۔ سیدہ ام کلثوم علیہا السلام تیسری بیٹی کا نام تھا۔ سیدہ ام کلثوم علیہا السلام۔

رسول شفقت و محبت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں بھی شفقت و محبت دینے میں کوئی کمی نہیں کی۔

۴۔ سیدۃ النساء العٰلمین فاطمہ علیہا السلام۔ چوتھی بیٹی کا نام

Marfat.com
Marfat.com

تھا۔ سیدۃ النساء العٰلمین فاطمہ علیہا السلام

یہ رسول شفقت و محبت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سب سے

چھوٹی صاحب زادی تھیں۔

عبد منیب: میں نے اپنی کتاب میں پڑھا ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم کو ان سے بہت زیادہ محبت تھی۔

امی: ہاں بیٹے وہ سب سے چھوٹی تھیں!۔

عبد الذوالاکرام: جیسے ہماری مدیحۃ الرسول سب سے چھوٹی ہیں۔

امی — ہاں! ایسے ہی۔ اسی لیے ان کے حصہ میں سب سے زیادہ

پیار آیا۔ ورنہ یہ بات نہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو

اپنی دوسری بیٹیوں سے پیار نہ تھا۔ یا ان سے کم پیار تھا۔

سیدہ فاطمہ علیہا السلام کو گھٹی خود دی آپ کو رسول شفقت

و محبت سینے سے لگائے رکھتے۔ نہلاتے، کھلاتے۔

مریم: امی جان میں نے پڑھا ہے سیدہ فاطمہ علیہا السلام اُس وقت

چھوٹی سی تھیں۔ جب کی بات ہے۔ کہ حضور علیہ السلام بیت اللہ

شریف میں سجدہ میں تھے۔ تو عقبہ بن ابی معیط نے اونٹ کی

اوجھ حضور علیہ السلام کی پیٹھ پر رکھ دی۔

عبد الذوالاکرام: پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیٹھ پر؟

مریم: ہاں بھائی جان۔ اُس وقت زیادہ لوگ مسلمان نہیں ہوئے تھے۔
آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بہت ستاتے تھے!

عبدالذوالاکرام: میں ہوتا تو ان کو جان سے مار دیتا۔

امی: میرا اللہ تمہیں نبیوں میں رحمت لقب پانے والے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر قربان ہونے کی سعادت بخشیں۔ آمین

مریم: تو سیدہ فاطمہ علیہا السلام کو یہ دیکھ کر بہت غصہ آیا۔ اوجھ اٹھا کر پھینکی۔ اور اپنی بچپن کی زبان میں ان کافروں پر بہت بگڑیں۔
سیدہ فاطمہ علیہا السلام جب بھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس تشریف لائیں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود اٹھ کر آگے بڑھتے۔ ان کی پیشانی چومتے اور فرماتے مرحبا! بیٹی مرحبا!

عبدالذوالاکرام: ہمارے ابو جان بھی تو مدیحہ اور باجی کی پیشانی چومتے ہیں۔

امی جان: اس لیے کہ بیٹیوں کو پیار کرنے کا یہ طریقہ سنت ہے!

عبدالذوالاکرام: سنت کا مطلب بھی تو سمجھا دیجیے!

امی جان: جو کام بھی ہمارے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس طرح کیا ہے اُس کو سنت کہتے ہیں!

عبدالذوالاکرام: اچھا... تو پھر میں بھی اپنی مدیحہ کی پیشانی چوم لوں۔
عبدالذوالاکرام نے پاس سوئی ہوئی مدیحہ کی پیشانی کا بوسہ لیا۔

امی جان: شاباش۔ میرے اللہ میرے بچوں کو اسی طرح ہر کام اسی طرح کرنے کی توفیق فرما جس طرح پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا۔

بچے: آمین

امی جان: پیارے بچو۔ پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم جب کبھی سفر سے واپس تشریف لاتے تو پہلے دو رکعت نماز پڑھتے اور پھر سیدھے سیدہ فاطمہ علیہا السلام کے گھر جاتے ان کی خیر خبر پوچھتے پھر کسی دوسرے گھر یا اپنے گھر تشریف لے جاتے!

اور جناب اب سنئے ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تین صاحب زادے یعنی بیٹے تھے۔

۱۔ سید قاسم علیہ السلام ۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سب سے پہلے بیٹے کا نام مبارک تھا۔ سید قاسم علیہ السلام۔ پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفقت و محبت بہت ہی کم عمر تک نصیب ہوئی ابھی پاؤں پر چلنے پھرنے کے قابل ہوئے ہی تھے تو اللہ کو پیارے ہو گئے، مریم کی زبان پر بے ساختہ آ گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

عبدالذوالاکرام : باجی اس کا مطلب بھی تو بتایئے !

مریم : اس کا مطلب ہے ۔جب کسی کے فوت ہونے کی خبر سنیں تو یہ
آیت پڑھنی چاہیے !

عبدمنیب : باجی ابوجان کہتے تھے ۔یہ آیت ۔کسی کے مرنے کی خبر سن کر
تو پڑھتے ہی ہیں اس کے علاوہ بھی جب ہماری کوئی چیز کھو
جائے تو بھی یہی آیت پڑھنا چاہیئے !

عبدالذوالاکرام : اوہو ۔ یہ تو مجھ کو بھی پتہ ہے ۔میری جب بھی کوئی
چیز گم ہو جاتی ہے تو میں انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھ کر ڈھونڈتا
ہوں تو مل جاتی ہے مگر مطلب تو بتایئے !

امی : بیٹے اس کا مطلب ہے ۔ہم سب اللہ ہی کے لیے ہیں (یعنی جو
کچھ بھی ہے اللہ ہی کا ہے) اور اسی کے پاس واپس جانے
والے ہیں ۔

عبدالذوالاکرام : اچھا تو اسی لیے آپ کہتے ہیں ۔ مدیحۃ الرسول اللہ کے
پاس سے آئی ہیں ۔

امی : ہاں ۔اللہ ہی کے پاس سے میں بھی ،تمہارے ابو بھی ۔بھائی جان
عبدمنیب اور باجی مریم بھی آئی ہیں ۔سمجھ گئے ۔

عبدالذوالاکرام : جی سمجھ گیا ۔

امی: تو بات ہو رہی تھی۔ کہ سید قاسم علیہ السلام بہت چھوٹے سے ہی
تھے تو اللہ کو پیارے ہو گئے۔ اسی لیے پیارے نبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی کنیت ابوالقاسم یعنی قاسم کا باپ ہے۔
عبدالذوالاکرام: کنیت کا مطلب کیا ہوتا ہے۔
امی: بیٹے کنیت ہماری زبان میں تو نہیں ہے۔ لیکن عربی میں باپ،
ماں، بیٹے، بیٹی کے رشتہ کو جوڑ کر بنایا جاتا ہے۔ جیسے آپ کے ابو کو
کہا جائے ابوالعبدالذوالاکرام یعنی عبدالذوالاکرام کے ابو۔
عبدالذوالاکرام: جی سمجھ گئے۔
امی: تو یہ بھی سمجھ لیجے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بھی حکم دیا
ہے کہ کوئی بھی شخص حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نام اور کنیت کو
اپنے لیے جمع نہ کرے! یعنی ابوالقاسم محمد نہ کہلائے!
عبدالذوالاکرام! جی اچھا۔ اب جناب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
دوسرے صاحب زادے کا نام بتائیں۔

۲۔ سید عبداللہ علیہ السلام

عبدالذوالاکرام۔ کیا نام تھا؟
عبد منیب: سید عبداللہ علیہ السلام... امی جان ان کا لقب طیب اور
طاہر بھی تو تھا۔

امی: جی ہاں بالکل تھا۔ سید سلمان منصور پوری اپنی کتاب رحمۃ للعلمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں لکھتے ہیں۔ کہ غالباً طیب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیطرف سے تھا۔ اور طاہران کی امی خدیجۃ الکبریٰ رضؓ کی طرف سے تھا۔

مریم: امی جان طیب اور طاہر۔ دونوں کے معنی پاک کے ہیں نا۔

امی: جی ہاں۔ تو جناب اللہ تعالےٰ کی مرضی۔ انکو بھی چھوٹی عمر میں ہی اللہ تعالےٰ نے اپنے پاس بلا لیا سب نے کہا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

۳۔ سید ابراہیم علیہ السلام۔ آپ کے تیسرے صاحبزادے کا

نام تھا۔ سید ابراہیم علیہ السلام۔

مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے پیدا ہونے کی خبر ایک صحابی ابورافعؓ نے سنائی۔ تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خوشی میں اُسے ایک غلام عطا فرمایا۔ اور ان کا نام اپنے دادا اللہ تعالےٰ کے بزرگ نبی ابراہیم علیہ السلام کے نام پر رکھا۔ ان کو جس محترمہ نے دودھ پلایا۔ ان کا نام تھا۔ اُمِّ بردہ۔ ان کو کھجوروں کا ایک باغ انعام میں دیا۔ لیکن سید ابراہیم علیہ السلام بھی ابھی دودھ ہی پی رہے تھے کہ اپنی پیاری مسکراہٹوں کے ساتھ۔ جنت کی طرف چلے گئے۔

Marfat.com

عبداللہ والاکرام۔ جی امی جان اس کا کیا مطلب۔

امی: بیٹا اس کا مطلب ہے کہ اللہ تعالےٰ نے ان کو بھی اپنے پاس بلا
لیا سب بچوں نے پھر کہا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

امی: جب سید ابراہیم علیہ السلام آخری سانس لے رہے تھے۔ پتہ
چل گیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو معلوم ہوا کہ ہمارا پیارا
بیٹا۔ ہماری آنکھوں کی ٹھنڈک ہم سے جدا ہونے والا ہے۔
تو رسول شفقت ومحبت کی آنکھوں میں آنسو آ گئے اور فرمایا:
اے ہمارے پیارے بیٹے ابراہیم اللہ کے حکم کے سامنے
ہم تیرے کس کام آ سکتے ہیں۔
اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان مبارک پہ یہ
الفاظ بھر بھر لئے۔

ہم جانتے ہیں موت تو اللہ کا سچا حکم ہے۔ اللہ تعالیٰ
کا ہر وعدہ سچ ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ پیچھے رہ جانے والے
پہلے جانے والوں کے ساتھ جا ملیں گے اگر ایسا نہ ہوتا ہم ابراہیم کا
دکھ اس سے بھی زیادہ کرتے!
آنکھوں میں آنسو ہیں۔ دل میں غم کا دریا ہے۔
مگر ہم کوئی بات ایسی نہ کہیں گے جو اللہ کو ناپسند ہو!

پیارے بچو۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
ہمیں اپنے آخری جملہ میں یہ درس دیا ہے کہ تمہارا کتنا پیارا رشتہ بھی
تم سے اللہ تعالےٰ جدا کر دیں۔ اپنے پاس بلالیں۔ تو اللہ تعالےٰ سے
کوئی گلہ نہ کرنا۔ صبر اور ہمت سے کام لینا۔

امی نے دیکھا۔ عبدالذوالاکرام کے چہرہ پہ کچھ اداسی سی چھا گئی تھی۔
سید ابراہیم علیہ السلام کی وفات کی بات سن کر جیسے اُسے صدمہ
ہوا ہے۔ امی نے فوراً بات کو بدلتے ہوئے کہا۔

تو پیارے بچو۔ اتفاق کی بات ہے۔ کہ جس دن سید ابراہیم
علیہ السلام کا انتقال ہوا اُسی روز سورج گرہن بھی ہوا۔ عربوں کا پرانا
خیال تھا کہ سورج یا چاند گرہن کسی بڑے آدمی کی موت پہ ہوا کرتا
ہے۔ یہاں تک کہ مسلمان بھی کہنے لگے کہ اس سورج گرہن کا سبب
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحب زادے سید ابراہیم علیہ السلام
کی موت کے سبب ہوا ہے۔ لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
جب یہ سُنا۔ تو سب کو بلا کر خطبہ دیا۔

جس کا ترجمہ یہ ہے:

سورج چاند کسی بھی انسان کی موت کے سبب
نہیں گہناتے سورج چاند تو اللہ تعالےٰ کی

Marfat.com

نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ جب تم سورج
یا چاند گرہن دیکھو تو نماز پڑھا کرو۔
ادہر جملہ ختم ہوا ادہر مسجد سے عشاء کی اذان فضا میں گونجی۔
اللہ اکبر۔ اللہ اکبر۔
عبد الذوالاکرام اور تمام بچے۔ اذان کے الفاظ دہرانے لگے۔ اذان ختم ہو گئی
تو سب نے مل کر اذان کے بعد کی دعا پڑھی۔ اور امی نے کہا۔
امی: اچھا تو پیارے بچو اٹھو اب سب مل کر عشاء کی نماز پڑھ لیں۔
پھر سو جائیں۔ اللہ نے چاہا تو کل پھر اسی وقت ۔۔ رسول شفقت
و محبت کی باتیں کریں گے۔
اس طرح آج کی نشست ختم ہوئی۔

بڑے رحم دل ہیں ہمارے رسول
کریں بات جب وہ کھلیں لب سے پھول
ہیں احکام حکمت بھرے آپ کے
بہت سچے اور پکے سارے اصول
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آنکھوں کی ٹھنڈک

نواسیاں ☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆ نواسے

دوسرے دن کی شام حسب معمول وہی وقت تھا۔
عبداللہ ذوالاکرام نے امی کے پاس بیٹھتے ہوئے کہا:

عبداللہ ذوالاکرام: امی جان کھانا کھالیا۔ نماز بھی پڑھ لی اب ہم کو پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شفقت بھری گود پانے والوں کی باتیں سنائیں۔

امی: بہت اچھا بیٹے مگر مدیحہ سولیں۔

عبداللہ ذوالاکرام: اوہو مدیحہ بھی تو سن لیں گی۔

امی جان: یہ ابھی سنتی کم ہیں۔ اور سناتی زیادہ ہیں۔

مدیحہ۔ فوراً بولیں۔ اللہ۔ اللہ۔ اللہ۔ اور اس کے بعد وہ جوش میں نہ جانے کیا کیا بول گئیں۔ عبداللہ ذوالاکرام تھوڑی دیر بعد بولے۔

عبداللہ ذوالاکرام: ایں ایں۔ اب آپ چپ رہئے۔ ہمیں امی جان سے سننے دیجئے۔

امی: آپ اپنا آج کا سبق تو سنائیے۔

عبدالذوالاکرام: اسکول کا سبق یا گھر کا؟

امی: گھر کا سبق۔

عبدالذوالاکرام: العزیز۔ یعنی سب سے زیادہ عزت والے اللہ

الجبار۔ یعنی سب سے زیادہ زبردست اللہ

المتکبر۔ یعنی سب سے زیادہ بڑھائی کے حق دار اللہ۔

امی: شاباش۔ اس اثناء میں عبدمنیب اور مریم بھی آگئیں۔ اور امی نے

کل کے حوالے سے بات شروع کرتے ہوئے کہا:

تو پیارے بچو۔ بات اس حدیث پاک سے چلی تھی کہ

جو چھوٹا ہو کر بڑوں کا ادب نہ کرے یا بڑا ہو کر چھوٹوں پر شفقت

نہ کرے وہ ہم میں سے نہیں۔

مریم۔ یاد ہے امی جان کل آپ نے پیارے رسول صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم کے صاحب زادوں پہ بات ختم کی تھی۔

امی۔ جی بالکل ٹھیک آج ہم آپ کو رحمت دو عالم صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم کی محبت و شفقت کے دامن میں پلنے والے ان

کے نواسے اور نواسیوں کے نام اور واقعات بتائیں گے

عبدالذوالاکرام۔ جی بتائیے نا

امی۔ بتاتی ہوں۔ مریم بیٹی مدیحہ سو گئی ہے ان کو پلنگ پہ لٹا دو او

آتے ہوئے آیۃ الکرسی پڑھ کر پھونک دینا۔
مریم مدیحہ کو اٹھاکر پلنگ پر لٹانے کے لیے لے گئی۔
عبد المنیب اور عبدالذوالاکرام باجی کی واپسی کا انتظار کرنے لگے۔
مریم: امی جان اب شروع کیجے۔
امی: ہمارے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صاحبزادوں کے بارے میں کل ہی بتا دیا تھا کہ وہ سب چھوٹی عمر میں ہی اللہ کو پیارے ہو گئے۔ لیکن اللہ تعالے نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صاحب زادیوں کو زندگی دی ان کی شادیاں ہوئیں۔ بچے ہوئے۔ چنانچہ سب سے بڑی صاحب زادی سیدہ زینب علیہا السلام کو اللہ تعالے نے ایک بیٹی اور ایک بیٹا دیا بیٹی کا نام تھا۔

سیدہ امامہ علیہا السلام

امی۔ مریم آپ کو یاد ہے نا؟
مریم۔ جی امی جان میں نے پڑھا ہے۔ رسول شفقت و محبت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ان سے بہت زیادہ پیار تھا۔ یہاں تک کہ یہ زیادہ وقت پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھر میں ہی گذارتیں۔ پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت

امامہ علیہا السلام کو گود میں اٹھاتے۔ پیار کرتے۔ بوسہ لیتے اور ان کے لیے دعائیں کرتے۔

امی۔ جی ہاں مسلم شریف حدیثوں کی ایک کتاب ہے۔ اس میں لکھا ہے۔ کہ ایک دفعہ ایک بادشاہ نے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کچھ تحفے بھیجے۔

عبداللہ والاکرام۔ تو کیا رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بادشاہ بھی دوست تھے۔

امی جان۔ جی ہاں اس بادشاہ کا نام اصحمہ تھا۔ اور حبشہ کا بادشاہ تھا۔

منیب: دینیات کی ایک کتاب میں اس کا نام نجاشی لکھا ہوا تھا۔

امی جان۔ جی اس زمانے میں حبشہ کے بادشاہوں کو نجاشی کہا کرتے تھے۔ اس بادشاہ نے جو تحفے بھیجے۔ ان میں ایک قیمتی ہار بھی تھا۔ یہ ہار بہت خوبصورت تھا۔ پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

یہ ہار میں اس کو دوں گا جو مجھے سب سے زیادہ پیارا ہے۔

جو لوگ پاس موجود تھے وہ سوچنے لگے کہ کون خوش قسمت ہے جس سے ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو زیادہ

پیار ہے۔

عبداللہ والاکرام۔ خوش قسمت کس لیے؟

امی جان۔ بیٹے جس سے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو
سب سے زیادہ پیار ہو۔ اس کی قسمت تو سچ مچ بہت ہی
اچھی ہے۔

منیب۔ پھر یہ ہار کس کو ملا؟

امی جان: پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی جگہ سے اٹھے
سیدہ امامہ ایک طرف کھیل رہی تھیں۔ اپنے مبارک
ہاتھوں سے انہیں یہ ہار پہنادیا۔

مریم: ماشاءاللہ!

امی جان: اور سنو ایک دن پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نماز پڑھ رہے تھے۔ سیدہ امامہ علیہا السلام بھی وہی موجود تھیں

منیب۔ پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نواسی

امی جان۔ جی ہاں۔

جب پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سجدے میں گئے
تو یہ پشت مبارک پر سوار ہوگئیں پیارے رسول صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے بہت دیر تک سجدے میں سر رکھا۔

عبدالذوالاکرام ۔ کیوں ؟

امی جان۔ کہیں ننھی سیدہ امامہ علیہا السلام گر نہ پڑے یا اس کو برا نہ لگے

سیدہ امامہ علیہا السلام کافی دیر بعد نیچے اتریں۔ پھر پیارے

رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سجدے سے سر اٹھایا۔

عبدالذوالاکرام ۔ اچھا

امی جان ۔ مشکواۃ میں ہے کہ کئی بار ایسا ہوتا تھا نماز پڑھتے ہوئے

کبھی حضرت حسن علیہ السلام سوار ہو جاتے کبھی حضرت حسین علیہ السلام

امامہ رضی اللہ عنہا بھی اکثر ایسے ہی کرتیں۔

سیدہ امامہ علیہا السلام کو پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گود

میں اٹھا کر بھی نماز پڑھ لیتے تھے۔

عبدالذوالاکرام ۔ آپ بھی تو مدیحہ کو اٹھا کر نماز پڑھ لیتی ہیں۔

امی جان ۔ یہ تو خاص طور پہ ماؤں کے لیے مثال ہے۔ اگر بچہ رو رہا

ہے سنبھالنے والا کوئی اور موجود نہیں ۔ بچے کو اٹھایا اور

ادا کر لی۔ لیکن نماز قضا نہ ہو۔ کیونکہ نماز ایک بہت ضروری

عبادت ہے ۔

اللہ ہم سب کو اپنی عبادت کی توفیق دے

سب بچے: آمین ثم آمین

سید علی ابن ابو العاص علیہ السلام

حضرت زینب علیہا السلام کے ایک بیٹے بھی تھے ان کا نام علی بن ابو العاص علیہ السلام تھا۔

عبد الذوالاکرام۔ یہ نام آپ نے کس طرح سے بتایا مجھے سمجھ نہیں آئی۔

امی جان۔ بیٹے عربی زبان میں اصل نام کے ساتھ بیٹے بیٹی یا ماں باپ کا نام بھی لیا جاتا تھا۔ کبھی صرف رشتے کے حوالے ہی سے نام پکارا جاتا ہے۔

علی بچے کا نام ہے۔ بن عربی زبان میں بیٹے کو کہتے ہیں۔ ابو العاص والد کا نام ہے۔ اس پورے نام کا مطلب ہے۔ ابو العاص کے بیٹے علی علیہ السلام

عبد الذوالاکرام۔ اچھا اب سمجھ آئی۔ یعنی وہ جو کل آپ نے کنیت کا مطلب سمجھایا تھا۔ وہی بات ہے۔

امی جان۔ ہاں وہی بات! حضرت علی بن ابو العاص علیہ السلام سے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس قدر پیار تھا کہ جس دن مکہ معظمہ فتح ہوا۔ اس دن اپنے نانا ابو کے ساتھ اونٹنی پر سوار تھے۔

عبد الذوالاکرام۔ نانا ابو کون؟

امی۔ ہمارے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

عبدالذوالاکرام۔ اچھا!

امی۔ اللہ آپ سب بچوں کو سیرتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پیار دے۔ آمین۔

لیجیے اور سنیئے

امی۔ سرکار دو عالم علیہ السلام کی دوسری صاحب زادی سیدہ رقیہ علیہا السلام کو اللہ تعالےٰ نے ایک بیٹا عنایت فرمایا۔ ان کا نام تھا۔

سید عبد اللہ علیہ السلام۔ سید عبد اللہ علیہ السلام جب تک زندہ رہے۔ پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ہی رہے۔ کبھی گود میں کبھی سینے پر۔ کبھی کندھوں پر۔ لیکن چھ یا سات سال کی عمر تک پہنچنے پائے تھے کہ ان کی زندگی کا سفر بھی ختم ہوگیا۔

عبدالذوالاکرام۔ جی سفر ختم ہوگیا۔

امی۔ ہاں بیٹے یعنی۔ اس دنیا سے اس دنیا میں چلے گئے جہاں جاکر پھر کوئی واپس نہیں آتا۔

عبدالذوالاکرام۔ جیسے ہمارے نانا ابو۔

امی۔ ہاں بیٹے۔ دعا کرو۔ اللہ تمہارے نانا ابو۔ دادا ابو کے گناہ معاف کریں ان کی قبر کو اپنی رحمتوں کے نور سے روشن کرے۔

عبدالذوالاکرام۔ اللہ میرے نانا ابو۔ اور دادا ابو کو معاف کر دیجے ان کی قبر کو روشن کیجیے۔

عبدمنیب۔ اور مریم امتہ بھی دعا میں شریک ہو گئیں سب نے آمین کہی۔

امی۔ ہاں تو پیارے بچو۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تیسری صاحب زادی سیدہ ام کلثوم کو اللہ تعالیٰ نے کوئی اولاد نہیں دی۔

اب جناب آپ کی چوتھی صاحب زادی سیدہ نساء العلمین فاطمہ علیہا السلام کے بڑے صاحب زادے کا نام تھا۔

سید حسن علیہ السلام۔ آپ کا نام خود رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رکھا۔ ان کو گھٹی دی کھجور چبا کر شہادت کی انگلی سے سید حسن علیہ السلام کے تالو میں تحنیک فرمائی مبارک ہاتھوں میں لیا۔ پیار کیا۔ دعائیں دیں۔ قرآن پاک کی آیتیں خود پڑھ پڑھ کر پھونکیں۔

خود آپ کے دائیں کان میں اذان اور بائیں میں اقامت کہی!

سید حسن علیہ السلام آپ کی گود میں سو جاتے۔ تو جب تک اچھی

Marfat.com

پکی نیند نہ سوتے رسول شفقت و محبت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی جگہ پہ ہی تشریف رکھتے۔

عبد نیب۔ امی جان آپ کو اسکول میں پڑھنے کے لیے بھی تو بھیجا ہوگا

امی۔ بیٹا بالکل اس وقت سب سے بڑا مدرسہ مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم تھی اور آج بھی ہے بس وہیں انہوں نے بھی تعلیم حاصل کی۔

مریم۔ امی جان میں نے مشکوٰۃ شریف کی ایک حدیث میں پڑھا ہے۔ ایک دن سید حسن علیہ السلام کافی دیر تک گھر نہ آئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بہت پریشان ہوئے آپ نے اُن کو بہت تلاش فرمایا۔ آخر کار ایک ریت کے ٹیلے کے قریب کھیلتے ہوئے دونوں بھائی سید حسن اور سید حسین علیہ السلام ملے۔ تو ان کو پیار سے اٹھایا۔ سینے سے لگایا۔ چوما۔ اور دونوں کو اپنے کندھوں پہ اٹھا کر بستی کی طرف لوٹے۔ جب گھر تشریف لائے تو رستے میں حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مسکرا کر کہا۔

واہ کیا اچھی سواری ہے

تو رسول شفقت و محبت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جواب

میں فرمایا

سو۔ یہ بھی تو بہت اچھے ہیں ۔

امی۔ بالکل درست پڑھا آپ نے ... ذرا عبد منیب صاحب کو بھی ایسی باتیں بتایا کیجیے ۔

عبد منیب۔ امی جان باجی صاحبہ۔ مجھے بتاتی ہیں۔ یہ سب کچھ بھی بتایا تھا ۔

امی جان۔ اچھا۔ تو پھر تو اچھی بات ہے۔ اب جناب سید حسن علیہ السلام اور سید حسین علیہ السلام کے بارہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا فرمایا کرتے تھے آپ کو بتائیں ۔

عبدالذوالاکرام۔ بتائیے۔

امی۔ ریحان اللہ یعنی اللہ تعالیٰ کی خوشبو !

عبدالذوالاکرام۔ خوشبو۔ تو مجھے بھی بہت پسند ہے امی جان ۔

امی۔ آپ کے ابو بھی تو اسی لیے ہاتھوں میں اچھالتے ہوئے کہا کرتے ہیں۔ اللہ کی خوشبو۔ لخت جگر۔ اور آنکھوں کی ٹھنڈک

عبدالذوالاکرام۔ اچھا تو یہ بھی سنت کے مطابق کہتے ہیں ۔

امی۔ جی ہاں جناب۔ تاکہ آپ بھی بڑے ہو کر ہر کام سنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مطابق کریں ۔

عبد منیب۔ آمین ثم آمین۔ اب آگے چلیں۔ اب جناب سیدۃ النساء

العالمین فاطمہ علیہا السلام کے دوسرے صاحب زادے کا
نام تھا۔

سید حسین علیہ السلام ۔ سید حسین علیہ السلام کا نام خود
حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رکھا، خود تحنیک کی ان کو بھی پیارے
رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بے حد محبت و شفقت نصیب ہوئی۔
بچپن میں انہیں دودھ پلانے کے لیے جس عورت کے حوالے
کیا گیا ان کا نام اُم فضل تھا۔

مریم۔ امی جان آپ اجازت دیں تو اُمّ فضل کے حوالے سے
ایک واقعہ میں بتا دوں۔

امی جان۔ ضرور ضرور۔

مریم۔ بخاری شریف میں ہے۔ کہ ایک روز اُمّ فضل رضی اللہ
عنہا سید امام حسین علیہ السلام کو پیارے رسول
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں لے گئیں۔ آپ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے سید حسین علیہ السلام کو گود میں اٹھا لیا
حضرت حسین علیہ السلام نے گود میں پیشاب کر دیا اُمّ فضل
رضی اللہ عنہا نے ڈانٹنے کے انداز میں کہا ننھے یہ کیا کیا تو نے
تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گود میں پیشاب کر دیا۔

ام فضل رضی اللہ عنہا کی یہ بات سنی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

ام فضل تو نے خواہ مخواہ میرے بیٹے کو جھڑکا جس سے مجھے تکلیف پہنچی۔

عبدالذوالاکرام۔ باجی پھر۔

مریم۔ پھر پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پانی منگوایا اور کپڑوں پہ چھڑک دیا۔

عبدالذوالاکرام۔ پانی کیوں چھڑکا؟

امی جان۔ تاکہ کپڑے پاک ہو جائیں

عبدمنیب۔ لیکن مدیحہ اگر پیشاب کرتی ہے تو آپ کپڑے کو دھو کر پاک کرتی ہیں۔

امی جان۔ اصل میں مسئلہ یوں ہے کہ اگر دودھ پیتا لڑکا پیشاب کر دے تو پانی چھڑک دو وہ پاک ہو جائے گا۔ اگر لڑکی پیشاب کر دے تو کپڑے کو دھونا پڑے گا ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسی طرح کیا ہے۔

عبدمنیب۔ جی امی جان اب سمجھ گیا۔

امی جان۔ ہاں بچو تو باجی جان نے آپ کو جو واقعہ سنایا اس سے

Marfat.com

معلوم ہوا کہ بچے کو ڈانٹنا بھی پیارے رسول صلی اللہ
علیہ وسلم کو پسند نہیں۔

عبدالذوالاکرام۔ لیکن منع تو اُمِّ فضل کو کیا تھا ہم کو تو نہیں کیا۔

امی جان۔ پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے جو حکم ایک
آدمی کو دیا وہ سب کے لیے ہے۔ جب ہمیں ایسے
حالات پیش آجائیں جیسے ہمارے رسول صلی اللہ علیہ
وآلہٖ وسلم کے سامنے پیش آئے تو ہمیں وہی کرنا چاہیے
جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے کیا۔

عبدالذوالاکرام۔ مطلب یہ ہے کہ ہم بھی اگر چھوٹا بچہ پیشاب کر دے
تو اسے ناراض نہ ہوں

امی جان۔ جی ہاں شاباش

لو بچو اب اور سنو!
ایک دن پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم منبر
پر کھڑے خطبہ دے رہے تھے۔

عبدالذوالاکرام۔ کس جگہ؟

امی جان۔ مسجدِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں سامنے سے حضرت
حسین علیہ السلام آتے دکھائی دیئے۔ وہ ابھی چھوٹی عمر کے

تھے اور اس طرح چلتے تھے۔ جیسے ابھی گر پڑیں گے۔
پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں دیکھا تو بڑی شفقت سے منبر سے نیچے اترے۔ اور امام حسین علیہ السلام کو اٹھاکر سینے سے لگا لیا۔ واپس منبر پہ تشریف لائے۔ اور دوبارہ خطبہ شروع کیا۔

عبداللہ والاکرام۔ جی امی جان۔

امی جان۔ سید حسین علیہ السلام سے ہی نہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سب بچوں سے بے حد شفقت تھی۔
ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شفقت ہی شفقت تھے۔

مریم۔ میں نے پڑھا ہے کہ ایک دن سید حسین علیہ السلام گلی میں کھیل رہے تھے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ادھر سے گذر ہوا تو حسین علیہ السلام کو پکڑنا چاہا لیکن وہ آگے آگے دوڑنے لگے کافی دیر جناب حسین علیہ السلام دوڑتے رہے اور رسول شفقت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیچھے پیچھے آخر پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں پکڑ لیا۔

عبداللہ والاکرام۔ ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو بہت بڑے تھے، پھر سید حسین علیہ السلام کو کیوں نہ پکڑ سکے۔

منیب ۔ اصل میں پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کو خوش
کرنے کے لیے پیچھے پیچھے دوڑ رہے تھے۔

عبدالذوالاکرام ۔ اچھا پھر ۔
امی جان ۔ اس طرح ہم کو سبق دیا کہ بچوں کو خوش رکھا کرو ان کو
کھلایا کرو یہ بھی بچوں سے شفقت کا ایک انداز ہے ۔
عبدالذوالاکرام ۔ لیکن ہم تو خود بچے ہیں ہم بچوں سے کیسے پیار کریں ۔
امی جان ۔ آپ کو اپنے سے چھوٹے بچوں سے پیار کرنا چاہیے
مثلاً باجی جان بڑی ہیں آپ ان کا ادب کیا کیجیے اور مدیحہ
صاحبہ آپ سے چھوٹی ہیں ان سے پیار کیا کیجیے ۔
باجی کا فرض ہے کہ وہ آپ کو کھلائے پلائے ۔ جو کام
چھوٹے بہن بھائی نہیں کر سکتے ان کے وہ کام کر دے ۔
عبدالذوالاکرام میں تو مدیحہ کو اب ت بھی پڑھاتا ہوں ۔ اللہ
بی اا اشہ ک بہ شبا بھی سکھاتا ہوں ۔
امی جان شاباش اسی طرح بڑوں کو چھوٹے بچوں کا خیال رکھنا چاہیے
یعنی ان پر شفقت کرنی چاہیے ۔

مریم ۔ ایک اور واقعہ
عبدالذوالاکرام ۔ اچھی باجی جلدی سنائیے ۔

مریم :۔ سنیئے جناب

ایک دن پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے گھر میں ایک کمبل اوڑھے ہوئے تھے۔ اتنے میں سیّد حسن علیہ السّلام تشریف لائے۔ آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ان کو اپنے کمبل میں لپیٹ لیا۔ تھوڑی دیر بعد جناب حسین علیہ السلام تشریف لے آئے تو ان کو بھی اسی کمبل میں سمیٹ لیا کچھ اور وقت گزرا تو فاطمۃ الزہرا علیہا السلام تشریف لے آئیں تو ان کو بھی اسی کمبل میں سمو لیا ایک پل بعد علی کرّم اللہ وجہہٗ تشریف لے آئے۔ تو ان کو بھی اسی کمبل میں لپٹیا۔ اور فرمایا

" اے میرے گھر والو۔ اللہ چاہتا ہے کہ تم سے "رِجس" دور کردے۔ یعنی پاک کردے خوب اچھی طرح پاک کرنا !"

عبدمنیب :۔ امی جان "رِجس" کے معنی کیا ہیں ؟

امی :۔ بیٹا۔ رِجس کے معنی ہیں۔ ناپاکی ۔گندگی ۔ عذاب ۔ بلا مطلب یہ ہوا کہ آپ کی طبیعت غصہ ۔حسد ۔بغض ۔ لالچ جیسی خرابیوں سے پاک کردے آپ کی عقل شرک سے پاک کردے سمجھ گئے آپ ؟

عبدنبیب :۔ جی امی جان سمجھ گیا ،
امی :۔ مریم بیٹیا یہ حدیث تم نے کون سی کتاب میں پڑھی ؟
مریم :۔ امی جان مسلم شریف میں !
امی :۔ شاباش ، اور کوئی واقعہ ؟
مریم :۔ جی ہاں ایک بار پیارے رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
نماز پڑھ رہے تھے ، سید حسین علیہ السلام آپ کی کمر پر سوار ہو گئے
عبداللہ الاکرام :۔ باجی حضرت امامہ علیہا السلام کی طرح ؟
مریم :۔ جی ہاں ، ہمارے پیارے رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
نے اس وقت تک سر نہ اٹھایا جب تک خود حسین علیہ السلام
پشت مبارک سے اتر نہ گئے ۔
صحابہ کرام نے عرض کیا ، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم آپ
نے اتنا لمبا سجدہ کیوں فرمایا ؟
جواب میں فرمایا ۔ میرا بیٹیا میری پیٹھ پر سوار ہو گیا تھا ، سو چا وہ اپنا
شوق پورا کر لے !
عبداللہ الاکرام :۔ امی جان خدیجہ بھی تو نماز پڑھتے وقت آپ کے کندھوں
پر سوار ہو جاتی ہیں !
امی :۔ اسی لئے میں بھی ان کو کچھ نہیں کہتی مریم بیٹی اور کوئی واقعہ سناؤ !

مریم ۔ اور واقعہ ..... ہاں یاد آیا

۔ رحمۃ للعالمین میں لکھا ہے کہ ایک دفعہ سید حسین علیہ السلام پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سینے پر اپنے ننھے ننھے پاؤں رکھ کر چڑھ رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کو پیار کیا بوسہ لیا اور فرمایا یا اللہ میں اس سے پیار کرتا ہوں تو بھی اس سے پیار فرمانا۔

امی جان۔ جی ہاں بیٹی درست پڑھا آپ نے۔

بچو!

یہاں پہ سید حسین علیہ السلام پر پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خصوصی شفقت کا ذکر ختم۔

سیدہ فاطمۃ الزہرا علیہا السلام کے ایک اور بیٹے تھے جن کا نام تھا۔

سید محسن علیہ السلام

ان کو بھی پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفقت ملی لیکن یہ چھوٹی عمر میں اللہ کو پیارے ہو گئے۔

عبدالذوالاکرام۔ یعنی اللہ کے پاس چلے گئے

امی۔ جی ہاں

اب سنیے سیدہ فاطمۃ الزہرا علیہا السلام کی صاحبزادیوں کا ذکر
آپ کی ایک صاحب زادی کا نام تھا

سیدہ زینب علیہا السلام

ان کی پیدائش ہوئی تو اس وقت پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سفر پہ گئے ہوئے تھے۔ تین دن بعد واپس تشریف لائے حسب معمول پہلے مسجد میں دو رکعت نماز ادا کی پھر اپنی پیاری بیٹی لختِ جگر سیدہ فاطمہ علیہا السلام کے گھر تشریف لے گئے بچی کو گود میں اٹھایا پیار کیا برکت کی دعا دی کھجور چبا کر تالو سے لگائی اور زینب نام رکھا۔

مریم۔ میں نے تذکارِ صحابیات میں پڑھا ہے کہ جب پیارے رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا وصال ہوا تو اس وقت ان کی عمر ۶ سال تھی۔

امی جان۔ جی ہاں درست پڑھا آپ نے۔

امی جان۔ پیارے رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ان کے بارے میں فرمایا:

یہ اپنی نانی سیدہ خدیجۃ الکبریٰ کی ہم شکل ہیں۔

حجۃ الوداع کے موقع پہ یہ پیارے رسول صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم کے ساتھ تھیں۔ اس وقت سیدہ زینب علیہا السلام کی عمر ۵ سال تھی۔

سیدہ فاطمہ علیہا السلام کی ایک اور بیٹی تھی۔

سیدہ ام کلثوم علیہا السلام ان کا نام ہے۔ ان کو بھی رسول شفقت ومحبت کی خصوصی شفقت ومحبت نصیب ہوئی۔

اور ہاں پیارے بچو
ایک اور نواسہ یا نواسی اس کی وضاحت تو نہیں۔ لیکن مسلم اور بخاری شریف میں ذکر اس طرح ہے۔

حضرت اسامہؓ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صاحبزادی حضرت زینبؓ رضی اللہ عنہا نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس کہلا بھیجا

میرے بچے کا آخری دم ہے۔ لہذا آپ اسی وقت تشریف لے آئیں
آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جواب میں سلام اور پیام بھیجا۔
بیٹی اللہ تعالےٰ کسی سے جو کچھ لے یا کچھ دے سب اُسی کا ہے۔
اور ہر چیز کے لیئے اُس کی طرف سے وقت مقرر ہے
صبر کرو اور اللہ تعالےٰ سے اس صدمہ کے اجر کی طالب ہو
صاحبزادی نے پھر قسم دے کر پیام بھیجا۔ کہ اسی وقت

ضرور تشریف لائیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چل دیئے آپ کے اصحاب میں سے سعد بن عبادہ، معاذ بن جبل، ابی بن کعب اور زید بن ثابت کے علاوہ کچھ اور لوگ بھی آپ کے ساتھ ہولیئے

بچہ کو اٹھا کر آپ کی گود میں دیا گیا۔ اُس کا سانس اکھڑ رہا تھا۔ اُس کے اس حال کو دیکھ کر رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آنکھوں میں آنسو آ گئے

اس پر سعد بن عبادہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ کیا؟

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

یہ آنسو تو جذبہ محبت اور رحمت کا نتیجہ ہیں۔

عبداللہ الاکرام ۔ امی جان میں سمجھا نہیں۔

امی ۔ بیٹے مطلب یہ ہے۔ کہ انسانوں کے دلوں میں جو ایک دوسرے سے محبت ہوتی ہے۔ یہ اللہ کی رحمت ہے۔

ع ۔ اچھا تو آنسو محبت کی وجہ سے آئے ہوں گے!

امی ۔ بالکل صحیح اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

Marfat.com

اللہ کی رحمت انہیں بندوں پر ہوگی جن کے دلوں میں رحمت کا

جذبہ ہو۔

یعنی جن کے دلوں میں دوسرے کے لیئے محبت نہ ہو رحم نہ ہو۔

وہ سخت دل ہوتا ہے۔ اور اللہ تعالٰے آپ بہن بھائیوں میں محبت

اور رحمت کو ہمیشہ قائم رکھے۔

مریم: آمین

یہ سلسلہ چل ہی رہا تھا کہ عشاء کی اذان فضاؤں میں گونجی، سبھی

خاموش ہو گئے۔

پھر اذان کے الفاظ دہرانے لگے۔ اذان کے بعد کی دعا مانگی

نماز کے لئے اٹھے۔ ساتھ مل کر نماز پڑھی سو گئے

سونے وقت مریم نے سب سے کہا۔ چلو سارے کے سارے

سونے کی دعا مانگیں۔

سب: اَللّٰھُمَّ بِاسْمِکَ اَمُوْتُ وَ اَحْیَا ۔

رَضِیْنَا بِاللّٰہِ رَبًّا ۔ وَبِمُحَمَّدٍ نَبِیًّا ۔ وَبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا

رسولِ شفقت و محبت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
سے
پرورش یافتہ ــــــ یعنی ــــــ "ربیب" بچے

چھٹی کا دن تھا مریم اخبار ہاتھ میں لئے میرے پاس آئی اور کہا ، امی جان سوتیلی ماؤں کے بارہ میں رسولِ شفقت و محبت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا فرمایا ہے؟

بات کیا ہے ۔

یہ دیکھئے اخبار میں خبر چھپی ہے سوتیلی ماں نے بچے کو زہر دے کر مار ڈالا بیٹی رسول شفقت و محبت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دین اتنا مکمل ہے کہ اس میں انسانی زندگی کے ہر سوال کا جواب موجود ہے ۔

امی جان یہ عورت مسلمان تھی لکھا ہے اس کا نام جمیلہ ہے اس کو معلوم نہیں تھا کہ چھوٹے بچوں سے شفقت و محبت سے پیش آنے کا حکم ہے

بیٹی ۔ اسی بات کا تو افسوس ہے ۔ کہ ہم اپنے آپ کو کہنے کو مسلمان ہیں لیکن عمل میں کورے ہیں ۔ د عبداللہ و الاکرام یہ باتیں سن رہے تھے حسب عادت انہوں نے سوال کیا؟

امی جان سوتیلی ماں کون ہوتی ہے؟

وہ اس طرح ہے۔ مثلاً ایک لڑکا ہے محمد اسلم۔ اُس نے شادی کی۔ اللہ نے اُس کو بیٹا یا بیٹی دی۔ مگر اس کے بعد اُس کی بیوی یعنی اس بچہ کی ماں مر گئی۔

اوہو . . . !

اب جناب اس آدمی نے دوسری عورت سے شادی کر لی۔ اب وہ عورت مرنے والی عورت کے بچے کی سوتیلی ماں کہلائے گی۔

اچھا!

آپ کی بات کا جواب مل گیا۔

جی

اب میں پوچھ لوں!

ضرور پوچھیے۔

ہاں تو امی جان رسولِ شفقت و محبت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ایسے بچوں سے کیسا برتاؤ کرنے کا حکم دیا ہے۔

بیٹی۔ رسولِ شفقت و محبت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ایسے بچوں سے خود کیسا سلوک فرمایا۔ یہ سنو سوائے ام المومنین عائشہ الصدیقہ رضی اللہ عنہا کے باقی جن ازواج مطہرات سے رسولِ رحمت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے شادیاں کیں ان سب کے نکاح پہلے ہوئے۔ ان کے شوہر مر گئے

ان ازواج میں سے بعض کے بچے بچیاں بھی تھے جو ابھی چھوٹی عمر کے تھے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نکاح کے بعد وہ بچے بچیاں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھر آگئے اور یوں ان کو پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفقت میں کھیلنا پلنا اور تربیت پانا نصیب ہوا! ان خوش نصیب بچوں میں سے پہلے آپ حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے بچوں کے بارے میں سنیں گے۔

پہلے بچے کا نام ہے۔

ہالہ بن خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا

انہوں نے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاں پرورش نہیں پائی لیکن پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کی والدہ محترمہ کے شوہر محترم تھے اور باپ کی جگہ تھے اس لیے رسولِ شفقت و محبت ان سے باپ جیسا پیار فرماتے اور خاص خیال رکھتے

دوسرے بچے

طاہر بن خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا

حضرت ہالہ کی طرح طاہر رضی اللہ عنہ بھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بہت پیارے تھے گو یہ بھی جوان ہو چکے تھے اور اپنے گھر بار والے تھے۔ لیکن رسول شفقت و محبت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں ہمیشہ باپ جیسا پیار دیا۔ شفقت دی۔

عبداللہ والاکرام۔ جی تیسرے بچے۔

امی جان۔

ہند بن خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ

یہ رسولِ شفقت و محبت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ربیب ہیں۔

عبداللہ والاکرام۔ ربیب کا معنی کیا ہے۔

امی جان۔ جو بچہ بیوی کے پہلے خاوند سے شادی کے دوران پیدا ہوا ہو اسے ربیب کہتے ہیں۔

عبداللہ والاکرام۔ اچھا۔

Marfat.com

یہ ہند بہت اچھے مسلمان تھے ان کو پیارے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفقت میں کچھ مدت پلنا نصیب ہوا بڑے ہوکر یہ بہت بڑے حدیث بیان کرنے والے ٹھہرے۔

چوتھے بچے ہیں

ہند بن خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا

عبدالذوالاکرام۔ اوہو یہ تو آپ پہلے بتا چکی ہیں۔

امی جان۔ ہاں بیٹے ان دو کے نام ایک ہی ہیں۔ لیکن یہ ہند اور وہ ہند دونوں الگ الگ ہیں اور حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے دونوں صاحب زادے اور رسولِ شفقت ومحبت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ربیب کہلاتے ہیں۔

عبدالذوالاکرام۔ اچھا اور

امی جان۔ بچو یہ بچے تو ذرا بڑی عمر کے تھے جب پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ربیب تھے اب ان بچوں کا ذکر جو چھوٹی سی عمر میں ہی پیارے رسول کے سایۂ شفقت ومحبت میں پہنچ گئے۔

حارث بن ہالہ

یہ بھی حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے فرزند ہیں۔ ان کا ذکر سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (سلیمان ندوی) کی پہلی جلد میں ملتا ہے۔

لکھا ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیت اللہ شریف میں پہلی بار کلمۂ توحید کا اعلان فرمایا تو کافر آگ بگولہ ہو گئے۔ اور ہمارے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو برا بھلا کہا۔ حارث رضی اللہ عنہ نے سنا تو کافروں کے مقابلہ میں ڈٹ گئے، کافروں نے ان پر تلواروں سے حملہ کر دیا۔

یہاں تک کہ حارث رضی اللہ عنہ پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر قربان ہو گئے۔

یہ اسلام کی راہ میں پہلے شہید تھے۔

عبداللہ و الاکرام :۔ توحید کا مطلب کیا ہے۔

امی :۔ توحید کا مطلب ہے۔ سوائے ایک اللہ کے اور کسی کو اپنا معبود نہ سمجھنا۔۔ اور اب ہم آپ کو دوسری امہات المومنین کے بچوں کا ذکر سناتے ہیں

Marfat.com

(مریم سے مخاطب ہو کر)

امی جان ۔ مریم آپ کو تو معلوم ہے ذرا بتا یئے کہ اُمِّ سلمہ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا کے کتنے بچے تھے جن کو اللہ نے یہ عزت دی کہ وہ پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سایۂ شفقت و محبت میں پرورش پائیں۔

مریم ۔ پہلے بچے ہیں ۔

عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ

یہ ہجرت کے دوسرے سال پیدا ہوئے۔ ان کی پرورش پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بہت پیار اور شفقت سے فرمائی۔ یہاں تک کہ ان کو اپنے ساتھ بٹھا کر کھانا کھلایا کرتے تھے مسلم شریف میں روایت ہے کہ ایک دن یہ پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دسترخوان پر بیٹھے ہوئے تھے۔ کھانا سامنے آیا تو عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ نے اپنے سامنے کا کھانا چھوڑ کر دوسری طرف سے کھانے کے لیے ہاتھ بڑھایا۔ رسولِ شفقت و محبت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پیار سے

ان کا ہاتھ پکڑ لیا اور فرمایا:

بیٹے بسم اللہ پڑھ کر کھانا شروع کرو
دائیں ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے سامنے
سے کھانا کھاؤ۔

امی جان۔ سنا بچو ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس ربیب بچے کو کیسے پیارے انداز اور میٹھی آواز میں نصیحت کی اور کھانا کھانے کا طریقہ بتایا۔

عبدالذوالاکرام۔ اچھا تو اسی لیے جب ہم دسترخوان پر بیٹھتے ہیں تو ابو جان ہم سب بچوں کو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھنا یاد دلاتے ہیں۔

امی جان۔ جی بالکل اسی لیے۔ بسم اللہ پڑھنے کے بارے میں ایک حدیث یوں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک دن کھانا کھا رہے تھے پہلے ایک بدوی آیا اور کھانے میں شریک ہونا چاہا اس نے بسم اللہ نہیں پڑھی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فوراً اسے تاکید کی کہ پہلے بسم اللہ پڑھو پھر کھانا شروع کرنا۔ تھوڑی دیر بعد ایک لڑکی بھاگتی ہوئی آئی اور کھانے میں ہاتھ ڈال کر کھانا

Marfat.com

شروع کرنا چاہا رسولِ شفقت و محبت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے اس لڑکی کا ہاتھ پکڑ لیا شفقت سے فرمایا
پہلے بسم اللہ پڑھو پھر کھانا شروع کرنا۔
اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان
ساتھیوں سے جو کھانے میں شریک تھے فرمایا:
شیطان نے پہلی مرتبہ ایک بدوی کے
ذریعے دوسری مرتبہ ایک لڑکی کے
ذریعے ہمارے کھانے کو برکت سے محروم
کرنا چاہا۔ لیکن میں نے بسم اللہ کی تاکید بدوی
اور لڑکی دونوں کو کی اور یوں یہ کھانا برکت
سے محروم ہونے سے بچ گیا۔

منیب۔ اس کا مطلب ہے کہ اگر کھانے سے پہلے بسم اللہ
نہ پڑھی جائے تو کھانے سے برکت اٹھا جاتی ہے۔

عبدالذوالاکرام۔ اللہ کا شکر ہے ہم بسم اللہ پڑھ کر کھانا کھاتے
ہیں اور ہمارے کھانے میں برکت ہوتی ہے۔

امی جان۔ ہاں بچو بات ہو رہی تھی عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ
کی اس خوش نصیب بچے کو پیارے رسول صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم کا پیار ملا شفقت نصیب ہوئی پیارے رسول
صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں اور نگرانی میں پرورش
پائی۔ اور بڑے ہوکر یہ بڑے نیک پکے سچے مسلمان
بنے۔ انہوں نے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کی بہت سی حدیثیں بھی ہم تک پہنچائیں ہیں۔

عبدالذوالاکرام۔ اچھا اب آگے بڑھیے۔

امی جان۔ ہاں مریم بیٹی ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے
دوسرے بچے کا کیا نام تھا جسے پیارے رسول صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی شفقت میں پلنا نصیب ہوا۔

مریم۔ ان کا نام ہے۔

سلمہ بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ

امی جان۔ جی ہاں ان کو بھی پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کے سایۂ شفقت میں پلنا نصیب ہوا۔ اس
خوش نصیب بچے کو ہجرت کے دوران ماں باپ کے
ساتھ بہت مصیبتیں اٹھانا پڑیں جن کا ذکر آگے چل کر
کم سن مہاجر بچوں میں آئے گا۔ اس بچے کی شادی خود

پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی چچازاد
بہن حضرت امامہ رضی اللہ عنہا سے کی۔ انہی کے نام پر
ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی کنیت ام سلمہ ہے۔

عبدالذوالاکرام۔ اچھا۔

امی جان۔ بیٹی مریم اب اُم المومنینؑ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے
تیسرے بچے کا نام بتائیے جسے پیارے رسول صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی گود میں پلنا نصیب ہوا۔

مریم۔

حضرت زینب بنت سلمہ رضی اللہ عنہا

حضرت زینب رضی اللہ عنہا
نے ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھر تربیت
پائی۔ زینب بچپن میں تھیں۔ اس بچی سے پیارے رسول
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہت پیار فرماتے تھے۔ کبھی سینے
پر لٹاتے۔ کبھی پیروں کے تلووں پر بٹھا کر کھلاتے
پیار سے یا زوینب کہہ کر بلایا کرتے۔ ایک دن پیارے
رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غسل فرما رہے تھے۔ حضرت

زینب رضی اللہ عنہا دوڑ کر ادھر آ گئیں پیارے رسول
صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے پانی کا چلو بھرا۔ پانی کا چلّو
زینب رضی اللہ عنہا کے منہ پر چھڑک دیا۔ زینب بہت
خوش ہوئیں۔ اور ہنسنے لگیں۔ زینب کو ہنستے دیکھا تو
پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم خود بھی بہت خوش ہوئے۔

عبدالذوالاکرام۔ پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بچوں کو
اس طرح بھی کھلایا کرتے تھے۔ یہ تو اچھی بات ہوئی۔
ہم بھی یہ کھیل کھیلتے ہیں۔ چلو یہ کام بھی سنت ہو گیا۔

(عبدالذوالاکرام کی بات سن کر سب ہنس پڑے)

عبدالذوالاکرام۔ خواہ مخواہ آپ لوگ ہنس پڑے۔ میں تو سچی
بات کہہ رہا ہوں۔

امی جان۔ جی ہاں۔ اب آگے سنیے۔
اس پانی کے چھینٹوں کا یہ اثر ہوا کہ زینب رضی اللہ
عنہا بوڑھی ہو گئیں۔ لیکن چہرہ جوان عورتوں کی طرح رہا۔
اس وقت کی سب عورتوں سے زیادہ خوب صورت چہرے
والی عورت تھیں۔

مریم۔ ماشاء اللہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے مبارک

ہاتھ سے دیئے ہوئے چھینٹوں کا یہ اثر ہے۔ تربیت کا
اثر تو اور بھی زیادہ ہوگا۔

امی جان۔ جی ہاں جن بچوں کی تربیت رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کے گھر میں ہوئی۔ وہ بہت اچھے انسان بن گئے۔ اس
سے یہ بھی سبق ملتا ہے کہ بچہ سگا ہو یا سوتیلا اس سے اچھا
سلوک کرنا چاہیے ان کی امی ام سلمہ اور ابو ابی سلمہ
رضی اللہ عنہ جب حبشہ ہجرت کر کے گئے تو یہ وہیں
پیدا ہوئیں۔

عبدِ منیب۔ اچھا!

مریم۔ اور اب ان کی بہن کا ذکر جن کا نام ہے

ام کلثوم رضی اللہ عنہا

یہ بھی پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ربیبہ ہیں
عبدالذوالاکرام۔ یعنی ان کی پرورش پیارے رسول صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمائی۔

امی جان۔ جی بالکل درست۔

مریم۔ اور ان کی تیسری بہن بھی پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم کی تربیت اور محبت کے سایہ میں پلنے والی بچی ہیں۔

درّہ بنت ابی سلمہ رضی اللہ عنہا

امی جان۔ بچو یہ سب بچے پانچ بہن بھائی پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیرِ نگرانی پلے جوان ہوئے اور بہت اچھے نیک مسلمان بنے صحابی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بنے اور سب سے بڑی خوش قسمتی یہ کہ ان کو پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفقت نصیب ہوئی۔

عبدالذوالاکرام۔ اچھا امی جان اب آگے

امی جان۔ ہاں جی تو ایک اور خوش نصیب بچی ہے جسے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زیر سایہ پلنا نصیب ہوا۔ ان کا نام ہے۔

حبیبہ رضی اللہ عنہا

یہ مکہ معظمہ میں پیدا ہوئیں اور اپنی والدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ حبشہ کی طرف ہجرت کی۔

منیب۔ گویا یہ بھی کم سن مہاجر بچی ہیں۔

اور اب آپ کو ایک ایسے بچے کے بارے میں بتایا جائے گا جو نہ تو پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا اپنا بیٹا ہے نہ ہی کسی اپنی بیوی کا بیٹا نہ ہی اس سے خاندانی رشتہ تھا نہ ہی شہرداری یا محلہ داری کا رشتہ لیکن اس خوش نصیب کو یہ عزت ملی کہ وہ پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی گود میں پلا آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے زیر سایہ تربیت پائی۔

پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے خود اس بچے کی شادی کی اس کے بچوں کو اپنے بچوں کی طرح پیار دیا۔ اس بچے کو تو یہ عزت بھی ملی کہ یہ کافی مدت تک ابن محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کہلاتا رہا۔

عبداللہ والاکرام اور زینب۔ (حیرت سے) اچھا تو پھر کون تھا وہ بچہ؟

امی جان۔ میرا خیال ہے کہ آپ کی باجی جان سمجھ گئی ہوں گی۔

مریم۔ جی امی جان بتا دوں؟

امی جان۔ ضرور۔

مریم۔ اس بچے کا نام ہے

زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ

امی جان۔ بیٹی ان کی آپ بیتی بڑی دل چسپ اور سبق دینے والی ہے۔ معلوم ہے تم کو میں نے یہ سنائی بھی تھی اور تم نے خود بھی اسے سیرت کی کتابوں میں پڑھا ہے۔ اب ذرا اپنے بھائیوں کو بھی سنا دیجیے۔

مریم۔ اچھا امی جان۔

زید بن حارثہ کا باپ اپنے قبیلے کا سردار تھا اور بہت بڑا امیر تھا۔

ایک دن زید بن حارثہ اپنی والدہ کے ساتھ اپنے ماموں سے ملنے کے ارادے سے سفر پہ روانہ ہوئے ان دنوں سفر قافلے کی صورت میں ہوتا تھا۔ کیونکہ عموماً سفر پیدل ہوتا تھا اس لیے دور جگہ پہ پہنچنے کے لیے زیادہ دن تک سفر کرنا پڑتا۔

زید بن حارثہ جس قافلہ کے ساتھ روانہ ہوئے۔

راستہ میں اس قافلہ کو ڈاکوؤں نے گھیر لیا۔ قافلے والوں نے
ڈاکوؤں کا مقابلہ کیا لیکن ہار گئے۔ ان میں سے کچھ
آدمی مارے گئے کچھ ڈاکوؤں نے گرفتار کر لیے کچھ
جانیں بچا کر بھاگ گئے۔

عبدالذوالاکرام۔ اور زید بن حارثہ؟

مریم۔ زید بن حارثہ کو بھی ڈاکوؤں نے گرفتار کر لیا۔ لیکن ان کی
امی ڈاکوؤں سے بچنے میں کامیاب ہو گئی۔

منیب۔ پھر؟

مریم۔ پھر ڈاکوؤں نے زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو بازار
عکاظ میں لا کر بیچ دیا۔

عبدالذوالاکرام۔ یہ بازار کہاں ہے؟

مریم۔ یہ ان دنوں مکہ معظمہ کا بہت مشہور بازار تھا۔ اس میں
خریدنے اور بیچنے کی چیزوں کا کاروبار ہوتا تھا۔ لوگ
دور دور سے اس بازار میں خرید و فروخت کے لیے
آتے تھے۔

منیب۔ سنا ہے وہاں میلہ بھی لگتا تھا۔

مریم۔ جی ہاں۔ اس میلے میں کشتیوں کے مقابلے ہوتے تقریریں

ہوتیں شعری مقابلے بھی ہوتے۔ غرض ہر کام اس میلے
میں ہوتا تھا اس بازار میں زید بن حارثہ کو ڈاکو بیچنے کے
لیے لائے تو انہیں ایک آدمی نے خرید لیا۔
عبداللہ ذوالاکرام۔ اس آدمی کا کیا نام تھا؟
باجی۔ اس آدمی کا نام حکیم بن حزام تھا۔
حکیم بن حزام نے زید بن حارثہ کو خرید کر اپنی
چچازاد بہن کو تحفے کے طور پہ دے دیا۔
منیب۔ حکیم بن حزام کی چچازاد بہن کا کیا نام تھا؟
مریم۔ خدیجہ طاہرہ رضی اللہ عنہا
عبداللہ ذوالاکرام۔ ہماری ماں رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کی بیوی۔
مریم۔ جی ہاں حضرت خدیجہ طاہرہ رضی اللہ عنہا نے زید بن حارثہ
کو پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت
میں پیش کر دیا۔
اب رسولِ شفقت و محبت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
زید بن حارثہ کی پرورش فرمانے لگے۔
پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اتنے

پیار اتنی محبت سے پرورش فرمائی کہ زید بن حارثہ اپنے
ماں باپ کو بھی بھول گئے۔

جب رسولِ شفقت و محبت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کو اللہ نے اپنا نبی چنا تو غلاموں میں سے سب سے پہلے یہی
ایمان لائے

پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زید بن
حارثہ رضی اللہ عنہ کی تربیت کی اور بہت اچھی تربیت کی
پھر ان کی شادی بھی خود ہی کی۔

سید الذوالاکرام۔ پھر؟

مریم۔ اُدھر زید بن حارثہ کے والد کو جب پتہ چلا کہ اس کے
بیٹے کو ڈاکوؤں نے گرفتار کر کے بیچ دیا ہے تو وہ
جگہ جگہ شہر شہر اپنے بیٹے کی تلاش کرنے لگے لیکن بیٹے کا
کہیں پتہ نہ چلا۔

منیب۔ اچھا۔

مریم۔ ہوتے ہوتے بڑی مدت بعد یہ خبر ملی کہ ان کا بیٹا
مکہ معظمہ میں ایک ایسے آدمی کے پاس ہے جو حد سے زیادہ
شفیق اور مہربان انسان ہے اور ان کے بیٹے کو بڑے نازو

نعمت سے پال پوس رہا ہے تو زید بن حارثہ کے والد نے دل میں سوچا کہ یہ مہربان اور شفقت و رحمت والا آدمی ضرور میرے بیٹے کو میرے حوالے کر دے گا یہ سوچ کر اپنے بھائی کو ساتھ لیا اور مکہ معظمہ پہنچ گیا۔

عبدالذوالاکرام۔ جی باجی جان۔

مریم:۔ ان کے والد نے بہت سی اشرفیاں پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے رکھیں اور کہا جتنی قیمت جی چاہے لے لیجیے اور میرا بیٹا میرے حوالے کر دیجیے، پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسکرائے اور فرمایا میں قیمت کے بغیر آپ کا بیٹا آپ کو واپس کرنے کے لیے تیار ہوں۔

منیب۔ جی۔

مریم۔ میں ابھی آپ کے بیٹے کو بلاتا ہوں اور اسے اختیار دیتا ہوں اگر وہ آپ کے ساتھ جانا چاہے تو بڑی خوشی سے چلا جائے۔

پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو بلایا اور فرمایا دیکھو یہ تمہارے

امی جان۔ (جواب تک بچوں کی بات چیت سن رہی تھیں)
کہنے لگیں۔

بچو آپ نے دیکھا کیسے پیارے رسول صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے ایک پردیسی بچے کو پالا پوسا اس کو
شفقت دی اس کا گھر بسایا۔

اور جب زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ نے باپ
کے ساتھ جانے سے انکار کر دیا تو پیارے رسول
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا لوگو زید بن حارثہ
رضی اللہ عنہ آج سے میرا بیٹا ہے۔ اس طرح لوگ
زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو پیارے رسول صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کا بیٹا کہنے لگے۔

لیکن اللہ تعالے نے حکم نازل فرمایا کہ بیٹوں کو
ان کے اپنے باپوں کے نام سے پکارا کرو۔

تو پھر زید بن حارثہ کو پیارے رسول صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کا بیٹا کہنا چھوڑ دیا گیا۔

لیکن پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور زید
بن حارثہ رضی اللہ عنہ کی محبت میں کوئی فرق نہ آیا۔

والد اور چچا ہیں اور تمہیں لینے آئے ہیں اگر تم ان کے ساتھ جانا چاہو تو بڑی خوشی سے جا سکتے ہو۔ اگر نہ جانا چاہو تو تمہاری مرضی۔

عبداللہ ذوالاکرام۔ پھر وہ اپنے والد کے ساتھ چلے گئے؟

مریم۔ نہیں زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ نے انکار کر دیا اور کہا پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جیسے پیار کرنے والے احسان کرنے والے آقا کو چھوڑ کر میں کہیں نہیں جاؤں گا۔ مجھے رسول شفقت و محبت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اتنا پیار دیا ہے اتنی اچھی تربیت فرمائی ہے کہ اتنی میرا باپ یا کوئی رشتے دار بھی نہیں کر سکتا تھا۔

باپ نے جب یہ بات سنی تو وہ حیران رہ گیا۔

منیب۔ حیرانی کی بات تو ہے اتنی مدت کا بچھڑا ہوا بیٹا اور باپ کے ساتھ جانے سے انکار کر دیا۔ اور غلام رہنا پسند کیا۔

عبداللہ ذوالاکرام۔ غلام کیوں زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ تو پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے بچوں کی طرح پیارے تھے۔

Marfat.com
Marfat.com

حضرت علی کرم اللہ وجہہ

رسولِ شفقت و محبت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا زاد بھائی تھے آپ کی پرورش
بھی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسی پیار اور محبت سے فرمائی۔
آپ لوگوں نے دیکھا کہ انسانی رشتوں میں سوتیلے باپ کی حیثیت ہو یا
کسی اور رشتے کا حوالہ!
نوکر اور مالک: چچیرا بھائی غرض ہر پہلو سے ہمارے رسولِ شفقت و
محبت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا رویہ سلوک سیرت طیبہ صرف اور صرف محبت
و شفقت ہے۔
لہٰذا ہمیں تمام رشتوں کے حوالے سے وہی عمل کرنا چاہئے جو رسولِ رحمت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا۔
سوتیلی ماں ہو یا باپ، سوتیلی بہن ہو یا بھائی غرض جو بھی بچہ ہماری کفالت
یعنی ہماری پرورش میں آجائے اُس سے [illegible] شفقت سے پیش آنا
ہمارے مسلمان ہونے کی دلیل ہوگی۔ عبداللہ دالاکرام صاحب اب آخر
میں آپ مولانا حالی کے وہ شعر سنائیے،

وہ اُوہ مصیبت میں غیروں کے کام آنے والا
وہ اپنے پرائے کا غم کھانے والا
سب ا۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میری اکثر کوشش یہ ہوتی ہے کہ بچوں کو رسول شفقت و محبت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت سننے کے لئے خود نہ بلاؤں بلکہ ان کا اپنا شوق انہیں میرے پاس آنے کے لئے آمادہ کرے بعض دفعہ تو وہ گول کر جاتے، اس وقت تو میں ٹال جاتی لیکن بعد میں حسن انداز کے ساتھ میں ان کو احساس دلاتی کہ انہوں نے لاپرواہی کر کے کچھ کھویا ہے۔ ان کے چہروں پہ ہلکی سی شرمندگی پاکر میں بات پلٹ دیتی۔ بعض دفعہ دن میں باتوں ہی باتوں میں ان کے شوق کو ابھارنے کے لئے میں ان سے کہتی آج میں آپ کو بہت ہی پیارے واقعات سناؤں گی۔ چنانچہ آج شام دونوں بھائیوں میں جھگڑا ہو گیا۔

عبدالذوالاکرام کہہ رہا تھا میرا قاعدہ بھائی جان نے کہیں رکھ دیا ہے اور جان بوجھ کر نہیں دے رہے بھائی جان منیب کہہ رہے تھے کہ قاعدہ آپ خود کہیں رکھ کر بھول گئے ہیں۔ اس بات پہ عبدالذوالاکرام بگڑ گیا۔ باجی مریم ادھر آئیں تو عبدالذوالاکرام کو سمجھایا کہ دیکھو بھائی جان بڑے ہیں ان پہ بگڑیئے مت بلکہ پیار اور ادب سے پوچھیے ہو سکتا ہے قاعدہ واقعی آپ کہیں رکھ کر بھول گئے ہوں۔

عبدالذوالاکرام۔ اوہو باجی جان آپ مجھے کہتی ہیں اور بھائی جان کو

کچھ نہیں کہتیں جنھوں نے میرا قاعدہ گم کر دیا ہے۔

مریم۔ چھوٹے بھیا بگڑیئے مت وہ نبیوں میں رحمت لقب پانے والے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے ایک دوسرے سے پیار او شفقت سے پیش آیا کرو۔

(منیب سے مخاطب ہو کر)

منیب بھائی آپ ایسا کیجیے قاعدہ تلاش کرنے میں چھوٹے بھائی کی مدد کیجیے۔ معلوم ہے امی جان نے بتایا ہے کہ رسولِ شفقت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ چھوٹے بچوں سے شفقت سے پیش آؤ اور ان سے نرمی کا برتاؤ کرو۔

منیب۔ جی ہاں باجی جان آپ ٹھیک کہتی ہیں۔

عبدالذوالاکرام آپ فکر نہ کیجیے ابھی آپ کا قاعدہ مل جائے گا اتنے میں گھڑیال سے آواز آئی ٹن ٹن ٹن ٹن ٹن ٹن

عبدالذوالاکرام۔ باجی بھائی جان جلدی کیجیے وقت ہو گیا۔

مریم۔ کس کا؟

عبدالذوالاکرام۔ او ہو آپ کو پتہ نہیں رسولِ شفقت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت سننے کا۔

تینوں بہن بھائی امی جان کے اِردگرد بیٹھ گئے۔

امی جان۔ کیا آپ نے اپنا اپنا سبق یاد کر لیا۔

(تینوں) جی ہاں۔

عبداللہ والاکرام۔ میرا سبق تو پہلے سن لیجیے۔

الخالق۔ بہترین پیدا کرنے والا۔

البارئ۔ بغیر کسی نمونہ یا مثال کے پیدا کرنے والا۔

المصور۔ صورتیں بنانے والا۔

امی جان۔ شاباش۔

منیب آپ کا سبق ؟

منیب۔ بِسْمِ اللّٰہِ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ وَھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْم۔

یہ گھر سے باہر نکلنے کی دعا ہے۔

اس کا ترجمہ ہے۔

اللہ کے نام سے میں نے اللہ پر توکل کیا اور وہ عرشِ عظیم کا رب ہے۔

امی جان۔ شاباش اب باجی مریم اپنا سبق سنائیں گی۔

مریم۔ میرا سبق مسلم شریف کی ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ ہے۔

❋❋❋❋❋
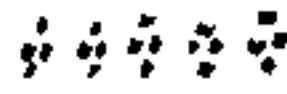
حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میں نماز کو طویل کر کے
پڑھنا چاہتا ہوں لیکن کسی
بچے کے رونے کی آواز سن کر
نماز ہلکی کر دیتا ہوں۔

(مسلم شریف)

زینب ۔ بچے کے رونے کی آواز سن کر پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز کیوں ہلکی کر دیتے تھے ۔

عبدالذوالاکرام ۔ ادھر بچے بھی ساتھ نماز پڑھتے ہوں گے ۔ پڑھتے پڑھتے تھک گئے تو رونا شروع کر دیا ۔

امی جان ۔ بات یہ ہے کہ پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے مسجد میں نماز پڑھنے عورتیں بھی آتی تھیں بچوں والی مائیں ساتھ بچوں کو بھی لے آتی تھیں ۔ بچے تو ناسمجھ ہوتے ہی ہیں ۔ کبھی کبھار وہ اپنی امی کے لیے رونا شروع کر دیتے ۔ پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب رونے کی آواز سنتے تو نماز مختصر کر دیتے تاکہ بچہ زیادہ دیر نہ روئے ۔ اور بچے کی ماں پریشان نہ ہو ۔

عبدالذوالاکرام ۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بچوں کا رونا پسند نہیں فرماتے تھے ۔ بچوں کو ہنستا مسکراتا دیکھنا چاہتے تھے ۔

امی جان ۔ جی ہاں ۔ ہماری اماں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ۔ کہ ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نماز پڑھتے ہوئے ادھر اُدھر کی بالکل کوئی خبر نہیں ہوتی تھی لیکن بچوں اے

Marfat.com
Marfat.com

شفقت کا یہ عالم تھا کہ ادھر بچہ رویا ادھر نماز مختصر فرمادی۔

مریم۔ سبحان اللہ۔

امی جان۔ ہاں بچو آج میں آپ کو یہی بتانے والی ہوں کہ اپنے
بچے یا نواسے نواسیوں سے پیار تو آپ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے فرمایا ہی لیکن آپ دوسروں کے بچوں پر بھی
اتنی شفقت فرماتے تھے جتنی ان بچوں کے ماں باپ بھی
ان سے نہیں کر سکتے۔

عبدالذوالاکرام :۔ اچھا وہ بات جو آپ نے مجھے شعروں میں یاد کرائی
تھی۔

عبدمجیب :۔ وہ جو بچوں کو گود اٹھاتے ہیں

عبدالذوالاکرام :۔ مجھے یاد ہے بھائی جان

تو سنائیے

سناتا ہوں، مگر مظفر وارثی کی طرح ترنم سے سنیئے!

آپ بچوں کو گود اٹھاتے ہیں
پڑھ کے تسبیح انہیں سناتے ہیں

آپ ان سے پیار کرتے ہیں
ساتھ اپنے سوار کرتے ہیں

آپ سب کو سلام کرتے ہیں
میٹھا میٹھا کلام کرتے ہیں۔

Marfat.com

رسول شفقت و محبت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سے

شفقت یافتہ بچے

یہ وہ بچے ہیں جن میں رسول شفقت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کچھ رشتہ دار بچے بھی ہیں گلی اور محلہ کے بچے بھی ہیں ایسے بچے بھی جن سے رسولِ شفقت و محبت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نہ واقفیت تھی نہ رشتہ داری بالکل اجنبی بچے۔

عبدمنیب۔ جی

امی جان۔ لیجیے سنیے ام قیس رضی اللہ عنہا ایک صحابیہ ہیں۔

عبدالذوالاکرام۔ صحابیہ کا مطلب کیا ہے؟

امی جان۔ ایسی خوش نصیب عورتیں جنہیں پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملنا نصیب ہوا۔ یا پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیاتِ پاک میں مسلمان ہوئیں ان کو صحابیہ کہتے ہیں۔

عبدالذوالاکرام۔ اچھا۔

امی جان۔ اُمّ قیس رضی اللہ عنہا اپنے ننھے سے بچے کو رسولِ شفقت و محبت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لیکر آئیں. آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی عادت کے مطابق بچے کو گود میں لے لیا اور پیار کیا۔ بچے نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گود میں پیشاب کر دیا۔ لیکن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بالکل بُرا نہ منایا۔ پانی منگوا کر کپڑوں کو پاک کر لیا.

عبدالذوالاکرام۔ اور بچے کو ڈانٹا بھی نہیں.

امی جان۔ نہیں.

مریم۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ عورتیں چھوٹی عمر کے بچے بھی پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں لایا کرتی تھیں۔ اور پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان ننھے بچوں سے شفقت فرمایا کرتے تھے۔

امی جان۔ جی ہاں پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب بچوں کو گود میں لیتے تو انہیں اچھالتے اور ساتھ ساتھ ایک جملہ بھی دہراتے. یہ جملہ آپ نے اکثر میری زبان سے سنا ہے۔

عبدالذوالاکرام۔ کون سا

امی جان۔ خرقہ خرقہ ــــ

Marfat.com

عبدالذوالاکرام ۔۔۔ خرقہ فی کل عینٍ بقہ

صدیقوں سے پیار کرے تو پیار کرے تو سچا
متقیوں کے ساتھ چلے تو نیک بنے تو بچہ
اپنے رب کا بندہ بنے تو بندہ بنے تو پکا!
خرقہ خرقہ خرقہ فِی کُلِّ عَیْنٍ بقّہ

امی جان ۔ شاباش عبدالذوالاکرام صاحب آپ نے پوری نوری پڑھ کر سنا دی ۔ اس کے عربی جملے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا کرتے تھے ۔ باقی آپ کی امی نے خود اپنی زبان میں تیار کی ہے ۔

عبدالذوالاکرام ۔ اچھا امی جان ۔

امی جان ۔ لیجیے اور سنیے ۔

نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ ایک بچے تھے ۔ ان کی امی نے کچھ انگور پلیٹ میں ڈالے ۔ بیٹے سے کہا بیٹے یہ انگور پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں لے جاؤ ۔ نعمان بن بشیر نے جواب دیا ۔ اچھا اور انگور لے کر چل پڑے ۔ انگور دیکھ کر نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کا دل للچایا ۔ سوچا ایک آدھ کھا لوں تو کیا فرق پڑے گا ۔ یہ سوچ کر انگور کھانا

Marfat.com

شروع کر دیئے۔ کھاتے کھاتے رستے ہی میں پوری پلیٹ چٹ کر گئے۔ خالی پلیٹ لیے گھر پہنچے۔ امی نے سمجھا انگور دے آئے ہیں۔ اس بات کا پتہ پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی چل گیا نعمان بن بشیر کھیلتے ہوئے گلی میں ملے تو پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نرمی سے ان کا کان پکڑا مسکرائے اور فرمایا یا غدر یا غدر او دھوکے باز او دھوکے باز ہم کو پتہ چل گیا۔ ہمارا حصہ خود ہی ہضم کر گئے۔

عبدالذوالاکرام۔ نعمان بن بشیر رضی عنہ نے کیا کیا۔

امی جان۔ پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مسکراہٹ دیکھی اور خود بھی مسکرا دیئے۔

منیب۔ کوئی اور ہوتا تو سخت ناراض ہوتا۔ اور کہتا یہ کیسا برا بچہ ہے۔ میری چیز مجھے نہیں پہنچائی۔ خود ہی کھا گیا۔

عبدالذوالاکرام۔ اوہو کوئی اور کیا ہوتا۔ کسی کو بھی بچوں کو نہیں ڈانٹنا چاہیے۔ کیونکہ پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بچوں کو نہیں ڈانٹتے تھے۔

امی جان۔ بچو دیکھیے بچے تو بچے ہی ہوتے ہیں۔ شرارتیں بھی

کرتے ہیں کوئی غلط کام بھی کر بیٹھتے ہیں۔اب ایک
اور بچے کا سنیئے

منیب ۔ اس بچے کا نام کیا تھا؟

امی جان ۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ،

مسلم شریف میں لکھا ہے ایک دن پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت انس سے فرمایا جاؤ فلاں کام کرآؤ
انس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا۔ میں نہیں جاؤں گا۔

عبدالذوالاکرام۔ بھلا پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے حکم پر بھی نہ کہتے ہیں۔

امی جان ۔ نہیں بیٹیا انہوں نے بھی سچ مچ نہ نہیں کی تھی ۔ بلکہ شرارت سے نہ کہہ دیا۔ حالانکہ وہ کام کرنے اسی وقت چلے گئے

مریم ۔ پھر؟

امی جان ۔ وہ گھر سے تو کام کرنے نکلے ۔ گلی میں بچے کھیل رہے تھے
حضرت انس بچوں کے پاس رک گئے ۔

عبدالذوالاکرام ۔کیوں ؟

امی جان ۔ انس بچہ ہی تو تھے سوچا کھیل دیکھ لوں ابھی تھوڑی دیر بعد جاؤں گا اور کام کر آؤں گا ۔ پیارے رسول صلی اللہ

علیہ وسلم گھر سے نکلے تاکہ دیکھیں کہ انس کام کرنے بھی
گئے ہیں یا نہیں۔
کیا دیکھتے ہیں کہ انس بچوں کے ساتھ کھیل میں شامل ہیں
پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بڑے شفقت
اور نرمی سے فرمایا انس میرا کام کیا یا نہیں۔ انس نے
عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابھی جاتا ہوں۔
پھر کام کرنے چلے گئے۔
حریم۔ کوئی اور ہوتا تو بہت ڈانٹ ڈپٹ کرتا۔ لیکن پیارے رسول
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو شفقت ہی شفقت ہیں۔ خاص
طور پر بچوں کے لیے۔
منیب۔ بے شک
امی جان۔ یہی انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میری عمر دس سال تھی
جب میری امی نے مجھے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کی خدمت میں دے دیا۔ میں دس سال تک پیارے
رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس رہا۔ مجھ سے بہت
غلطیاں ہوتی تھیں۔ لیکن کبھی پیارے رسول صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے مجھے اف تک نہیں کہا۔

عبداللہ والاکرام۔ اسی لیے تو پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے اچھے لگتے ہیں بہت اچھے۔ کیونکہ وہ بچوں کو نہیں ڈانٹتے

امی جان۔ پیارے بچو یہ سیرت سے چنی ہوئی ایسی باتیں ہیں۔ جن سے معلوم ہوتا ہے کہ پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بچوں کو چھوٹی چھوٹی باتوں پر نہیں ڈانٹتے تھے اگر بچہ بہت چھوٹا ہوتا تو بھی اسے نہ ڈانٹتے۔

لیکن پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ بھی فرمان ہے کہ اگر بچہ بڑا ہو جائے۔ اور دین کے کسی ضروری کام میں سستی کرے تو پہلے اسے پیار سے سمجھاؤ مان جائے تو بہتر ورنہ سختی سے بچے کو سمجھانا ماں باپ کا فرض ہے۔

عبداللہ والاکرام۔ ضروری کام کون سے!

امی جان۔ دیکھیے جیسے کوئی بچہ پڑھنے کی طرف دھیان نہ دے۔ تو اسے سمجھانا ہمارا فرض ہے۔ اگر نماز پڑھنے میں سستی کرے اور دس سال سے زیادہ عمر کا ہو جائے تو بھی اسے سختی سے نماز پڑھنے کا حکم دینا چاہیے۔

عبداللہ والاکرام۔ اللہ کا شکر ہے میں تو نماز پڑھتا ہوں۔
لیجیے اب آگے سنیے!

Marfat.com

یہی انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے ہمیشہ بیٹا کہہ کر پکارتے تھے ۔ ایک دفعہ آپ نے مجھے یوں نصیحت فرمائی

اے میرے بیٹے جب تو گھر میں داخل ہو تو گھر والوں کو سلام کہا کرو یہ تیرے لیئے اور گھر والوں کے لیئے برکت کا باعث ہے

عبدالذوالاکرام :۔ امی جب بھی گھر میں داخل ہوں سلام کرنا چاہیئے ؛

امی :۔ ہاں بیٹے جب بھی جتنی بار بھی گھر میں داخل ہوں یا گھر سے باہر جائیں

عبدالذوالاکرام :۔ اچھا

عبدمنیب :۔ آپ کو معلوم ہے السلام علیکم کا مطلب ہے اللہ کی سلامتی تم پر ہو ۔

مریم :۔ یعنی یہ دعا ہے جو ہر مسلمان کو ایک دوسرے کو ملنے پر دینی چاہیئے ؛

امی :۔ بات سمجھ گئے آپ

عبدالذوالاکرام :۔ جی امی جان

امی :۔ ہاں جناب تو بات حضرت انس رضی اللہ عنہ کی چل رہی تھی۔

مریم :۔ جی امی جان۔ ان کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیار سے "ذوالاذنین" بھی کہتے تھے

عبدالذوالاکرام :۔ مطلب دو کانوں والا

امی جان :۔ جی ہاں دو کانوں والا۔ ان سے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بڑا پیار کرتے تھے۔
حضرت انسؓ کہتے ہیں: بچپن میں میرے سر پر بڑے بڑے بال تھے۔ لیکن میری امی اس لئے انہیں کٹواتی نہیں تھی۔ کہ پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان بالوں کو اکثر پیار سے پکڑ کر فرماتے یا ذوالاذنین!

عبدالنعیب :۔ اب میں بھی آپ کو پیار سے کہا کروں گا یا ذوالاذنین

مریم :۔ امی جان کو یا بھائی جان کو؟

عبدالنعیب :۔ بھائی جان کو!

امی :۔ اچھا بچو اب ایک ننھے منے کی زبان سے رسول شفقت و محبت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیار کا انداز سنو!

عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک دن میں گلی میں کھیل رہا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی ادھر آ گئے میں ایک دروازے کے پیچھے چھپ گیا۔
لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پکڑ لیا۔ اور پیار سے فرمایا۔ جاؤ معاویہ کو بلا لاؤ
[illegible] : اچھا تو عبداللہ بن عباس وہی ہیں جو ہر موقع پر بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھے۔
امی جان : بالکل وہی۔ اور انہی نے ہمیں یہ بھی بتایا جب نماز جنازہ ہوتی تو بچے بڑے لوگوں کے پیچھے الگ قطار بنا کر نماز جنازہ پڑھتے
عبداللہ الاکرام : اچھا تو اسی لئے جمعہ کی نماز میں بھی ہم بچے الگ صف میں نماز پڑھتے ہیں۔
امی : شاباش ایسا ہی کرنا چاہیئے
مریم : امی جان ہمیں رسول شفقت و محبت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پیار کیسے مل سکتا ہے۔
امی : آپ ہیں یا جو کوئی بھی بچہ۔ جوان۔ بوڑھا مرد یا عورت ویسے ہی کام کرے جیسے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے کیے تو قیامت کے

کے دن ان سب کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پیار ملے گا۔
محبت ملے گی۔ شفقت ملے گی۔

پیارے بچو۔ ایک دن کی بات ہے۔ رسول رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک بچے کو اٹھائے ہوئے اسے بوسہ دے رہے تھے
ایک صحابی نے دیکھا تو عرض کیا
یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، میرے تو دس بچے ہیں۔
لیکن میں نے ان کو کبھی نہیں چوما۔
رسول شفقت ومحبت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرہ پر ناراضگی ظاہر ہوئی اور فرمایا
اے اقرع اگر تمہارے دل سے اللہ نے محبت اور شفقت کا جذبہ نکال لیا۔ تو میں کیا کر سکتا ہوں۔
عبدالذوالاکرام:۔ اس کے بعد تو وہ بچوں سے پیار کرنے لگے ہوں گے

امی:۔ بے شک تمام صحابہ پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ کے ہر اشارے، ہر حکم کو دل وجان سے قبول کرتے اور عمل کرتے
مریم:۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی ایسا کرنے کی توفیق دے۔ آمین
امی:۔ آمین اب اور سنیئے

Marfat.com

ایک دن پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد سے
نکل کر گھر آرہے تھے۔ گلی میں بچے کھیل رہے تھے۔ انہوں
نے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گھیر لیا۔ آپ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سب بچوں کو سلام کیا، پیار سے
ان سب کے سر پہ ہاتھ پھیرا۔ جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بھی
ان بچوں میں شامل تھے۔

عبدالذوالاکرام۔ اس کا مطلب ہے وہ بھی بچہ ہی تھے۔

امی جان۔ جی ہاں۔

جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں مجھے پیارے رسول
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبارک ہاتھ سے ایسی خوشبو
اور ٹھنڈک محسوس ہوئی۔ جیسے یہ ہاتھ ابھی ابھی کسی خوشبو
کی نہر سے دھل کر نکلا ہو۔

عبدالذوالاکرام۔ اچھا پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
ہاتھوں سے خوشبو بھی آیا کرتی تھی۔

امی جان۔ جی ہاں۔

اب اور سنیے!

ایک دن پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کسی سفر سے

واپس آئے۔ ابھی شہر سے باہر ہی تھے عبداللہ بن جعفر کھیلتے ہوئے مِل گئے۔

عبدالذوالاکرام۔ مطلب ہے کہ جعفر کے بیٹے عبداللہ۔

امی جان۔ شاباش سیرتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سُنی اور پڑھی ہوئی باتیں یوں ہی یاد رکھا کرو۔

نیب۔ پھر کیا ہوا؟

امی جان۔ پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونٹ پر سوار تھے اونٹ روکا اسے نیچے بٹھایا۔ عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ کو اپنے آگے سوار کر لیا۔

مریم۔ اچھا۔

امی جان۔ ابھی تھوڑی دور گئے تھے کہ حضرت فاطمہ علیہا السلام کے ایک صاحبزادے مل گئے۔ پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دوبارہ اونٹ روکا۔ اور اپنی بیٹی کے صاحبزادے کو اپنے پیچھے سوار کر لیا۔ اسی طرح دونوں بچوں کو ساتھ سوار کیے۔ شہر میں داخل ہوئے۔

عبدمنیب۔ ہماری کتاب میں بھی لکھا ہوا ہے کہ پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بچوں کو اپنے ساتھ سوار کر لیا کرتے تھے۔

امی جان ۔ جی ہاں ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بچوں کو
کبھی نہیں بھولتے تھے ۔ گھر میں ہوتے یا سفر پہ ۔ جنگ ہوتی
یا صلح ۔ ہمیشہ بچوں کا خاص خیال رکھتے ۔

منیب جنگ میں بھی ۔
امی جان ۔ جی ہاں ۔ پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر مجاہد کو
تاکید فرماتے ۔ خبردار دشمن کے بچوں کو قتل نہ کرنا ۔

عبدالذوالاکرام ۔ مجاہد کا مطلب کیا ہے ۔
امی جان ۔ جو مسلمان صرف اس لیے کافر سے لڑے کہ اللہ کا نام
بلند ہو اسلام کا جھنڈا اونچا ہو ۔ اس کے علاوہ اسے کوئی
لالچ نہ ہو نہ ہی پیسے کا نہ حکومت کا نہ بہادر کہلوانے کا
اسے مجاہد کہتے ہیں ۔

عبدالذوالاکرام ۔ میں بھی بڑا ہو کر مجاہد بنوں گا ۔

امی جان ۔ انشاء اللہ ۔
ہاں تو میں کہہ رہی تھی رسولِ شفقت و محبت کسی موقع
پہ بھی بچوں کو نہیں بھولتے تھے ۔
جب مکہ معظمہ فتح ہوا اور پیارے رسول صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم شہر میں داخل ہوئے تو مکہ معظمہ میں موجود آپ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خاندان کے کافی لڑکے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے۔ پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو پیار کیا۔ ساتھ سوار فرمایا اور دعائیں دیں۔

مریم۔ سبحان اللہ۔ ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بچوں سے اتنا پیار فرماتے ہیں جتنا ماں بھی پیار نہیں کرتی۔

امی جان۔ بچو سنو اور سنو اپنے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیاری پیاری باتیں اچھے اچھے کام

ایک دن عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ عبیداللہ اور قثم کھیل رہے تھے۔ پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو اپنے ساتھ سوار فرما لیا۔

غیب۔ عبیداللہ اور قثم رضی اللہ عنہ کون تھے۔

امی جان۔ یہ دونوں پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا کے بیٹے تھے ان کے والد کا نام عباس رضی اللہ عنہ تھا۔

قثم رضی اللہ عنہ کو ایک اور عزت بھی نصیب ہوئی۔ یہ ذکر تو اس وقت کا ہے جب یہ بڑے ہو چکے تھے لیکن ہے بہت اہم۔

مریم ۔ میں بتاؤں امی جان؟

امی جان ۔ بتائیے۔

مریم۔ ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب اللہ کو پیارے ہوئے تو قبر مبارک میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جسم مبارک رکھنے کے لیے یہ بھی قبر میں اترے۔ دوسرے ساتھی قبر مبارک سے پہلے باہر نکلے یہ سب سے آخر میں باہر نکلے۔

امی جان۔ بے شک گویا اس دنیا کے سب انسانوں سے آخر میں جو آدمی پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جدا ہوا۔ اس کا نام قثم بن عباس رضی اللہ عنہ ہے۔

عبدالذوالاکرام۔ اچھا۔

مریم۔ میں نے یہ ذکر رحمۃ للعالمین میں پڑھا۔

عبدالذوالاکرام۔ باجی اور امی آپ جب بھی کوئی سیرت کی بات سناتی ہیں تو کتاب کا نام ضرور بتاتی ہیں۔

امی جان۔ تاکہ آپ یہ کتابیں بڑے ہو کر پڑھیں۔ پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت کا علم ہر مسلمان کے لیے بہت ضروری ہے۔

عبدالذوالاکرام۔ اچھا

امی جان۔ لیجیے اب اور سنیے۔

ہماری اماں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ کی شادی سے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہوئی۔ شادی کے وقت ان کی عمر چھوٹی تھی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا گڑیوں سے کھیلا کرتی تھیں۔ کھیلنے کے لیے لڑکیاں ان کے پاس آتیں۔ جب پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گھر میں تشریف لاتے تو لڑکیاں ادہر ادہر چھپ جاتیں۔

عبدالذوالاکرام۔ کیوں؟

امی جان۔ ان کو پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے کھیلتے ہوئے شرم آتی تھی۔

پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان لڑکیوں کو ڈھونڈھ ڈھونڈھ کر اکٹھا کرتے۔ اور پیار سے ان کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیج دیتے۔

زینب۔ تاکہ وہ ان سے کھیلیں۔

امی جان۔ جی ہاں۔

اور سنو ایک دفعہ عید کا دن تھا کچھ لڑکیاں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر جمع تھیں، سب مل کر دف

بجا رہی تھیں گیت گا رہی تھیں ۔

عبد الذوالاکرام ۔ گیت گانا اچھا کام نہیں ۔

امی جان ۔ بیٹے گیت اگر ایسے ہوں جن میں اچھی باتوں کا ذکر ہو۔
اچھے کام کرنے کا سبق ہو۔ وہ گیت اچھے ہیں ۔ گیت وہ
برا ہے جو آدمی کو برائی کی طرف لے جائے ۔ اس میں گندی
باتیں ہوں

مریم ۔ ساز باجے بجانا تو بہت بڑا گناہ ہے۔

امی جان ۔ جی ہاں ایسا ساز یا باجا جس میں لے ہو گناہ ہے اللہ
اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو ناپسند ہے اسی طرح
سیٹیاں بجانا برا ہے ۔ تالی بجانا بھی اچھا کام نہیں ۔ دف
ایک ایسی شے ہے ۔ جس کو بجانے سے ڈھم ڈھم کی آواز
آتی ہے ۔ اس لیے دف بجانا کوئی عیب نہیں ۔

مریم ۔ اچھا اب بات سمجھ میں آئی ۔

امی جان ۔ ہاں تو بچیاں دف بجا رہی تھیں ۔ اچھے گیت گا رہی تھیں ۔
پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی پاس ہی لیٹے
ہوئے تھے ۔ اتنے میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ
آ گئے ۔ انہوں نے لڑکیوں کو منع کیا ۔ پیارے رسول صلی اللہ

علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ آج عید کا دن ہے اور خوشی کا موقع

بچیوں کو گانے دو۔

منیب۔ امی جان اور۔

امی جان۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ مشہور صحابی ہیں۔ یہ خود بھی بچے

تھے ان کے بارے میں آپ کو بتا چکی ہوں اب ان کے

چھوٹے بھائی کا ایک واقعہ سنیے۔

عبدالذوالاکرام۔ ان کے بھائی کا کیا نام تھا؟

امی جان۔ ابا عمیر

ابوعمیر نے ایک پرندہ پال رکھا تھا۔ عربی میں اس کا نام نغیر ہے

عبدالذوالاکرام۔ اردو میں اسے کیا کہتے ہیں؟

امی جان۔ ممولے جتنا یہ پرندہ ہوتا ہے اس کا رنگ لال ہوتا ہے۔

ابوعمیر کو اس پرندے سے بہت پیار تھا۔

عبدالذوالاکرام۔ جیسے میں نے چوزے پال رکھے ہیں مجھے بھی ان سے

پیار ہے۔

امی جان۔ جی ہاں۔

اللہ کی مرضی ابوعمیر کا نغیر مر گیا۔ ابوعمیر کو بہت

دکھ ہوا اور رونے لگا رسولِ شفقت و محبت صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم ادھر سے گذرے۔ ابو عُمیر کو روتے دیکھا۔

عبدالذوالاکرام۔ اچھا۔

امی جان۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

یا ابا عُمیر ما فَعَلَ النُّغیر

اے ابا عُمیر کیا ہوا نُغیر

یہ سن کر ابو عُمیر ہنس پڑے۔

نیب۔ اس سے پتہ چلا کہ روتے ہوئے بچے کو بہلانا چاہیے۔

امی جان۔ جی ہاں لیکن ایسی باتوں سے جن میں جھوٹ شامل نہ ہو۔

عبدالذوالاکرام۔ پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہم بچوں سے واقعی بہت محبت تھی۔

امی جان۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شفقت ہی شفقت تھے۔ بچو رسولِ شفقت ومحبت کی شفقت کی اتنی باتیں ہیں کہ کبھی ختم نہ ہوں۔

عبدالذوالاکرام (حیرت سے) اچھا۔

امی جان۔ اب اسی شفقت و محبت کے سلسلے میں ایک اور بچے کے بارے میں سنیے

اس بچے سے رسول شفقت و محبت صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم کو اتنا پیار تھا کہ لوگ اس بچے کو حِبّ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہتے تھے۔

عبدالذوالاکرام ۔ حِبّ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کیا مطلب ہے؟

امی جان ۔ پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بہت پیارے بوجھو کون تھے وہ؟

زینب ۔ سید حسن علیہ السلام۔

امی جان ۔ نہیں۔

عبدالذوالاکرام ۔ بھئی امامہ علیہا السلام ہوں گی۔

امی جان ۔ نہیں۔

یہ ایک ایسا بچہ ہے جو پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خاندان میں سے نہیں۔

مریم ۔ اچھا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ۔

امی جان ۔ یہ ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اتنے پیارے تھے کہ پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود ان کا ناک صاف کرتے۔

عبدالذوالاکرام ۔ پھر تو ہماری مدیحہ جتنے ہوں گے۔

(مریم اور زینب ہنس پڑے)

امی جان ۔ جی ہاں بلکہ اس سے بھی چھوٹے۔ یہ نبوت کے ساتویں سال پیدا ہوئے۔ ایک دن حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کھیل رہے تھے۔ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ گر پڑے۔ دروازے کی چوکھٹ ماتھے پہ لگی۔ ماتھے سے خون بہنے لگا۔ پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود خون صاف کیا۔

مریم۔ سبحان اللہ۔ ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہم قربان۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بچوں سے بہت محبت تھی۔

زینب۔ جو بچے رشتہ دار نہیں تھے ان سے بھی۔

امی جان۔ یہی تو کمال ہے۔ اسامہ رضی اللہ عنہ رشتہ دار تو کیا غلام کے بیٹے تھے اللہ نے ان کو یہ عزت دی کہ وہ پیارے رسول کے خاص پیارے ٹھہرے

عبدالذوالاکرام۔ اچھا۔

امی جان۔ یہی اسامہ رضی اللہ عنہ ایک دن پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ رسولِ محبت وشفقت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کی طرف پیار ہ

بھری نظروں سے دیکھا اور فرمایا:

اگر اسامہ لڑکی ہوتا تو میں اسے
زیوروں سے سجاتا اتنا سجاتا کہ اس کی
خوبصورتی کی دھوم مچ جاتی۔

مریم۔ ماشاءاللہ۔

امی جان۔ اب ایک اور خوش نصیب بچہ جسے پیارے رسول
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفقت نصیب ہوئی۔

ملیب۔ کون تھا وہ؟

امی جان۔ محمود بن ربیع۔ صحیح بخاری میں ہے کہ ایک دن
رسولِ شفقت ومحبت علیہ السلام وضو فرمارہے تھے
یہ بچہ پاس کھڑا تھا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے
منہ پر پیار سے کلی کر دی اور محمود بن ربیع کھلکھلا کر
ہنسنے لگا۔

عبدالذوالاکرام سن کر ہنس دیا۔ اُسے دیکھ کر مدیحۃ الرسول بھی۔

امی:۔ چلو بھائی ہنسی بند اب سنو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ جن کے
والد حضرت جعفر رضی اللہ تعالےٰ عنہ تھے خود بیان فرماتے ہیں۔

جب میرے والد شہید ہو گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے گھر تشریف لائے۔ ہماری امی جان سے فرمایا۔
بچوں کو میرے پاس لاؤ۔ ہمیں آپ کے پاس لایا گیا آپ نے ہمیں سینے سے لگایا۔
پیشانیاں چومیں۔ ہماری امی سمجھ گئیں کہ ہمارے والد شہید ہو گئے۔

عبدالذوالاکرام۔ اچھا۔
امی جان۔ اب آپ کو سیرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک
ایسا حصہ سناؤں گی جس سے پتہ چلے گا کہ پیارے رسول
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان بچوں سے بھی پیار فرماتے تھے،
جن سے نہ رشتہ داری تھی۔ نہ واقفیت۔
عبدالذوالاکرام۔ سنائیے امی جان۔
امی جان۔ جب پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مدینہ منورہ
ہجرت کی۔
عبدالذوالاکرام۔ ہجرت کا کیا مطلب ہے؟
امی جان۔ جس شہر میں اللہ کے دین کو قائم کرنے کی کوشش کریں۔
اس کے رہنے والے تنگ کریں۔ اتنا زیادہ ستائیں کہ جان
جانے کا ڈر ہو۔ وہاں سے کسی دوسرے شہر چلے جانا تاکہ وہاں
اللہ کا دین قائم کریں۔ اس طرح ایک شہر سے دوسرے

شہر آباد ہونے کو ہجرت کہتے ہیں۔

منیب۔ پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو کبھی کافروں نے تنگ کیا تھا۔

امی جان۔ جی ہاں اتنا زیادہ تنگ کیا کہ وہ تلواریں لے کر آ گئے۔

تاکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو جان سے مار ڈالیں۔ اللہ نے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو بچا لیا۔ اور مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کا حکم دیا۔ جب پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مدینہ منورہ جا رہے تھے۔ تو رستہ میں ایک جگہ دو آدمی ملے۔

مریم۔ اس جگہ کا نام کیا تھا؟

امی جان۔ العرج۔

اس جگہ دو آدمی ملے۔ جن میں سے ایک کا نام مصعب تھا۔ دوسرے کا نام عبادل۔ ان کے ساتھ ایک چھوٹی سی بچّی بھی تھی۔

عبدالذوالاکرام۔ ہماری مدیحہ جتنی۔

امی جان۔ ہاں اتنی ہی سمجھ لیجیے۔

وہ دونوں آدمی پیدل تھے۔ بچّی کو انہوں نے اٹھایا۔

Marfat.com
Marfat.com

ہوا تھا۔ سفر کی وجہ سے بے چارے تھک گئے تھے۔ سفر
بہت لمبا تھا۔ تھکاوٹ کی وجہ سے بچّی ان سے اٹھائی نہیں
جا رہی تھی۔

عبدالذوالاکرام۔ تانگہ یا رکشہ لے لیتے

مریم۔ (ہنس کر) اس وقت نہ تانگے ہوتے تھے نہ بس نہ رکشہ
نہ موٹر نہ جہاز نہ سائیکل۔ لوگ اونٹوں پہ سواری کرتے
تھے۔ یا گھوڑوں اور گدھوں پہ۔ کئی لوگ ایسے بھی ہوتے
تھے۔ جن کے پاس گھوڑا، گدھا یا اونٹ نہیں ہوتا تھا۔ وہ
پیدل سفر کرتے تھے۔

امی جان۔ بچو! سنیے ہمارے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے پاس سواری کے لیے دو اونٹنیاں تھیں۔ ایک پر پیارے
رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سوار تھے۔ دوسری اونٹنی پہ
حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سوار تھے۔

عبدالذوالاکرام۔ اللہ کا شکر ہے ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کے پاس اونٹنی تھی۔

امی جان۔ جب مصعب اور عبادل ملے تو ہمارے رسول صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے ان سے فرمایا۔ تم کون ہو؟

وہ کہنے لگے۔ ہم خدمت پیشہ گھٹیا لوگ ہیں.

عبداللہ والاکرام. خدمت پیشہ کا کیا مطلب؟

امی جان۔ مزدور۔

پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا.

نہیں تم باعزت لوگ ہو۔

عبداللہ والاکرام۔ باعزت کا کیا مطلب۔

امی جان. ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو آدمی محنت کر کے روزی کمائے. جائز طریقے سے پیسے کمائے. وہ اس سے زیادہ باعزت آدمی ہے. جو ناجائز طریقے سے کماتا ہے. جھوٹ اور دھوکہ سے مال چھین لیتا ہے. سود اور رشوت کھاتا ہے. چاہے وہ اپنے آپ کو کتنا ہی باعزت سمجھے یا لوگ اسے باعزت سمجھیں اللہ کی نظر میں وہ گھٹیا آدمی ہے. محنت اور جائز طریقے سے کمانے والا باعزت آدمی ہے.

عبداللہ والاکرام. پھر

امی جان۔ وہ لوگ تھک چکے تھے. پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے بچی کو لے لیا. بچی کو اپنے بازوں پہ

اٹھایا۔ اپنے اونٹوں پر ان دونوں آدمیوں کو سوار کرلیا۔
اور جس جگہ انہوں نے جانا تھا وہاں پہنچا دیا۔

مریم۔ آج کل لوگ بسوں میں سفر کرتے ہیں۔ بچے بیچارے پاؤں کے نیچے پس جاتے ہیں۔ لیکن ان کا کوئی خیال نہیں رکھتا۔

امی جان۔ رسولِ شفقت و محبت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر کام اسی لیے ہے کہ ہم اس پر عمل کریں کئی بچے اکیلے اسکول جاتے ہیں انہیں سڑک پار کرنا ہوتا ہے ان کو سڑک پار کرا دینا جنہیں بس میں بیٹھنے کے لیے سیٹ نہ ملے انہیں سیٹ دلوانا یا اپنی سیٹ دے دینا دیکھنے میں چھوٹا سا کام ہے لیکن اللہ کی نظر میں بڑا۔ ہمیں چاہیے کہ ہم پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرتِ پاک پر عمل کریں اور بچوں سے شفقت محبت اور نرمی سے پیش آئیں۔

عبداللہ واندرام۔ اچھا امی جان۔

اتنے میں اذان کی آواز سنائی دی۔ اذان کے بعد سب نے ختم اذان کی دعا پڑھی۔ اور نماز پڑھنے کے لیے وضو کرنے چل دیئے۔

حسبِ معمول عبدالذوالاکرام پورے چھ بجے باجی اور بھائی جان کے پاس پہنچ گئے اور کہا:

چلو بھئی چل کر رسولِ شفقت و محبت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بچوں پر شفقت کی باتیں سنیں۔ پھر تینوں بہن بھائی امی کے پاس پہنچے، سلام کیا اور ادب سے ایک طرف بیٹھ گئے۔

امی جان آمد کا مطلب سمجھ گئیں فوراً بولیں بچو پہلے سبق سنا لو پھر میں آپ کو سیرت رسول رحمت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سناؤں گی۔

عبدالذوالاکرام۔ پہلے تو میرا سبق سن لیجیے۔

امی جان۔ سنائیے۔

عبدالذوالاکرام۔

اَلْغَفَّارُ۔ بہت زیادہ معاف فرمانے والا

اَلْقَہَّارُ۔ اپنی مخلوق پر پورا پورا اختیار رکھنے والا

اَلْوَہَّابُ۔ بغیر کسی لالچ کے سخاوت کرنے والا

امی جان۔ شاباش۔

منیب۔ اب میری باری

امی جان۔ سنائیے اپنا سبق۔

منیب ۔ اگر مسجد کے دروازے میں داخل ہوں تو یہ دعا پڑھتے ہیں

اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ

یا اللہ میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے

مریم ۔ میں نے کل جو حدیث پڑھی تھی اس کا ترجمہ ہے۔

ارشاداتِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

(۱) دعا عبادت کا مغز اور جوہر ہے

(جامع ترمذی)

(۲) اللہ تعالیٰ کے ہاں دعا سے زیادہ اور

کوئی چیز یا عمل عزیز نہیں (ابن ماجہ ترمذی)

(۳) جو اللہ سے نہ مانگے اللہ اُس

سے ناراض ہوتا ہے

(جامع ترمذی)

Marfat.com

عبدالذوالاکرام: امی جان پہلے میں دعا مانگ لوں؟

ضرور مانگئے!

ہونٹوں پہ یا اللہ چھوٹی سی ہے ایک دعا
دے دے علم زیادہ رَبِّ زِدْنِی عِلْمًا
علم بڑی ہے دولت علم بڑی ہے نعمت
علم ہے نور کا دریا رَبِّ زِدْنِی عِلْمًا
نیکی بدی کی پہچان علم سے پائے انسان
علم دکھائے رستہ رَبِّ زِدْنِی عِلْمًا
علم ہے خیر سراسر علم ہے زر سے بہتر
سب سے اچھا ورثہ رَبِّ زِدْنِی عِلْمًا
مانگوں اور کہاں سے کون ہے جو مجھ کو دے
میں منگتا تو داتا رَبِّ زِدْنِی عِلْمًا

سب نے بیک آواز کہا۔

آمین ثم آمین

میں منگتا تو داتا رَبِّ زِدْنِی عِلْمًا

تو جناب اب اجازت ہو تو آپ کی امی جان اپنی بات شروع کریں؟

پیارے بچو تو آج کی بات چیت دعا کے بارے میں ہو گی

دعا کا مطلب تو آپ کو معلوم ہی ہے۔

مریم۔ جی ہاں۔ اپنے لیے یا دوسروں کے لیے اللہ تعالیٰ سے بھلائی

مانگنے کا مطلب ہے۔ دعا مانگنا۔

امی۔ بالکل درست۔ اور پیارے بچو۔ اللہ تعالیٰ کو جو انسان کا سب سے

زیادہ عمل پسند ہے وہ دعا مانگنا ہے۔ اور اُس دعا مانگنے کا خاص

طریقہ اختیار کرنے کا ہمیں حکم دیا گیا ہے۔

عبدمنیب۔ وہ کیا ہے امی جان

امی۔ بیٹے وہ نماز ہے۔ جسے عربی میں صلوٰۃ کہتے ہیں۔

مریم۔ امی جان۔ نماز میں اللہ کی تعریف بھی کرتے ہیں۔ اور پھر دعا بھی۔

امی۔ بھئی یہ دعا تو ہمارے عبدالذوالاکرام بتائیں کے کیاہے۔

عبدالذوالاکرام۔ امی جان وہ دعا ہے۔ ایاک نعبد وایاک نستعین

امی۔ مطلب بھی تو بتایئے!

عبدالذوالاکرام۔ بتاتا ہوں۔ "اے اللہ ہم تیری عبادت کرتے ہیں۔

امی عبادت کا مطلب

عبدالذوالاکرام۔ دل سے سر جھکا کر ہاتھ باندھ کر نبی صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم کے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق فرماں برداری کرنا۔

امی۔ مرحبا مرحبا۔ اور

عبدالذوالاکرام:۔ اھدنا الصراط المستقیم۔

"اے اللہ ہم کو سیدھے راستہ کی ہدایت دے"

عبد منیب۔ آمین۔

عبدالذوالاکرام۔ ابھی نہیں بھائی جان آگے بھی تو ہے۔

صراط الذین انعمت علیھم

"وہ راستہ جن پر تو نے انعام کئے"

غیر المغضوب علیھم ولا الضآلین

"نہ ان کی راہ جن پر غصّہ کیا اور نہ ہی گمراہوں کا۔

سب نے کہا۔ آمین، اے اللہ قبول فرما۔

امی جان۔ بھئی واہ ہمارے بیٹے نے خوب دعا یاد کی ہے۔

اچھا جی۔ تو آج ہم کس کے بارہ میں بات چیت کر رہے ہیں۔

مریم۔ دعا کے بارے میں۔

امی جان۔ ان بچوں کے بارہ میں جن کو ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے دعائیں نصیب ہوئیں۔ اب سنئے ایک خوش نصیب بچے کا ذکر ان کا نام ہے

رسولِ شفقت و محبت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
سے
دعا یافتہ بچے

سب سے پہلے

سید حسن علیہ السلام اور اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو رسولِ رحمت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اپنے زانوئے مبارک پر بٹھا کر دعا فرماتے

یا اللہ میں ان دونوں سے محبت کرتا ہوں

"تو بھی ان سے محبت فرما!

مریم :۔ شاید یہ دعا بخاری شریف میں ہے؟

ہاں بیٹے بخاری شریف میں ہی ہے۔

مدیحہ :۔ امی جان مجھے پیاس لگی ہے؟

مریم :۔ میں ابھی لا کر دیتی ہوں۔ (مریم پانی لینے گئی)

عبداللہ الاکرام :۔ مدیحہ تین سانسوں میں پینا

مدیحہ اٹھا۔ لیجے مدیحہ بہن پانی، مدیحہ نے تین سانسوں میں پانی پیا۔

ہاں جی تو اب سب بچے باری باری دعا پانے والے بچوں کے نام بتائیے

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ

یہ ابھی چھوٹی سی عمر کے تھے۔ ایک دن رسول شفقت و محبت صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم وضو فرما رہے تھے شفقت سے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے منہ پر کلی کی اور دعا کی

یا اللہ اس بچے کو قرآن پاک کا فہم عطا کر۔

اس دعا کا یہ اثر ہوا کہ عبداللہ بن عباس کو قرآن پاک کی اللہ نے ایسی سمجھ عطا فرمائی کہ بڑے بڑے صحابہ عبداللہ بن عباسؓ سے دین کے مسائل پوچھنے آیا کرتے تھے۔ انہوں نے قرآن پاک کی جو تفسیر بیان فرمائی اس کا نام تفسیر ابن عباس رضی اللہ عنہ ہے۔

مریم۔ جی۔

امی جان۔ دین کے یہ اتنے بڑے عالم تھے کہ مسلمانوں نے انہیں حبرالامت کا لقب دیا۔

عبداللہ والاکرام۔ حبرالامت کا مطلب کیا ہے؟

امی جان۔ یعنی امت کے پیشوا۔ راہنما۔ قائد۔

عبداللہ والاکرام۔ اچھا۔ مگر امی جان امت کا مطلب کیا ہے۔

امی جان۔ وہ سامنے موٹی سی ایک کتاب رکھی ہے اس کا نام کیا ہے۔

عبداللہ والاکرام۔ منجد۔ اس میں لفظوں کے معنی لکھے ہیں۔

امی جان۔ تو دیکھئے اس میں امت کا مطلب لکھا ہے۔ جماعت بہت سے

آدمیوں کا گروہ، وقت، طریقہ، قدوقامت!

عبدالذوالاکرام۔ کچھ سمجھ میں نہیں آیا۔

تو وہ سامنے ایک کتاب ہے۔ لغات القرآن ۔ مریم صاحبہ ذرا پہلی جلد دینا مریم نے کتاب اٹھا کر دی اور امی نے اس میں سے لفظ امت کا مطلب نکال کر بتایا۔

دیکھو جی۔ اس کا مطلب لکھا ہے۔ امت نام ہے ایسے گروہ کا یا جماعت کا جس میں ہر ایک کا ایک دوسرے سے رنگ میں نسل میں سوچ میں۔ مذہب میں۔ جوڑ ہو۔

مثلاً۔ حیوان پرندے۔ درندے سب ایک امت ہیں۔ کیوں کہ ان سب میں رہنے سہنے۔ اور طور طریقوں میں ایک سی باتیں پائی جاتی ہیں۔

اسی طرح انسانوں کی بھی ایک جماعت ہے۔ گروہ ہے مگر یہ زمین مختلف ٹکڑوں میں بٹی ہوئی ہے۔

عبدمنیب: مثلاً

امی۔ کوئی ایرانی ہے۔ تو کوئی عرب۔ کوئی انگریز ہے۔ کوئی روسی ہے کوئی چینی کوئی پاکستانی ہے تو کوئی ہندوستانی۔ سمجھ گئے جناب۔

عبدمنیب۔ جی سمجھ گیا۔

امی:۔ اسی طرح مذہب بھی ہیں کوئی یہودی ہے کوئی عیسائی۔ کوئی بدھ مت کو

مانتا ہے۔ تو کوئی سورج۔ آگ پانی کو خدا مانتا ہے۔ اس طرح یہ الگ الگ امتیں کہلاتی ہیں۔

عبدالذوالاکرام۔ اچھا۔ مگر امی جان۔ ہیں تو یہ سب انسان ہی نا۔

امی۔ بے شک یہ انسان ہیں اور ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمام دنیا کے انسانوں کو یہی پیغام دیا ہے۔

"اے انسانو تم سب ایک ہی اللہ کے بندے ایک ہی ماں (حوّا) علیہا السلام اور ایک ہی باپ آدم علیہ السلام کی اولاد ہو" مریم ذرا ان کو مولانا حالی کے شعر سناؤ۔

مریم:- یہ پہلا سبق تھا کتاب ہدیٰ کا
کہ ہے ساری مخلوق کنبہ خدا کا

تو جناب عبدالذوالاکرام صاحب کچھ سمجھے آپ!

کچھ تو سمجھا ہوں

باقی بڑے ہو کر سمجھ جاؤ گے لیکن ایک بات تم سب کو بتا دوں۔ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظر میں تمام دنیا کے انسان ایک ہی امت ہیں۔

لیکن انسان نے اسے اپنے اختیار سے تین گروہوں میں بانٹ دیا ہے۔

Marfat.com
Marfat.com

ایک تو وہ گروہ ہے۔ جو اللہ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم کی نافرمانی کرنا اپنی دانشوری کا ثبوت ثابت کرنے کی کوشش میں مصروف ہے۔

دوسرا گروہ وہ ہے۔ جو۔ منافق ہے۔ وہ بظاہر یہی کہتا ہے کہ میں مسلمان ہوں۔ اُس کے نام بھی مسلمانوں کے سے ہیں۔ وہ کلمہ طیبہ بھی پڑھتا ہے۔ لیکن اُس کے دن رات اُس کی عقل اس کی مالی طاقت اس کی تحریر و تقریر سے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دیئے ہوئے اصولوں کے خلاف شک پیدا کرنے میں مصروف ہے۔

اور تیسرا گروہ وہ ہے جو اللہ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مانتا ہے فرشتوں کو مانتا ہے۔ موت کے بعد کی زندگی کا یقین رکھتا ہے۔ وہ تمام دنیا میں جہاں کہیں بھی ہے۔

اس کا اللہ ایک ہے۔

اس کا رسول ایک ہے

مرنے اور جینے کے آداب سکھانے والی کتاب قرآن ایک ہے

اور قرآن پاک کی ترجمانی کرنے والی ذات والاصفات نبی آخر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ جن کے بعد کوئی نبی جس پہ وحی نازل ہو نہیں ہو سکتا۔ کی سیرت طیبہ کو اپنی ہر مشکل کا حل مانتا ہے۔

اس کا کعبہ بیت اللہ شریف ایک ہے۔ مرکز ہدایت ایک ہے۔ اس لیے وہ جہاں کہیں بھی ہے۔ جو بھی زبان بولتا ہے جو بھی رنگ رکھتا ہے۔ جس ملک سے بھی تعلق رکھتا ہے۔ اس کو اس سے واسطہ نہیں۔ وہ ایک ہی امت کہلاتا ہے۔ امت مسلمہ سمجھ گئے آپ لوگ
۔ جی سمجھ گئے۔..... امی جان۔ مریم صاحبہ ذرا آپ اپنی زبان میں سمجھائیں۔

مریم اللہ:۔ امی جان میں یہ سمجھی ہوں۔ تمام دنیا کے انسان جو ہیں اور قیامت تک پیدا ہوں گے وہ سب ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت ہیں مگر اس میں تین قسم کے انسان شامل ہیں۔

(۱) ایک تو وہ۔ جو ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آخری نبی سچے دل سے مانتے ہیں۔ قرآن اور حدیث کے مطابق عمل کرتے ہیں۔

(۲) دوسرے وہ ہیں جو منافق ہیں۔ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی باتیں دکھاوے کے لیے ماننے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ مگر اندر ہی اندر اس کی مخالفت کرتے رہتے ہیں۔

(۳) تیسرے وہ ہیں جو ہمارے اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہستی سے بھی انکار کرتے ہیں۔ اور اگر طاقتور ہیں۔ تو دوسروں کو ایسا کرنے کے لیے اپنی طاقت کی دھمکیاں دیتے ہیں۔

امی۔ شاباش تم سے زیادہ آسان لفظوں میں آپ نے بات کہہ دی
اور عبداللہ والاکرام صاحب کو اونگھ آنے لگی ہے۔

عبداللہ والاکرام۔ چونک کر۔ نہیں نہیں امی جان میں سن رہا ہوں۔

امی۔ بیعت امت کا مطلب سمجھنے کے لیے سوال آپ نے کیا تھا اور
خود ہی اونگھنے لگے۔

عبدمنیب۔ (عبداللہ والاکرام کو اپنی باہوں میں لیتے ہوئے) امی جان
میرے بھائی جان آپ کی باتیں سنیں گے آپ سنائیے۔

امی جان:۔ بات ان بچوں کی ہو رہی تھی۔ جن کو نبی رحمت و برکت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعائیں نصیب ہوئیں۔ تو ان میں سے
ایک اور خوش نصیب جن کا نام ہے۔

زہرہ بن معبد رضی اللہ عنہ

بخاری شریف میں ہے کہ زہرہ بن معبد بہت چھوٹے سے
تھے۔ ان کی والدہ ان کو ساتھ لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم اس بچے سے بیعت لیجیے۔

عبداللہ والاکرام۔ بیعت کا مطلب کیا ہے؟

امی جان۔ بیعت کا مطلب ہے عہد کرنا۔ ہمارے پیارے رسول۔

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مسلمان مرد اور عورتیں یہ عہد کیا کرتے تھے کہ ہم نیک کام کریں گے اور برے کام چھوڑ دیں گے۔

عبد الذوالاکرام۔ پھر تو ہم کو بھی یہ عہد کرنا چاہیئے۔

امی جان۔ ضرور۔

رسولِ شفقت و محبت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ بچہ ابھی بہت چھوٹا ہے۔ پھر بچے کے سر پر شفقت سے ہاتھ پھیرا اور برکت کی دعا دی۔

منیب۔ پھر۔

امی جان۔ اس کے بعد لکھا ہے کہ زہرہ بن معبد جب ذرا بڑے ہو گئے تو اپنے دادا کے ساتھ اکثر بازار جایا کرتے تھے۔

عبد الذوالاکرام۔ بازار کیوں جاتے تھے؟

امی جان۔ کچھ خریدنے کے لیے!

عبد الذوالاکرام۔ اچھا۔

امی۔ بازار میں جب بھی عبداللہ بن زبیر اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اس بچے کو ملتے کہتے "ہم کو بھی اپنی خرید میں شامل کر لو۔ کیونکہ تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے برکت نصیب ہوئی ہے۔ تمہاری خریدی ہوئی چیزیں ضرور برکت ہو گی۔

Marfat.com

مریم ۔ ماشاءاللہ یہ ہے رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مبارک دعا کا نتیجہ ۔

عبدالذوالاکرام ۔ اب ہم برکت کی دعا کیسے لیں ؟

امی ۔ اگر ہم سچے دل سے اللہ کی باتیں مانیں پیارے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی سنت پر عمل کریں تو اللہ تعالیٰ ہم کو بھی برکت دیں گے ۔

عبدالذوالاکرام ۔ اچھا تو پھر میں اب ایسا کام کرنے لگوں جو پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت نہیں تو مجھے بتا دینا میں وہ چھوڑ دوں گا اور جو کام کرنا سنت ہے وہ کروں گا ۔

مریم ۔ (ہنس کر) اچھا

امی ۔ اور اب ایک اور دعا یافتہ خوش نصیب بچہ ۔

سائب بن یزید رضی اللہ عنہ

عبدالذوالاکرام ۔ اچھا !

امی ۔ یہ بچہ اکثر بیمار رہتا تھا ۔ فتح مکہ کے موقع پر اس بچے کی خالہ اسے ساتھ لے کر رسولِ شفقت و محبت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لے کر آئیں اور عرض کیا ۔ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ بچہ بیمار رہتا ہے ۔ اس کے لیے دعا فرمایئے ۔

پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وضو فرما رہے تھے۔
فارغ ہوئے تو بچے کے سر پہ پیار سے ہاتھ پھیرا اور دعا فرمائی۔

عبدالذوالاکرام۔ اچھا اور

امی جان۔

زینب بنت حمید رضی اللہ عنہا کا بیٹا۔

یہ ابھی چھوٹا سا بچہ تھا اس کی والدہ زینب بنت حمید اسے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں لائیں۔ پیارے
رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اس بچے کو گود میں اٹھایا پیار
کیا اور دعا دی۔

منیب۔ واہ عورتیں ننھے بچے بھی لے کر رسول شفقت و محبت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتی تھیں۔

امی جان۔ جی ہاں عورتوں کی یہ زبردست خواہش ہوتی تھی کہ ان کے
بچے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی شفقت بھری
نظر سے دیکھیں۔

عبدالذوالاکرام۔ کاش ہم کو بھی اللہ نے اس وقت پیدا کیا ہوتا۔

امی جان۔

اب اور سنیے خوش نصیب بچہ

عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ۔

اس بچے کو بھی رسول شفقت و محبت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعاؤں سے فیض یاب ہونے کی سعادت ملی۔

اس بچے یعنی عبداللہ کے والد جعفر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا زاد بھائی تھے۔

حضرت جعفرؓ جنگِ موتہ میں شہید ہو گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ کے لیے یوں دعا فرمائی۔

یا اللہ عبداللہ بن جعفر کو جعفر کے گھر کا صحیح جانشین بنا۔

عبدالذوالاکرام۔ جانشین کا کیا مطلب ہے۔

امی جان۔ جانشین اسے کہتے ہیں جو ایک آدمی کے بعد اس کی جگہ سنبھالے یعنی اس کا علم اس کی عادتیں اس کی صفتیں اس میں موجود ہوں۔ کیونکہ باپ کی وفات کے بعد اپنے بہن بھائیوں کا سربراہ بڑا بھائی ہوتا ہے اس لیے اسے جانشین کہتے ہیں۔

مریم۔ اس سے پتہ چلا کہ عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ اپنے بہن بھائیوں میں سے بڑے تھے۔

امی جان۔ جی ہاں۔

ولید بن عقبہ!

جیسا کہ پہلے بتایا جا چکے ہیں کہ فتح مکہ کے روز بہت سے بچے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پیش کئے گئے ان میں ولید بن عقبہ بھی شامل تھے

سنن ابی داؤد میں ان کی اپنی زبانی ہے۔

مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں لایا گیا۔

تو مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا دی!

مریم :۔ امی جان میں نقوش کے رسول نمبر کی نویں جلد میں پڑھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک گنجے بچے کے سر پہ ہاتھ پھیرا تو اُس کے سر کے بال اُگ آئے!

امی :۔ درست ایک کتاب نشر الطیب میں لکھا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس بچے کے سر پہ ہاتھ پھیرتے وہ سب بچوں میں الگ نظر آتا۔

عبداللہ الاکرام :۔ وہ کیسے؟

امی :۔ اس طرح کہ اُن کے بالوں خوشبو آیا کرتی تھی۔

عابد غریب :۔ ہمارے سر پہ ہاتھ پھیر دیتے تو۔۔۔

امی :۔ آپ ان کے بتائے ہوئے عمل کرو گے تو تم سے اچھے اعمال کی خوشبو آئیگی

اور اب ایک اور خوش قسمت بچہ ۔

انس بن مالک رضی اللہ عنہ۔

یہ ہر وقت پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت
میں حاضر رہتے تھے۔ ان کی والدہ نے ان کو رسولِ پاک صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی خدمت کے لیے وقف کر دیا تھا ۔

عبداللہ والاکرام ۔ اچھا۔

امی جان ۔ایک دن رسولِ شفقت و محبت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے
گھر تشریف لے گئے اور دو رکعت نفل نماز پڑھی۔

نماز کے بعد اُم سلیم حضرت انس رضی اللہ عنہ کی والدہ نے
انس کا ہاتھ پکڑا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے
کرتے ہوئے کہا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ انس آپ کا
خادم ہے اس کے لیے دعا فرمائیے ۔

رسول شفقت و محبت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت
انس رضی اللہ عنہ کے لیے دعا فرمائی ۔

یا اللہ انس کے مال جان اولاد اور علم میں برکت عطا فرما۔

اب اس مبارک دعا کا نتیجہ سنیئے ۔

علیہ سنائیے !

امی جان. مریم آپ کو بتائیں گی کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو کتنا مال دیا کتنی اولاد دی کتنا علم دیا اور کتنی عمر دی۔

مریم۔ طبقات ابن سعد میں ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے تقریباً ایک سو تین سال عمر پائی۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کو اللہ نے ۷۸ لڑکے اور دو۲ لڑکیاں دیں۔ دولت اتنی زیادہ دی کہ ساری اولاد کی ضرورتیں بڑی فراغت سے پوری ہوتی تھیں۔ علم اس قدر تھا کہ سب سے زیادہ حدیث بیان کرنے والے چار پانچ صحابہ میں آپ کا شمار ہوتا ہے۔

زینب۔ ماشاءاللہ۔

امی جان۔ بچو یہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعاؤں کا فیض ہے اب ایک اور بچے کا ذکر سنیے

عبداللہ ذوالاکرام۔ اس کا نام کیا ہے؟

امی جان۔ اس بچے کا نام کتابوں میں نہیں لکھا یہ

خوش نصیب گمنام بچہ

ہے جسے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا نصیب ہوئی۔

عبداللہ ذوالاکرام۔ کس طرح دعا نصیب ہوئی۔

امی جان۔ اس بچے کے ماں باپ کافر تھے۔ ایک ان میں سے مسلمان ہوگیا۔

یہ پتہ نہیں کہ ماں مسلمان ہوئی یا باپ۔ اگر میاں بیوی میں سے کوئی مسلمان ہو جائے تو دونوں کا نکاح ختم ہو جاتا ہے۔ اس اصول کے مطابق ان کا بھی نکاح ختم ہو گیا۔ مسلمان کا کہنا تھا کہ بچہ میرے پاس رہے گا جھگڑا بڑھ گیا تو یہ دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پہنچ گئے اور دونوں نے وعدہ کیا کہ جو فیصلہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمائیں گے ہم کو منظور رہو گا۔

عبدالذوالاکرام۔ پھر؟

امی جان۔ رسولِ شفقت ومحبت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ بچہ مسلمان یا کافر میں سے جس کے ساتھ رہنا پسند کرے اسی کو ملے گا۔

عبدالذوالاکرام۔ اس کے بعد۔

امی۔ بچے نے ان میں سے کافر کی طرف قدم بڑھایا۔

عبدالذوالاکرام۔ اوہو بہت برا کیا اس نے۔

امی جان۔ سنیے تو سہی۔ پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسی وقت دعا فرمائی یا اللہ اس بچے کے دل میں مسلمان کی محبت ڈال دے۔

بچے کا بڑھتا ہوا قدم فوراً رک گیا اور وہ لپک کر اپنے ماں باپ میں سے جو مسلمان تھا اس کی طرف چلا گیا۔

یوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعائے مبارک اس گم نام بچے کو حاصل ہوئی۔

عبدالذوالاکرام۔ بہت اچھا ہوا۔ رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے لیے دعا فرمائی۔

امی۔ اب سنیے ایک اور خوش نصیب لڑکے کا ذکر۔

خوش نصیب لڑکا قبیلہ بنو تجیب

سے تعلق رکھتا تھا۔

اس قبیلے کے کچھ لوگ رسولِ شفقت و محبت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تاکہ مسلمان ہو جائیں۔ کئی روز بعد یہ واپس جانے لگے۔ تو رسولِ شفقت و محبت نے سب کو تحفے دیئے۔ دریافت فرمایا۔ کوئی آدمی رہ تو نہیں گیا انہوں نے کہا ایک لڑکا رہ گیا ہے جو ہمارے سامان کے پاس ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس لڑکے کو جا کر بھیجو تاکہ اسے بھی کوئی تحفہ دوں۔

مریم۔ جی۔

امی جان ۔ جب یہ لڑکا آیا تو اس نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میری مانگ دوسرے لوگوں سے الگ ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دریافت فرمایا؟

اس نے عرض کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے لیے اللہ سے دعا فرمائیں کہ اللہ مجھے بخش دے مجھ پر رحم کرے میرے دل کو غنی بنا دے۔

عبدالذوالاکرام۔ غنی کا کیا مطلب ہے؟

امی ۔ جس کا دل دولت سے بے پرواہ ہو جسے یہ کبھی خیال تک بھی نہ آئے کہ دوسروں کے پاس یہ یہ ہے اور میرے پاس نہیں۔

عبدالذوالاکرام۔ اچھا۔

امی جان۔ رسول شفقت ومحبت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس بچے کے لیے دعا فرمائی۔ اور یہ لڑکا اپنے لوگوں کے ساتھ واپس اپنے قبیلہ میں چلا گیا۔

منیب۔ اس دعا کا نتیجہ۔

امی ۔ نتیجہ بھی سن لیجیے۔

حجۃ الوداع کے موقع پر قبیلہ بنو تجیب کے لوگ بھی حج میں شامل ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا اس لڑکے کا

کیا حال ہے۔

منیب۔ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو وہ لڑکا یاد تھا؟

امی ۔ پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شفقت کا یہی تو کمال ہے ۔ کہ وہ بچوں کو ہمیشہ یاد رکھتے تھے۔ حالانکہ پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں بہت سے مرد بہت سے بچے اور بہت سی عورتیں حاضر ہوا کرتے تھے۔ لیکن رسولِ شفقت ومحبت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو بچے خاص طور پہ یاد رہتے ۔

عبدالذوالاکرام۔ اچھا۔

امی۔ ان لوگوں نے عرض کیا۔ ہم نے اس لڑکے جیسا غنی اور صابر کوئی آدمی آج تک نہ دیکھا نہ سُنا اس کے سامنے دولت کا ڈھیر بھی ہو تو وہ آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھتا۔

مریم ۔ یہ پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی دعا کا اثر اور دعا کروانے والے کا صحیح اور سچا جذبہ تھا۔

عبدالذوالاکرام ۔ قبیلہ بنو تجیب کے اس لڑکے کی طرح میں بھی دعا کرونگا کہ اللہ مجھے غنی بنا دے ۔

منیب ۔ چھوٹے بھیّا ابھی سے دعا مانگ لیجیے ۔

عبدالذوالاکرام۔ نماز کے بعد دعا مانگوں گا ۔

Marfat.com

امی۔ اللہ تعالیٰ آپ سب بچوں کو علم وایمان کی دولت دے آپ کے
دلوں کو غنی بنا دے۔ آمین۔
اب سنیے ایک اور خوش نصیب بچے کی بات
عبداللہ والاکرام۔ یہ کون ہے؟

قبیلہ بنی سعد ہذیم کا ایک لڑکا۔

ایک دفعہ بنی سعد ہذیم کا ایک وفد آیا۔
عبداللہ والاکرام۔ وفد کا کیا مطلب؟
امی جان۔ ایک شہر گاؤں برادری یا ملک کے وہ آدمی جن کو وہاں کے
رہنے والے کسی خاص کام کے لیے چن لیں اسے وفد کہتے ہیں۔
رسولِ شفقت و محبت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں بھی
بہت سے وفد آئے۔ شہروں کی طرف سے بھی قصبوں کی طرف
سے بھی اور قبیلوں کی طرف سے بھی۔
ان میں سے کچھ وفد پہلے ہی مسلمان ہو چکے تھے کچھ مسلمان
ہونے کے لیے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے
سمجھ گئے آپ
زینب۔ جی ہاں بنو سعد ہذیم کا وفد آیا تو اس نے شہر سے باہر خیمے لگائے
خود پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔

Marfat.com

پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس وقت ایک مسلمان کی نمازِ جنازہ پڑھ رہے تھے۔

نماز کے بعد ان لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بات چیت شروع کی۔

تھوڑی دیر میں ایک لڑکا آیا۔ وفد والوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا یہ لڑکا ہم سب میں سے چھوٹا ہے۔ اس لیے ہمارا خادم ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

اصغر القوم خادمھم

سب سے چھوٹا بڑوں کا خادم ہوتا ہے۔

عبداللہ والاکرام۔ خادم کس لیے؟

امی جان۔ چھوٹوں کا فرض ہے کہ بڑوں کا ادب کریں ان کی بات مانیں جو کام کر سکتے ہوں وہ بڑوں کو کر دیں۔

عبداللہ والاکرام۔ اچھا۔

امی۔ پیغمبر رسولِ شفقت ومحبت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس لڑکے کو پاس بلایا اور برکت کی دعا دی۔ اس دعا کا اثر یہ ہوا کہ وہ قرآن کا سمجھنے والا بن گیا چھوٹی عمر میں ہی اس نے قرآن پاک یاد کر لیا اس کے قبیلے میں اس سے زیادہ کوئی قرآن پڑھا ہوا نہیں تھا۔

Marfat.com

اس لیے لوگوں نے اسے اپنا امام چن لیا

منیب۔ ماشاءاللہ۔

امی۔ بچو سنا آپ نے قرآن پاک کے قاری بن جائیں تو اللہ تعالیٰ
کتنی عزت دیتے ہیں۔ اللہ کرے آپ سب بچے قرآن پاک کے
حافظ بنیں اور اس کے مطابق عمل کریں۔ آمین۔

عبدالذوالاکرام۔ ہم خود تو حافظ نہیں بن سکتے۔ آپ ہمیں یاد کرواتی ہیں
تو یاد ہوتا ہے۔

امی۔ بیٹے یہ سب اللہ کا احسان ہے۔ اللہ کا احسان ہو تو پھر ہی آدمی
قرآن پاک کا حافظ بن سکتا ہے۔ ہاں ہم ماں باپ کا فرض ہے کہ
اپنے بچوں کو قرآن پاک کی تعلیم دلوائیں اور دینی تربیت کریں۔
مدد کرنے والا اور کامیابی دینے والا اللہ ہے۔

اور اب ایک اور دعا یافتہ بچہ۔

ابن محذورہ ان کا اصلی نام سمرہ بن معیرہ
بن لوذان تھا ان کو بھی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
اپنی دعاؤں سے نوازا۔

رافع بن عمرو الغفاری۔ یہ بھی دعا یافتہ بچوں میں شامل ہے
پیارے بچو۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

اپنے ہر سانس اور اپنے ہر لمحہ میں پوری کائنات میں بسنے والے جاندار اور بے جان کے لیے دعا کی آپ نے ماں باپ کو حکم دیا۔

اپنی اولاد کو کبھی بد دعا نہ دیا کرو۔

اور فرمایا:

اپنی جانوں۔ اپنی اولاد، اپنے خدام اور اپنے مال کے حق میں بد دعا نہ کیا کرو ایسا اتفاق نہ ہو جائے کہ وہی گھڑی دعا قبول ہونے کی ہو۔ بخشش کی ہو۔ اور تمہاری دعا قبول ہو جائے۔

آؤ سب مل کر اللہ تعالےٰ سے دعا مانگیں۔

ربنا اتنا فی الدنیا حسنة و فی الآخرة حسنة وقنا عذاب النار۔ آمین

آمین۔

عبداللہ والاکرام صاحب آپ مطلب بتائیے۔

اے ہمارے پروردگار ہمیں اس دنیا میں بھی بھلائی عطا کر اور آخرت میں بھی بھلائی عطا کر۔ اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔ آمین۔

شاباش بیٹے۔ مگر ایک بات یاد رکھو جب تم یہ دعا مانگو اپنے خیال میں صرف اپنے اور خاندان کے لوگوں کو ہی شامل نہ سمجھا کرو۔

بلکہ جب آپ کہیں اے ہمارے پروردگار ہمیں۔ دنیا کی بھلائی عطا کر۔ تو ساری دنیا کے مسلمانوں کو اپنے دل میں سوچ لیا کرو۔ ان کو بھی اس میں ملا لیا کرو۔

جب کہو۔ اور آخرت میں بھی ہمیں بھلائی عطا کر۔

تو ان گھڑیوں میں بھی ساری دنیا کے مسلمانوں کو شامل کر لیا کرو

وَقِنَا عَذَابَ النَّار کہو۔ تو اس میں بھی ساری امت مسلمہ کو شامل کر لیا کرو۔

اذان کا وقت ہونے والا ہے۔ وضو کر لو۔ اور نماز کی تیاری کرو۔

السلام اے ہادیٔ عالم سلام
السلام اے سرورِ آدم سلام
السلام اے مدعائے دل سلام
السلام اے روح کے حاصل سلام
السلام اے اسوۂ کامل سلام
السلام اخلاص کے حامل سلام
السلام اے دادرِ رحمۃ السلام
السلام اے حادیٔ امۃ السلام

نام یافتہ

خوش نصیب بچے

جن کے نام رسول شفقت و محبت نے خود رکھے آج کی
نشست کا تعلق ان سے ہے۔

عبدالذوالاکرام نے سلسلہ وار اسمائے حسنیٰ کا سبق سنایا۔

الحکم۔ سب سے بڑا فیصلہ کرنے والا۔

العدل۔ سب سے بڑا انصاف کرنے والا۔

اللطیف۔ سب سے بڑا باریک دیکھنے والا یا مہربان۔

عبدمنیب نے اپنی دعا سنائی۔

رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا۔ اے اللہ میرے علم کو زیادہ فرما۔

اور مریم خنساء نے مشکوٰۃ کی ایک حدیث کا مفہوم بیان کیا۔

حدیث نبوی صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

تم اپنے بچوں کے نام اچھے
رکھا کرو قیامت کے دن تم کو
اپنے باپوں کے نام سے پکارا
جائے گا۔

(مشکوٰۃ بحوالہ ابوداؤد)

Marfat.com

پیارے بچو

نام کی بات ہے۔ نام کے لیے لوگ بڑی کوششیں کرتے ہیں
نام کے لیے لوگ کٹ مرتے ہیں۔ نام اچھا ہو تو عزت نام برا تو ذلت
اور ہم آپ کو یہ بات تو کئی بار سمجھا چکے ہیں۔ کہ اچھے ناموں کا مطلب
یہ ہے کہ ان ناموں کے معنی اچھے ہوں اسی کے مطابق عمل ہو تو
سونے پہ سہاگہ

مریم ۔ امی جان جیسے میرے نام کا مطلب ہے اللہ تعالےٰ کی
فرماں بردار بندی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی امی تھیں ۔ اور
قرآن پاک میں اللہ تعالےٰ نے ان کی تعریف خود کی ہے۔ اللہ
کرے میں بھی اللہ کی فرماں بردار بندی بن جاؤں تو
سونے پہ سہاگہ

امی ۔ شاباش ۔

عبد منیب ۔ ہر طرف سے مڑ کر اللہ کی طرف لوٹنے والا بندہ سچے
دل سے توبہ کرنے والا بندہ ۔

امی۔ اللہ کرے آپ ایسے ہی اللہ کے بندے ثابت ہوں۔

عبد منیب۔ آمین اب جناب عبد الذوالاکرام

عبد الذوالاکرام ۔ میرے نام کا مطلب ہے۔ اُس کا بندہ یا اُس کا غلام

جو بہت ہی عزت دینے والا اور بہت ہی سخاوت کرنیوالا اللہ ہے۔

امی۔ مرحبا۔ اور مدیحۃ الرسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

عبدنیب۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعریف کرنے والی۔

امی۔ اللہ کے فضل سے میری بیٹی تعریف ہی کرے گی اور تابعداری بھی!

انشاءاللہ۔ ہاں تو پیارے بچو۔

ہم آپ کو بتائیں گے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

بچوں کے اچھے نام خود رکھ کر ہمیں کس قسم کے اچھے نام رکھنے

کی ہدایت فرمائی ہے۔ اب بتائیے۔

سید قاسم علیہ السلام۔ کس کا نام ہے؟

مریم۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اپنے صاحبزادے کا

نام مبارک ہے۔

امی۔ اس کا مطلب؟ (عبد منیب کی طرف دیکھ کر)

عبدنیب۔ تقسیم کرنے والا۔

امی۔ تقسیم کرنے والا۔ ذرا غور کرو بچو کتنا اچھا نام ہے یعنی ان کے

پاس اگر علم ہے تو علم تقسیم کرنے والا۔

اگر دولت ہے تو دولت تقسیم کرنے والا۔

اگر طاقت ہے تو طاقت دوسروں کی بھلائی کے لیے لگانے والا۔

خاص کر اپنے والدِ محترم ومکرم سے سب سے اعلیٰ اخلاق کی
تعلیم وتربیت پاکر اُسے دوسرے لوگوں میں بانٹنے والا۔
دیکھا آپ نے اس نام میں کتنی خوبیاں ہیں کتنی اچھائیاں ہیں۔

بچے۔ جی

امی اب جناب دوسرا نام۔

سید عبداللہ علیہ السلام ۔ عبداللہ یعنی اللہ کا غلام اللہ کا بندہ۔
کیسا بندہ؟ یا کیسا غلام مریم صاحبہ آپ بتائیے۔

مریم۔ جو پوری عاجزی اور اپنے دل کی خوشی سے اپنے اللہ تعالیٰ کے
ہر حکم کی فرماں برداری کرے۔

امی۔ شاباش۔ ہمارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ
نے۔اس نام سے بھی پکارا ہے۔

مریم۔ جی ہاں۔ اشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ ہم گواہی
دیتے ہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے بندے اور
رسول ہیں۔

امی۔ قرآن مجید کا حوالہ دیجیے۔

مریم۔ یاد نہیں آرہا۔

امی۔ دیکھئے سُبحٰن الذی اسری بعبدہ! یعنی پاک ہے وہ ذات

جس نے اپنے بندے کو سیر کرائی۔

دوسر جگہ فرمایا:۔
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَنْزَلَ عَلٰی عَبْدِهِ الْکِتَابَ: تمام تعریفوں کا مستحق اللہ وہ اللہ جس نے اپنے بندے پر کتاب نازل کی۔

تیسری جگہ فرمایا:
تَبَارَکَ الَّذِیْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰی عَبْدِهِ! بہت ہی برکت والی ذات اللہ جس نے اچھے بُرے میں فرق کرنے والی کتاب اپنے بندہ پہ نازل فرمائی۔

اب سمجھ گئے بچو اس لفظ عبد۔ یعنی غلام یا فرماں برداری کا سب سے اونچا مرتبہ کس کو ملا۔

مریم۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو۔

تو پیارے بچو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے دوسرے صاحب زادے کا نام مبارک اسی لیے رکھا۔ عبد اللہ علیہ السلام انہیں کا لقب تھا۔ طیب۔ یعنی کھانے کے حوالے سے اس کا مطلب ہے، کھانے کی وہ مزیدار چیز جس سے زبان کو لذت ملے اور دل کو خوشی عمل کے حوالے سے اس کا مطلب ہے وہ انسان جو بُرے کاموں سے و جہالت سے پاک ہو۔

دیکھا آپ نے نام کے ساتھ ساتھ لقب بھی کتنے اچھے مطلب والے ہیں۔

تیسرا نام اب

سیدنا ابراہیم علیہ السلام - پیارے بچو۔ اس نام کے لغوی معنی کی تحقیق ہم سے نہیں ہو سکی لیکن اس نام کے ساتھ اچھی صفتوں کی اتنی بڑی تاریخ بھری ہے کہ بیان کرنے کے لیے کئی سال چاہئیں۔

آپ کو بھی معلوم تو ہے۔ اللہ کی توحید کا اعلان انہوں نے کس شان سے کیا۔

نمرود کی آگ میں کس دلیری کے ساتھ اعلان توحید فرمایا۔

اللہ کی عظمتوں کو بڑی سے بڑی مشکلیں برداشت کر کے لوگوں کے سامنے بیان کیا اور انہیں اللہ کے فرماں بردار بننے کی دعوت دی۔

اپنے پیارے بیٹے اسمٰعیل علیہ السلام کی قربانی کا بے مثال واقعہ اور اپنے اللہ کی فرماں برداری کا عظیم الشان تاریخی ثبوت آپ کے نام مبارک کے ساتھ۔ اس طرح جڑا ہوا ہے جیسے سورج کے ساتھ دن!

عید قرباں انہیں کے نام اور کام سے متعلق ہے۔

مریم - امی جان ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جدّا علیٰ بھی تو ہیں۔

امی - بے شک - اب جناب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیٹیوں یعنی

Marfat.com

سید زادیوں کے ناموں پہ غور کیجیے۔ جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود رکھے۔

جناب سیدہ زینب علیہ السلام۔ کا مطلب ہے آہستہ چال۔

یعنی زندگی کے ہر معاملہ کو آہستہ سے تیزی سے نہیں بلکہ دھیرے دھیرے طے کرنے والی۔ تحمل اور بردباری کی علامت۔

دوسرا نام۔

جناب سیدہ رقیہ علیہ السلام۔ اس کا مطلب ہے نقصان سے بچانے والی تحریر۔

تیسرا نام۔

سیدہ ام کلثوم علیہ السلام۔ اس کا مطلب ہے۔

گوشت سے بھرے ہوئے چہرہ والی۔ دوسرا مطلب ہے پرچم کے پر یہ خوبصورتی کے لیے ٹکایا ہوا ریشم کا ٹکڑا۔ ایک مطلب چہرہ کا رعب دار ہونا ہے۔ اور دوسرے سے عظمت اور عزت کا حسن جھلکنا ہے۔

چوتھا نام۔

سیدہ فاطمہ علیہ السلام اس نام کا مطلب ہے۔

اپنے آپ کو خواہشوں اور برائیوں سے روکنے والی۔

تاریخ گواہ ہے کہ جناب سیدہ فاطمۃ الزہرا علیہا السلام نے اپنے نام کے مطلب کو دنیا جہنم کے لیے بڑی ہمت و جرأت

کے ساتھ صبر، حیا، شرافت، نیکی اور بھلائیوں کی وہ مثالیں چھوڑی ہیں۔ جنہیں آج تک کوئی چھو تک نہیں سکا۔

اب آپ کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے نواسے اور نواسیوں کے کیسے اچھے نام رکھے یہ بتائیں گے۔

حسنؑ علیہ السلام:۔ حسن کے معنی ہیں خوبصورت۔

چنانچہ تاریخ گواہ ہے۔ کہ حسن علیہ السلام صورت میں بھی اور اپنے اعمال میں بھی خوبصورت تھے۔ صلح اور امن کی علامت تھے تحمل بردباری اور رواداری آپ کی فطرت تھی۔

حسین علیہ السلام۔ حسینؑ۔ کہنی کے پاس کی ہڈی کا نام بھی ہے بلند چٹان کو بھی کہتے ہیں۔ اور بحوالہ منجد۔

عبداللہ والاکرام۔ منجد کا کیا مطلب ہے امی جان؟

امی۔ یہ دیکھئے سامنے رکھی ہوئی کتاب اس میں عربی کے لفظوں کے معنی لکھے ہوئے ہیں۔

عبداللہ والاکرام۔ اچھا تب ہی آپ اسے دیکھتی رہتی ہیں۔

امی۔ جی ہاں تو۔ حسینؑ کے معنی۔ اچھا کام اچھا انجام۔ کامیاب اور شہادت بھی ہے۔

مریم۔ اچھا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نام چن کر رکھا تھا۔

جی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان سے
نکلے ہوئے الفاظ نام ہوں یا کوئی حکم سب میں کوئی نہ کوئی
حکمت ضرور چھپی ہوتی ہے۔ اب آپ کے تیسرے نواسے تھے۔
محسن علیہ السلام ۔ اس کا مطلب ہے بھلائی کرنے والا
انتہائی چھوٹی عمر میں ہی اللہ کو پیارے ہو گئے۔

نواسے اور نواسیوں کے نام آپ کو بتائے جا چکے ہیں ان کا
مطلب بھی بتایا جا چکا ہے۔

ان کے علاوہ جن کے ہاں بھی بچہ پیدا ہوتا۔ اس کے ماں باپ
اُسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں لے آتے! چنانچہ
مہاجرین میں سے سب سے پہلے جو خوش نصیب بچہ پیدا ہوا اُس کا نام تھا۔
عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۔ ان کے
والد کا نام زبیر بن عوام رضی تھا۔ نانا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ
تعالیٰ عنہ تھے اور والدہ کا نام تھا۔ اسما بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ
پیدا ہوئے تو ان کے دائیں کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت
حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہی۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کی خدمت میں لائے گئے۔

رسول شفقت و محبت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بڑے پیار سے

گود میں لیا اور فرمایا۔ کھجور لاؤ۔ کھجور لائی گئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے مُبارک منہ میں چبائی۔ لعاب اپنی انگلی مبارک سے ان کے تالو کو لگایا۔ اور فرمایا اس بچے کا نام

عبداللہ ہے! جس کے معنی۔؟ (عبدمنیب کی طرف دیکھ کر)

عبدمنیب۔ اللہ تعالیٰ کا فرماں بردار بندہ۔

امی۔ شاباش۔ تو جناب یہ آج کے ننھے منے عبداللہ بن زبیرؓ تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کو دعا بھی دی۔

مریم۔ امی جان میں نے ان کے بارہ میں پڑھا ہے۔ کہ بڑے نیک پرہیزگار اور پکے مومن تھے۔

امی۔ بے شک جو اللہ کا فرماں بردار بن جائے اس کا نام تو رہتی دنیا تک رہتا ہے۔ اُس کی عزت فرشتوں اور انسانوں کے دلوں میں ہمیشہ رہتی ہے۔ ان کا نام ان چار صحابہ کرام میں شامل ہے۔ جن کو عبادلہ کہتے ہیں۔

عبدالذوالاکرام۔ امی جان عبادلہ کا مطلب کیا ہے؟

امی۔ بیٹے۔ ویسے تو عبد ایک بندے کو کہتے ہیں اس کی جمع عُبادُ یعنی بہت بندے ہے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اصل میں جیسے کہ میں نے کہا۔ یہ چار صحابی ہیں۔ جن کے نام عبداللہ تھے۔ اس لیے ان کو عبادلہ کہا گیا۔

Marfat.com

عبد منیب ۔ کون کون تھے وہ امی جان ۔

امی ۔ (۱) عبداللہ بن زبیرؓ کا نام تو بتا چکی ہوں۔ ان کا نام تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود رکھا۔ مگر دوسرے تین صحابہ کا نام تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہیں رکھا۔ لیکن اپنے نام کی صفتیں ان میں موجود تھیں۔ اور وہ تین تھے ۔

(۲) عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ (۳) عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ

(۴) عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۔ سمجھ گئے عبدالذوالاکرام صاحب

عبدالذوالاکرام ۔ جی سمجھ گئے۔ ایک سے چار ہو گئے تو عبادلہ بن گئے

امی ۔ جی یوں ہی کچھ ہے۔ اب ایک اور خوش نصیب بچے کا نام تھا۔

سعد بن سہل بن حنیف ۔ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال سے دو سال پہلے پیدا ہوئے۔ رحمت دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خبر ملی تو خود تشریف لے گئے۔ ان کو گود میں لیا۔ اور فرمایا اپنے نانا کا ہم نام ہے۔

عبد منیب ۔ ان کے نانا کا کیا نام ہے امی جان۔

امی ۔ سعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ بڑے بلند رتبہ کے صحابی تھے بس انہیں کا نام حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس بچے کا رکھا

عبدالذوالاکرام ۔ سعد کے معنی کیا ہیں امی جان۔

Marfat.com

امی۔ سعد کے معنیٰ ہیں برکت، خوش نصیبی۔ اب آپ ہی بتائیے کون ہے۔ جو خوش نصیبی کو پیار نہ کرے۔

عبدمنیب۔ کوئی بھی نہیں۔

امی۔ تو جناب یہ خوش نصیب انصار کے قبیلہ اوس سے تعلق رکھتے تھے۔ ان کے والد گرامی کا نام تھا۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ۔

مریم۔ امی جان یہ بھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بڑے ہی بلند مرتبہ صحابیوں میں سے تھے۔

امی۔ ظاہر ہے جن کے گھر شافع محشر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود تشریف لے گئے ان کے رتبہ کا کیا کہنا بھئی۔ سعد بن سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کنیت ابوامامہ انصاری ہے۔

عبدمنیب۔ امی جان اور خوش نصیب؟

عبداللہ بن ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ بھی ان خوش نصیب بچوں میں سے ایک ہیں۔

بخاری شریف میں ہے ان کی والدہ کا نام ام سلیم رضی اللہ عنہا ہے۔ یہ رات کو پیدا ہوئے تو ان کی امی نے اپنے بڑے بیٹے کو کہا۔ اس بچے کو کوئی چیز نہ کھلانا۔ صبح اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں لے جانا وہی ان کا نام رکھیں گے وہی تحنیک کریں گے۔

صبح ہوئی تو انس رضی اللہ عنہ اپنے ننھے منے بھائی کو اٹھائے بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے سلام عرض کیا۔ اور بچہ کو تحنیک کے لیے پیش کیا۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس وقت کوئی کام کر رہے تھے۔ کام چھوڑا۔ بچے کو سینے سے لگایا جو ما کھجور سے تحنیک کی اور عبداللہ نام رکھا۔

عبدالمنیب۔ امی جان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ نام اتنا ہی پیارا تھا۔ تو میرا نام عبداللہ ہی رکھ دینا تھا۔

امی۔ بیٹے۔ بات تو تم نے ٹھیک کہی لیکن اللہ گواہ ہے۔ تمہارے ابو اور میرے دل میں تمنا تو یہی ہے کہ تو اللہ کا سچا اور پکا فرمانبردار جیئے اور فرماں بردار مرے۔

مریم۔ آمین۔

عبدالذوالاکرام۔ میں بھی۔ اللہ کا فرماں بردار جیوں اور مروں۔

امی۔ آمین۔

مریم۔ امی جان اگر میں غلطی نہیں کرتی تو یہ ابو عمیر کے بھائی تو نہیں تھے۔

امی۔ جی آپ صحیح سمجھ رہی ہیں ابو عمیر ان کے بڑے بھائی تھے جو اللہ کو پیارے ہو گئے تھے۔ ان کی والدہ نے بڑے صبر سے کام لیا۔

اور اپنے خاوند سے کہا۔ آپ کا بیٹا جس کی امانت تھا۔ وہ لے گیا۔

پیارے بچو یہ بات ایک ماں نے اتنے سچے دل سے کہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بہت پسند آئی۔ کیونکہ اُس زمانہ میں اگر کوئی مرجاتا۔ تو عورتیں بین کرتیں چیخیں مارتیں بال بکھیر کر زور زور سے روتیں۔ لیکن۔۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا۔ تو اس حکم کی تعمیل اس ماں نے ایسی کی۔ کہ آنکھ میں آنسو تک نہیں آنے دیئے۔ رحمت دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُسی وقت فرمایا۔ ام سلیم تمہیں اللہ ایک اور لڑکا دے گا۔ چنانچہ یہ عبداللہ وہ ہیں۔ جن کی بشارت بھی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دی تھی۔

عبداللہ ذوالاکرام۔ رضی اللہ تعالےٰ عنہ۔

امی۔ شاباش۔ اچھا تو بچو اب میں ان بچوں کے نام بتاؤں گی جن کے والدین نے پہلے ایسے نام رکھے جن کا مطلب اچھا نہیں تھا۔ مگر بارگاہِ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں لائے گئے تو ان کے نام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسے ناموں سے بدل دیئے جن کا مطلب بہت اچھا ہے۔ مثلاً

مُنذِر بن اُسید بن حضیر

مسلم شریف میں ہے اُسید بن حضیر رضی اللہ عنہ ایک صحابی تھے۔

Marfat.com
Marfat.com

ایک دن انہوں نے اپنے ننھے سے بچے کو ساتھ لیا اور رسول شفقت و محبت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بچہ کو گود میں بٹھا لیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی سے بات کرنے میں مصروف ہو گئے اُسید بن حضیر نے چپ چاپ بچہ کو گود سے اٹھا لیا۔

جب پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بات چیت سے فارغ ہوئے تو پوچھا بچہ کہاں گیا۔ صحابی نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بچہ تو میں نے اٹھا لیا۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بچہ مجھے دو۔

بچہ واپس دیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بچے کو گود میں بٹھایا پیار کیا پھر پوچھا؟

اس بچے کا نام کیا ہے؟

صحابی نے نام بتایا، لیکن اس نام کا مطلب اچھا نہیں تھا،

عبداللہ والاکرام۔ لیکن بچے کا نام تھا کیا؟

امی جان۔ بیٹے اس بچے کا نام کہیں لکھا ہی نہیں اور نہ ہی کسی نے یاد رکھنے کی کوشش کی جو نام پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رکھا وہی مشہور ہو گیا اور اتنا مشہور ہوا کہ آج تک متواتر

یادداشت میں چلا آرہا ہے۔

عبداللہ والاکرام۔ اچھا پھر؟

امی جان پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بچے کا نام سنا تو فرمایا:

نہیں ۔ بچے کا نام مُنذر ہے اس کا مطلب ہے خطروں سے ڈرا کر آگاہ کرنے والا۔

اور اب ایک خوش نصیب بچی۔

زینب بنت ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا

عبداللہ والاکرام۔ ان کے بارے تو آپ پہلے بھی بتا چکی ہیں۔

امی جان۔ جی ہاں کیونکہ یہ خوش نصیب بچی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ربیبہ ہیں اس لیے ان کا ذکر پہلے بھی ہو چکا ہے ان کا نام زینب رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رکھا ان کا پہلا نام برّہ تھا۔ برّہ کا معنی ہے بہت پاکباز۔

رسول شفقت و محبت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم خود ہی اپنی پاکبازی کا دعویٰ کرتی پھرتی ہو یہ نام اچھا نہیں آج سے تمہارا نام زینب ہے اور پھر ان کا نام زینب مشہور ہو گیا۔

مریم۔ امی جان اس سے معلوم ہوا کہ ایسے نام جن سے کوئی ایسی صفت

Marfat.com

ظاہر ہوتی ہو جس کا حاصل کرنا حقیقت میں بہت مشکل ہو نہیں رکھنے چاہئیں۔

امی جان۔ جی ہاں بیٹی ایسے نام جن سے فخر کا اظہار ہوتا ہو۔ یعنی اپنے منہ میاں مٹھو۔ یا جن کا یہ معنیٰ ہو کہ یہ آدمی کسی بہت ہی اعلےٰ صفت کا مالک ہے۔

مریم۔ امی جان حکم تو یہ ہے کسی صفت کا مالک ہونے کے باوجود فخر کے طور پہ یہ اظہار کرنا برا ہے۔

امی۔ جی ہاں۔۔ ایسا نام نہیں رکھنا چاہیے۔

عبد منیب۔ مثلاً۔

امی جان۔ دانشور۔ ایمان دار وغیرہ۔

اور اب ایک اور خوش نصیب بچہ

اس بچے کا نام ہے۔

سہل بن سعد رضی اللہ عنہ

اس بچے کا پہلا نام حزن تھا۔ پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نہیں تمہارا نام سہل ہے۔

عبد اللہ والاکرام۔ حزن کا مطلب کیا ہے؟

امی جان، حزن کا مطلب سخت زمین۔

عبدالذوالاکرام ۔ اور سہل کا معنی ؟
امی جان ۔ سہل کا مطلب ہے آسانی
ایک اور خوش نصیب !

عبدالرحمٰن ۔

ان کا پہلا نام قاسم تھا ۔ رسولِ رحمت و برکت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کا نام بدل کر عبدالرحمٰن رکھ دیا ۔
عبدالمجیب ۔ قاسم نام نہیں رکھنا چاہیے !
امی ۔ نہیں کیوں کہ ابوالقاسم ہمارے نبی محترم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کنیت ہے ۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی کنیت کسی دوسرے کو استعمال کرنے سے منع فرمایا ۔
ایک اور خوش بخت !

ابراہیم ۔

یہ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے فرزند ہیں ۔ پیدا ہوتے ہی ان کو بارگاہِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا گیا ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو ابراہیم نام بخشا ۔

آج کی نشست کا آغاز اس طرح ہوا۔

عبدالذوالاکرام (نے اپنا سبق سنایا) "اَلسَّمِیۡعُ"

"یعنی سننے کی سب سے زیادہ طاقت رکھنے والا - اللہ"

امی۔ مطلب بھی تو بتائیے۔

عبدالذوالاکرام۔ مطلب یہ ہے کہ ہم اپنے دل میں بات کہیں یا اونچی آواز میں کہیں سن لیتا ہے۔

امی۔ اور یہ بھی تو مطلب ہے کہ ہم کہیں بھی ہوں اندھیرے میں اجالے میں جنگل میں بستی میں سمندر میں طوفانوں میں وہ ہماری بات سن لیتا ہے۔

عبدالذوالاکرام۔ جی اچھا۔ اس کے بعد ہے۔ البصیر

"یعنی اللہ تعالیٰ ہم کہیں بھی ہوں ہمیں دیکھ لیتا ہے۔ چاہے رضائی میں چھپے ہوں یا کمرہ میں چارپائی کے نیچے وہ ہم کو دیکھ لیتا ہے۔ چاہے سمندر میں ہوں"

عبدمنیب۔ مطلب یہ ہوا کہ وہ سب سے زیادہ دیکھنے کی طاقت رکھتا ہے

امی۔ اَللّٰھُمَّ زِدْ فَزِدْ عبدمنیب صاحب اب آپ کی باری ہے۔

عبدمنیب۔ آج میرا سبق وہ دعا ہے۔ جو قرآن مجید پڑھنے کے بعد مانگنی چاہئے۔

امی۔ سنائیے

عبد منیب۔ ترجمہ یا عربی میں بھی؛

امی۔ دونوں۔

عبد منیب۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِکُلِّ اِسْمٍ ھُوَ لَکَ سَمَّیْتَ بِہٖ نَفْسَکَ اَنْ تَجْعَلَ الْقُرْاٰنَ الْعَظِیْمَ رَبِیْعَ قَلْبِیْ وَنُوْرَ بَصَرِیْ وَجَلَاءَ حُزْنِیْ وَذَھَابَ ھَمِّیْ۔

امی۔ ترجمہ بھی بتا دیجیے۔

عبد منیب۔ اے اللہ میں تیرے ہر اُس نام کے وسیلہ سے تجھ سے سوال کرتا ہوں جو تو نے خود اپنی ذات پاک کے لیے مقرر فرمایا ہے۔ تو قرآن عظیم کو میرے دل کی بہار میری آنکھوں کا نور، میرے غم دور کرنے والا اور میرے فکر کے ازالہ کا سبب بنا دے۔

سب بچوں نے آمین کہی۔ اور اب مریم کی باری آئی۔ تو انہوں نے آج ترمذی شریف کی حدیث سنائی۔

حدیث نبوی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

عمدہ تربیت سے بہتر
کوئی عطیہ نہیں
جو باپ اپنی اولاد کو
دے سکے

(ترمذی شریف)

تو جناب آج کی حدیث پاک اولاد کی تربیت کے بارہ میں ہے۔
عبدالذوالاکرام۔ امی جان تربیت کا مطلب کیا ہے۔
امی جان۔ تربیت کا مطلب کچھ اس طرح ہے بیٹے۔ تینوں غور سے سنئے گا۔
آپ کے لیے ابّو دو دن ہوئے چوزے لائے تھے
عبدالذوالاکرام۔ جی ہاں بہت چھوٹے سے ان کے پر بھی نہیں نکلے تھے۔
امی۔ بالکل ٹھیک۔ اب جناب ان چوزوں کے لیے آپ نے ایک لکڑی کا ڈبہ منگوایا تھا۔ اس میں ان کو رکھتے تھے۔
عبدالذوالاکرام۔ وہ تو اس لیے رکھتے تھے کہ ان کو سردی نہ لگے۔
امی۔ ٹھیک پھر آپ انکو روزانہ دُنکا ڈُالتے تھے۔ پانی پلاتے تھے۔
عبدالذوالاکرام۔ امی جان بلیوں سے بچانے کے لیے لکڑی کے بھی تو بیٹھتے تھے۔
عبد منیب۔ جی ہاں کیوں کہ آپ کو ڈر تھا۔ کہ ان کو بلی نہ کھا جائے!
عبدالذوالاکرام۔ امی جان ایک بار پہلے بھی لائے تھے ہم نے ان کا خیال نہیں رکھا تھا۔ تو بلی کھا گئی تھی۔
امی۔ جی ہاں بالکل ٹھیک یہ ہی تربیت کا مطلب ہے

ماں باپ اپنی اولاد کو کھانا دیں پانی دیں پہننے کو کپڑے دیں۔ اور بیماری سے بچنے کے لیے ان کا ہر طرح خیال رکھیں۔ بالکل اسی طرح اس کے دماغ کی تربیت ہے یعنی اُسے ایسی تعلیم دیں جس سے اُس میں تمام اچھی عادتیں پیدا ہوں۔ مثلاً۔ وہ بہادر ہو۔ سچ کہنے والا ہو۔ وہ دوسروں سے ہمدردی کرنے والا ہو۔ علم خود بھی حاصل کرے دوسروں کو بھی پڑھائے! اچھے کام کرے تو آپ سمجھ گئے تربیت کا مطلب۔

عبدالذوالاکرام ۔ جی ہاں۔

امی ۔ عبدمنیب صاحب آپ بتائیے۔ کیا سمجھے۔

عبدمنیب۔ امی جان۔ بچوں کے کھانے پینے پلانے یعنی صحت کا خیال رکھے پھر ان کو اچھی باتیں کرنا اچھے کام کرنا سکھائے۔

امی ۔ بالکل ٹھیک۔ مریم صاحبہ آپ بتائیے۔ بچوں کی صحت کے لیے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا کیا فرمایا؛

مریم۔ جلدی صبح اٹھنا۔ رات کو جلدی سونا۔ پاک صاف رہنا۔ مسواک کرنا ناپاک اور گندے پانی سے دور رہنا۔ سادہ اور ستھرے کپڑے پہننا۔

امی ۔ شاباش۔ اب آپ یہ بتائیے۔ پیارے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ

وسلم نے بچوں کے دماغ کی تربیت کرنے کا کیا طریقہ بتایا ہے۔
مریم۔ سب سے پہلے اپنے بچہ کو اَللّٰہُ رَبِّیْ لَا اُشْرِکُ بِہٖ شَیْئًا"
نمبر ۲۔ اس کو کلمہ طیبہ سکھائیں۔
عبدالذوالاکرام:۔ اوہو اُمّ شریک کو چادر اوڑھائیے!
مریم:۔ آپ بیچ میں بول پڑے!
عبدالذوالاکرام:۔ امی جان کہہ رہی تھیں بچوں کو ننگا رہنے سے بھی
تو منع فرمایا ہے۔
بالکل درست۔ ایک دفعہ کی بات ہے مِسْوَرْ بن مَخْرَمَہ بچپن کی عمر
میں بھاری پتھر اٹھا کر جا رہے تھے، ان کا تہبند اتر کر نیچے گر گیا۔
تو آپؐ نے فرمایا"!
"لڑکے اپنا تہبند پہن لو اور ننگے مت رہا کرو"
عبدالذوالاکرام:۔ امی جان وہ بالوں کی چوٹی کے بارہ میں بھی فرمایا ہے۔
امی:۔ وہ حکم یوں ہے۔ ایک بچے کو دیکھا جس کے بال کچھ منڈے ہوئے
تھے
چوٹی ہوگی؟
جی ہاں" اسے دیکھ کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا" سر پہ چوٹی مت
رکھا کرو۔ یا پورے بال مونڈ دیا کرو یا سر پہ پورے بال رکھا کرو

رسول شفقت و محبت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

سے

تربیت یافتہ بچے

ابن محذورہؓ اپنے بچپن کا واقعہ بیان کرتے ہیں۔
ایک دفعہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اپنے صحابہؓ کے ساتھ سفر پہ جا رہے تھے کہ نماز کا وقت آیا۔ تو۔ موذن نے اذان دینا شروع کی۔ ہم لوگ ابھی نئے نئے مسلمان ہوئے تھے میں نے کچھ اور بچوں کے ساتھ مل کر اذان کی نقل اتارنا شروع کر دی!
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس وقت تو کچھ نہ فرمایا۔ مگر تھوڑی دیر بعد۔ پاس بلوایا۔ دوسرے بچوں کو میرے اردگرد گھیرا ڈال کر بیٹھنے کا حکم فرمایا۔
پھر مجھے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے۔ ارشاد فرمایا:
ابن محذورہ۔ اٹھو۔ اور اذان دو۔
مجھے سخت شرم آئی۔ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے

Marfat.com
Marfat.com

مجھے بڑے پیار سے اذان کے کلمات سکھائے! میں ان کو دہراتا رہا۔ یہاں تک کہ مجھے یاد ہو گئے۔ ظاہر ہے، جو دوسرے بچے تھے۔ ان کو بھی یاد ہو گئے۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اب تم اس طرح اذان دیا کرو۔

اور اس کے ساتھ ہی ایک تھیلی جو چاندی سے بھری ہوئی تھی دیتے ہوئے مجھے دعا بھی دی۔ میرے سر پہ ہاتھ پھیرا میرے سینے سے ناف تک ہاتھ مبارک پھیرا ان شفقت و محبت بھرے ہاتھوں نے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بہت زیادہ محبت عطا کی۔ اور میں مکہ معظمہ میں مؤذن مقرر کر دیا گیا۔ تو پیارے بچو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن محذورہؓ کو نہ ہی ڈانٹا۔ نہ ہی ٹوکا۔ نہ ہی شرمندہ کیا۔

بلکہ۔ وہ نیک بات جو اس نے نقل کے طور پہ کرنا چاہی چونکہ وہ اچھی تھی۔ اس لیے اس اچھائی کی تربیت کس پیارے انداز سے فرمائی۔

مریم:۔ بے شک امی جان بہت ہی پیارے انداز سے۔

امی۔ بیٹی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صرف بچوں ہی سے نہیں بلکہ تمام دنیا کے انسانوں سے جتنا پیار کرتے تھے۔ اس کا اندازہ ان باتوں سے لگاؤ کہ خون کے پیاسوں کو دعائیں دیں۔

گمراہ اور کافروں کے حق میں بارگاہِ رب العزت میں رات رات بھر سجدوں میں رکوع میں قیام میں۔ یہی دعا فرماتے اللہ یہ تیرے بندے جاہل ہیں ان کو ہدایت دے اور تو اور جب معراج کی رات بارگاہ الٰہی میں اللہ کی طرف سے سلام کا ہدیہ ملا تو اُس وقت نسل انسانی کے تمام نیک بندوں کو نہیں بھولے۔ اور فرمایا:

"السلام علینا و علیٰ عباد اللہ الصالحین" ہم پر سلام اور اللہ کے تمام نیک بندوں پہ سلام ہو۔ انسان تو انسان جانوروں درندوں پرندوں غرض کوئی اللہ کی مخلوق ایسی نہیں جس سے آپ کو پیار نہ ہو۔

پیارے بچو! ہمارے رسول شفقت و محبت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تربیت کی ایک اور مثال سنو!

رافع بن عمرو الغفاری رضی اللہ عنہ اپنے بچپن کا واقع بیان فرماتے ہیں۔ میں بچپن میں کھجوروں کے درختوں میں ڈھیلے مار کر کھجوریں گراتا۔ کچھ کھاتا۔ کچھ چھوڑ دیتا۔ میں جس باغ کی کھجوروں کے درختوں پر ڈھیلے مارتا تھا۔ وہ ایک انصاری کا تھا۔

عبد الذوالاکرام۔ انصاری کا مطلب کیا۔

امی۔ انصاری کا مطلب ہے مدد کرنے والا۔

عبدالذوالاکرام۔ یہ ان کا نام تھا۔

امی۔ نہیں بیٹا۔ انصاری مدینہ منورہ میں رہنے والے ان تمام مسلمانوں کو اللہ نے لقب بخشا تھا۔ جنہوں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کے ساتھی مسلمانوں کی مدد فرمائی۔ جو مکہ معظمہ سے کافروں کی زیادتیوں کی وجہ سے تنگ آکر اپنا سب کچھ وہیں چھوڑ کر صرف اللہ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم کے مطابق مدینہ منورہ چلے آتے یعنی ہجرت کرکے آتے!

عبدمنیب۔ ہجرت کا مطلب ہے۔ صرف اللہ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دین کی خاطر اپنا وطن اپنا شہر یا گاؤں چھوڑ کر کسی دوسری جگہ چلے جانا۔

امی۔ بے شک یہی مطلب ہے۔ ہاں تو.. میرے بیٹے۔ چونکہ مدینہ منورہ کے رہنے والوں میں سے جنہوں نے بھی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مسلمانوں کی اپنے مال۔ اپنی جان اور جائیداد سے مدد کی۔ ان کو اللہ نے۔ کیا لقب بخشا۔

عبدالذوالاکرام۔ انصاری۔

امی۔ شاباش۔ تو۔ بات یہاں تک پہنچی تھی۔ کہ رافع بن عمرو الغفاری

ان کی کھجوروں پہ ڈھیلے مار کر کھجوریں گراتے

عبدمنیب۔ جس طرح گندے بچے ہمارے پڑوسیوں کے امرودوں پہ پتھر مار کر گراتے ہیں۔اور پھر اٹھا کر بھاگ جاتے ہیں۔

امی۔ جی ہاں بالکل ایسے ہی۔ تو جناب ایک دن وہ ڈھیلے مار کر کھجوریں گرا رہے تھے کہ

عبدالذوالاکرام۔ پکڑے گئے ہوں گے۔

امی۔ جی ہاں پکڑے گئے۔ اور ان کو وہ انصاری رضی اللہ عنہ گردن سے پکڑ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لے آئے اور کہا۔

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) یہ بچہ روز ہمارے باغ سے کھجوریں ڈھیلے مار کر گراتا ہے۔ کچھ کھاتا ہے کچھ گرا کر چلا جاتا ہے۔

تو ہمارے بچو معلوم ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس بچے سے کیا سلوک کیا۔

عبدالذوالاکرام۔ اس کو ڈانٹا ہوگا۔

امی۔ نہیں۔

عبدمنیب۔ اُسے مارا ہوگا۔

امی ۔ نہیں ۔

مریم: اُس کو سب کے سامنے شرمندہ کیا ہوگا ۔

امی ۔ نہیں ۔ ۔ سب سے پہلے جناب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

انصاری صاحب سے فرمایا ۔ اس بچے کو چھوڑ دو ۔

انصاری صاحب نے فوراً اسلم کو مان کر ان کی گردن چھوڑ دی

اور الگ ہو کر خاموش کھڑے ہو گئے ۔

عبدالذوالاکرام ۔ پھر امی جان

پھر کیا ۔ اس بچے کو رسول شفقت و محبت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نے پیار سے اپنے پاس بٹھایا ۔ اس کے سر پہ ہاتھ پھیرا ۔ اور انتہائی محبت و

شفقت سے فرمایا :

بیٹے ۔ جو کھجوریں خود بخود درختوں سے گرتی ہیں ۔ وہ کھا لیا کرو ۔

درختوں کے اوپر ڈھیلے مار کر نہ گرایا کرو ۔

دیکھا بچو ۔ سب سے پہلی بات تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

فرمائی کھجوریں کھاؤ لیکن درختوں سے گری ہوئی ۔ بعد میں اس کام سے روکا ۔

درختوں پہ ڈھیلے مار کر نہ گرایا کرو ۔

اور پھر اور سنو پیارے بچو ۔ ان کو دعا بھی دی ۔

یا اللہ اس کا پیٹ بھر دے ۔

عبدالذوالاکرام ۔ پیٹ بھر دے کا مطلب ۔

امی ۔ عربی زبان میں ۔ پیٹ کا بھوکا اس کو کہتے ہیں ۔ جو کھاتا جائے کھاتا ہی جائے چاہے الٹیاں ہونے لگیں مگر اس کا جی نہ بھرے

عبدالذوالاکرام ۔ اچھا جس کو ہم لوگ پیٹو کہتے ہیں ۔

امی ۔ جی بالکل ۔ ۔ اب ٹھیک سمجھے ! اب ایک اور بچے کی مثال سنیئے : ذرا غور سے سنئے گا بچو ۔ بڑی کام کی بات ہے ۔

سبھی ۔ جی اچھا ۔

امی ۔ ایک بہت ہی مشہور صحابی تھے ۔ ان کا نام ہے ۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰے عنہ ۔

سبھی نے کہا ۔ رضی اللہ تعالٰے عنہ ۔

امی ۔ تو جناب وہ ایک دن اپنے بیٹے کے ساتھ رسول شفقت و محبت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے ۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بات کرنا شروع کی تو ان کے بیٹے بیچ میں بول پڑے ۔

عبدمتیب ۔ جیسے کبھی کبھی عبدالذوالاکرام بول پڑتے ہیں ۔

امی ۔ جناب یہ غلطی کبھی کبھی ہم بھی آپ بھی کرتے ہیں لیکن کرنی نہیں چاہیے ، اس لیے کہ پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے

ان کو ٹوکا اور فرمایا۔

" بیٹے پہلے ان کو بات کر لینے دو بعد میں تم بات کرنا"

دیکھا غصہ میں یہ نہیں فرمایا

تم نے بات کیوں کی؟ چپ ہو جاؤ! ہم بات کر رہے ہیں!

تم بچے ہو چلے جاؤ۔

بلکہ اس بچے کے دل میں بات کرنے کی خواہش کو روکا تک نہیں۔ امید دلائی کہ تم بھی بات کر سکو گے۔ لیکن پہلے بڑوں کو بات کر لینے دو۔

اچھا جناب بس ۔ نماز کا وقت ہونے کو ہے

مریم: امی جان۔ کل تو چھٹی ہے ... نماز کے بعد ہم پھر ملیں گے

کیوں میرے بھائی جان کیا خیال ہے

عبد منیب: جو آپ کا خیال ہے۔ ہمارا بھی وہی ہے۔

نماز کے بعد

عشاء کی نماز کے بعد پھر نشست جمی۔ اور امی جان نے ایک

اور مثال پیش کرتے ہوئے کہا:

امی۔ ہاں تو پیارے بچو۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے انداز

تربیت کی ایک اور مثال سنیے!

ابو عامر رضی اللہ تعالےٰ عنہ۔

اپنے بچپن کا واقعہ بیان کرتے ہیں۔ میں گلی میں کھیل رہا تھا۔

میری والدہ نے آواز دی۔

مریم۔ امی جان ان کی والدہ کا نام لیلیٰ بنت خثمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تھا نا

امی۔ جی ہاں۔

مریم۔ میں نے یہ واقعہ تذکار صحابیات میں پڑھا ہے

امی۔ تو آپ ہی بتائیے۔

مریم۔ ابو عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ان کی امی جان نے آواز دی۔

بیٹے۔ ادھر آؤ۔ میں تمہیں ایک چیز دیتی ہوں! اس وقت میری

والدہ کی یہ بات قریب ہی رسولِ شفقت و محبت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سن رہے تھے۔ میری امی جان سے دریافت فرمایا —

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا۔

"لیلیٰ بنت خثمہ تم اپنے بیٹے کو کیا دو گی۔"

میری والدہ نے جواب دیا۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے ماں باپ آپ پہ قربان میں اسے کھجور دوں گی۔ اتنی دیر میں میں اپنی والدہ کے پاس آگیا۔ میری امی جان نے مجھے کھجور دی۔

تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"اگر تم اپنے بیٹے کو کوئی چیز نہ دیتیں تو اللہ کے ہاں تمہارا یہ جھوٹ لکھا جاتا۔"

امی جان۔ بالکل یہی بات میں نے بھی پڑھی ہے۔ اس بات سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ماں باپ کو اولاد کو تربیت دیتے وقت اس بات کا خیال رکھنا چاہیے کہ وہ اپنے بچوں سے جو بھی وعدہ کریں اس کو پورا کریں۔ ورنہ بچوں کے دل سے ماں باپ پہ بھروسہ اٹھ جائے گا۔

اور ایک مثال سنیے۔

اجازت کے بغیر

پیارے بچو۔ عام طور پہ بچے دوسروں کے گھروں میں اجازت لیے بغیر ہی گھس جاتے ہیں۔ ان کو کوئی ٹوکتا نہیں۔ سمجھتے ہیں کہ ابھی

بچہ ہے کوئی بات نہیں۔لیکن انہیں اس بات کا علم نہیں ہوتا کہ بچپن میں جو عادتیں انسان کو پڑ جائیں بڑے ہو کر وہی رہتی ہیں۔ان کو بدلنے میں خود اس بچے کے لیے بھی بڑی مشکل ہوتی ہے۔اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب بھی کوئی بچہ بغیر اجازت کے داخل ہوتا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُسے فرماتے۔

بیٹے ذرا باہر جاؤ۔

وہ باہر دور دراز تک پہنچتا تو فرماتے۔"رک جاؤ" بچہ رک جاتا تو فرماتے۔اب اجازت لو۔ اور اندر آؤ۔ بچہ اجازت مانگتا۔اور پھر اندر آتا۔

اس انداز تربیت سے نہ صرف بچہ کو سمجھایا جاتا۔بلکہ بڑے دیکھنے اور سننے والے بھی دل ہی دل میں اس عادت کو اختیار کرنے کا فیصلہ کر لیتے۔

عبد نغیب۔امی جان اس کا مطلب ہے۔کہ ہم باہر سے آئیں تو اجازت لے کر اندر آنا چاہیئے۔

بے شک۔اور اجازت مل جائے تو جتنی بار بھی باہر سے آئیں گھر میں داخل ہوتے ہی السلام علیکم کہنا چاہیے۔

عبداللہ والاکرام۔یہ تو میں کہتا ہوں امی جان۔

امی جان۔اچھی بات ہے۔اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ سے خوش ہوں۔

مریم اور عبدمنیب:۔ امی جان ہم سے بھی۔

امی۔ آپ سے بھی سب مسلمانوں کے بچوں سے اللہ تعالیٰ اور ان کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خوش ہوں۔ سب نے کہا۔ آمین۔

آج کا انسان جس کا کہنا یہ ہے کہ وہ بہت ترقی کر چکا ہے۔ چاہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حکمت اور علم کو مانے یا نہ مانے۔ وہ بھی رسول شفقت و محبت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تربیت اور تعلیم کے طریقوں کی تائید کر رہا ہے۔

مثلاً آج جتنے بھی بچوں کی تربیت کرنے کے اصول لکھنے والے ہیں وہ سب یہی کہتے ہیں کہ بچوں کو ادب سے تمیز سے بات کرنا سکھانے کے لیے ان کو آپ کہہ کر بلانا چاہیئے۔ تو جناب آج سے کئی سو سال پہلے سب سے اچھے رہن سہن کے طریقے اور سب سے اچھی عادتیں سکھانے والے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی اسی اصول کو اپنایا اور ہم کو بھی اس اصول پر چلنا سکھایا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

اَکْرِمُوْا اَوْلَادَکُمْ ۔" اپنی اولاد کی عزت کیا کرو"

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کبھی کسی بچے کو اس انداز سے نہیں پکارا جس سے "تو" یا " ادئے" کا معنی نکلتا ہو۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب بھی کسی بچے کو پکارتے یا بیٹا کہہ کر پکارتے یا پورا نام لے کر

Marfat.com
Marfat.com

جیسا کہ ہم آپ کو بتا چکے ہیں ایک دفعہ کا ذکر ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے نواسے کو اپنے کندھے پہ بٹھائے ہوئے تھے ایک صحابی رضؓ نے دیکھ کر کہا۔

نِعْمَ المَرکَب رَکِبتَ یا غلام

یعنی بچہ تو بہترین سواری پہ سوار ہے

امی۔ تو پیارے بچو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فوراً فرمایا۔

نِعْمَ الرَّاکِبُ ھُوَ (مشکوٰۃ)

یعنی سوار بھی تو اچھا ہے۔

اس سے ثابت ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے نواسے کی عزت نفس کے احساس کو فوراً سنبھالا دیا بچے تو ہیں لیکن اچھے بچے ہیں۔

اسی طرح ہم آپ کو یہ بھی بتا چکے ہیں کہ اپنی بیٹی حضرت فاطمہ علیہا السلام جب بھی تشریف لاتیں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود اٹھ کر آگے بڑھتے اور ان کی پیشانی چومتے اپنے پاس بٹھاتے۔

تو پیارے بچو۔ تم لوگوں کو بھی چاہیے ایک دوسرے کو عزت سے بلایا کرو۔

یعنی آپ کہہ کر بلایا کرو۔۔۔ اور یہ سمجھ کر ایسا کیا کرو۔
کہ یہ ہمارے نبیوں میں رحمت لقب پانے والے صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کی سنت ہے۔ یعنی ایسا ہی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
کیا ہے۔ ہم کو بھی ایسا ہی کرنا چاہیے۔
عبدالذوالاکرام: ہم بھی انشاء اللہ ایسا ہی کریں گے
امی۔ اللہ آپ کو توفیق دے۔
بچے۔ آمین۔
امی۔ ایک اور مثال سنئے۔

عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے

بھتیجے ایک کھیل جس کو عربی میں خذف کہتے ہیں۔ کھیل رہے تھے
خ۔ ذال اور ف
عبدالذوالاکرام۔ اس کا مطلب بتائیے!
امی جان۔ بیٹے یہ ایک کھیل ہے غلیل سے نشانہ بازی
ہمارے ہاں بھی بچے اس سے کھیلتے ہیں۔
عبدمنیب۔ میں سمجھ گیا
امی۔ جی ہاں۔ عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ نے ان کو منع کیا اور فرمایا
بھتیجے۔ تم کو معلوم نہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

اس کھیل سے منع فرمایا ہے۔ اس سے وقت بھی ضائع ہوتا ہے
اور کنکری آنکھ میں لگ جانے کا بھی ڈر ہوتا ہے۔

عبدمنیب۔ پھر انہوں نے بات مان لی۔

امی۔ اُس وقت تو مان لی۔ لیکن آخر بچہ تھے۔ دوبارہ کھیلنے لگے تو
پھر چچا جان نے دیکھ لیا۔ تو اب بھی ان کو مارا نہیں۔ بلکہ اس
انداز سے سمجھایا۔

عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ! بھتیجے بُرا ہو تمہارا۔ تم
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بات پہ عمل نہیں کر رہے ہو۔
اب میں تم سے بات نہیں کروں گا۔

دیکھا آپ نے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
صحابیوں کا انداز تربیت ویسا ہی تھا۔ جیسے انہوں نے رسول شفقت
ومحبت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تربیت پائی تھی۔

بخاری شریف میں ایک حدیث ہے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے عاشورہ کا روزہ رکھنے کا حکم دیا۔ تو صحابہ کرام اپنے
بچوں کو بھی روزہ رکھواتے۔ زبردستی نہیں پیار سے جب بچوں کو
بھوک محسوس ہوتی تو انہیں۔ روئی کی گڑیاں بنا دیتے۔ ان کو کھلونوں
سے بہلاتے تاکہ ان کا وقت گزر جائے!

مریم ۔ امی جان حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بچوں کے ساتھ کھیلتے بھی تو تھے ۔

امی ۔ بے شک بچوں کی جسمانی صحت کے لیے کھیلنا بھی ضروری ہے ۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بچوں کو نیزہ بازی شمشیر زنی گھوڑ سواری کی مشق کرواتے ۔

مریم ۔ امی جان حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود بھی تو تیراکی ۔ نیزہ بازی تلوار چلانا جانتے تھے ۔

امی ۔ یقیناً جانتے تھے ۔ اور بہت اچھا جانتے تھے ۔ اس کے علاوہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بچوں کو دور ایک قطار میں کھڑا کر کے آپ ایک جگہ تشریف رکھتے اور بچوں کو فرماتے ۔ دوڑ کر میرے پاس آؤ ۔ بچے دوڑ کر آتے تو کوئی آپ کی گود میں گرتا ۔ کوئی کندھوں پہ کوئی پیٹ پر ۔ کوئی ٹانگوں پر ۔ کوئی دائیں کوئی بائیں ۔ بچے ہنستے اور خوش ہوتے ۔

بچوں کی ہنسی میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی شامل ہو جاتے ۔

مریم ۔ امی جان ایک دن ابو جان ، ایک صاحب کو بخاری شریف کی ایک حدیث بیان کر رہے تھے ۔

امی ۔ کون سی ۔

مریم ۔ وہ کچھ یوں تھی ۔ ایک دن صدقہ کی بہت سی کھجوریں آئیں ۔

عبدالذوالاکرام ۔ امی جان صدقہ کا مطلب بتائیے ۔

امی ۔ صدقہ کا مطلب ہے ۔ جو چیز اللہ کے نام پہ آپ کسی ضرورتمند کو دیں ۔ مثلاً ایک بچہ ہے ۔ جس کے پاس خربوزہ خریدنے کے لیے پیسے نہیں ۔

عبدالذوالاکرام ۔ تو اپنے امی ابو سے لے لے ۔

امی ۔ بیٹا بعض ماں باپ ایسے بھی ہوتے ہیں ۔ کہ ان کے پاس بھی پیسے نہیں ہوتے تو ایسے بچے کو آپ نے خربوزہ خرید کر دیدیا ۔ تو یہ صدقہ ہے ۔

عبدمنیب ۔ امی جان میں نے تو پڑھا ہے کہ اگر کوئی بوڑھا یا اندھا آدمی سڑک پار کرنا چاہے تو اس کو سڑک پار کروا دینا بھی صدقہ ہے ۔

امی ۔ جی ہاں کسی سے مسکرا کر بات کرنا بھی صدقہ ہے ۔ راستے میں پڑے ہوئے پتھر کانٹے شیشے کے ٹکڑے کو ہٹا کر ایک طرف کر دینا بھی صدقہ یعنی نیکی ہے ۔ میرے خیال میں عبدالذوالاکرام اب مطلب سمجھ گئے ہوں گے ۔

عبدالذوالاکرام جی سمجھ گیا ۔ یعنی نیکی کرنا ۔

امی جی ہاں ۔ بالکل ۔ تو جناب صدقہ میں کھجوریں آئیں ۔ ان میں سے

Marfat.com
Marfat.com

سید حسن علیہ السلام نے ایک کھجور اٹھائی۔ اور کھانے کے لیے منہ میں ڈال لی۔ کیوں جی یہی حدیث ہے نا مریم صاحبہ!

مریم۔ جی امی جان۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سید حسن علیہ السلام کو کھجور منہ میں ڈالتے دیکھا تو فوراً ان کے منہ میں انگلی ڈال کر کھجور نکلوادی۔

عبدالذوالاکرام۔ امی جان ایسا کیوں؟

امی۔ اس لیے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کے خاندان پر صدقہ کی چیزیں کھانا حرام ہیں یعنی جائز نہیں۔

عبدالذوالاکرام۔ اچھا۔

امی۔ اس لیے ہمارے نبیوں میں رحمت لقب پانے والے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس طرح اپنی اولاد یعنی اپنے خاندان والوں پر صدقہ کی کوئی چیز اپنے لیے لینا اور کھانا حرام کر دیا۔ اور اس حرام چیز کو بچپن کے بھولے پن میں کھا لینے کو سختی سے منع فرمایا۔ اسی طرح پوری امت مسلمہ کے لیے بھی اپنی اولاد کو حرام کی چیز کھلانا تو ایک طرف اگر وہ بھول کر کھالیں تو فوراً انہیں اگلوا دو حکم ہے۔ کہ جب بچے کی پرورش ماں باپ نے حرام مال سے کی اُس کا جسم جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

عبدمنیب۔ امت مسلمہ کے لیے حرام سے کیا مطلب ہے۔

امی جان۔ جیسے آپ سن چکے ہیں۔ کسی کو دھوکہ دے کر اس سے مال حاصل کرنا۔ کسی سے زبردستی کوئی چیز چھین لینا۔

کم سودا تول کر پیسے کمانا۔

سود کے پیسے۔

یعنی اپنی محنت کے علاوہ جس طرح بھی دولت کمائی جائے وہ حرام ہے۔ اور اس حرام کی دولت سے خریدی ہوئی کھانے کی چیزیں بھی حرام ہیں۔

سمجھ گئے۔

عبدمنیب۔ سمجھ گیا امی جان۔

اس اثناء میں عبدالذوالاکرام جمائیاں لینے لگے۔

وقت کافی گزر گیا تھا۔ سب اپنے اپنے بستر پہ لیٹتے ہوئے سونے کی دعا پڑھ کر سو گئے۔

بچوں کی حوصلہ افزائی

پیارے بچو. صدیوں بعد بچوں کی نفسیات کے ماہرین بچوں کی ذہنی نشوونما کے حسب حوصلہ بڑھانے والے رویہ کو ضروری کہہ رہے ہیں.
ہمارے دین اور دنیا کے رہنما رسولِ شفقت و محبت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ایسے مواقع پر ایسا ہی رویہ اختیار فرماتے مثال سنیئے!
حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی عمر تقریباً سات سال ہوگی. ایک دن اپنے ہم عمر بچوں کے ساتھ مل کر رسولِ شفقت و محبت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے!
عبدنیب ا. کس لئے!
امی جان ا. بیعت کرنے کے لئے!
عبدالذوالاکرام ا. امی جان میں بیعت کا مطلب نہیں سمجھا!
امی ا. بیعت کا مطلب ہے. آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کے مبارک ہاتھ میں اپنا ہاتھ دے کر اپنی خوشی سے پکا اور سچا عہد کرنا۔

عبدنبیب :۔ کس بات کا عہد؟

امی :۔ اس بات کا کہ میں زندگی میں ہر کام ہر بات اسی طرح کروں گا جس طرح کرنے کا آپ حکم فرمائیں گے

عبدنبیب :۔ اچھا

امی :۔ ہاں تو جناب سب بچے دل میں یہ بات لئے بارگاہِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں پہنچ تو گئے۔ مگر اب کسی بچے میں آگے بڑھ کر بات کرنے کی ہمت نہ ہوئی۔

مگر عبداللہ بن زبیر نے ہمت کی آگے بڑھے دل کی بات عرض کی۔

تو جناب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ کو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کی دلیری بہت پسند آئی۔ اور فرمایا: کیوں نہ ہو بہادر باپ کا بہادر بیٹا ہے

مریم :۔ حضرت زبیر کا تو پھر بہت حوصلہ بڑھ گیا ہوگا

امی :۔ بے شک۔ ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بچوں کے ہر اچھے کام کی تعریف فرماتے اور

بچوں کا حوصلہ بڑھانے تاکہ ان کے دلوں میں اچھے کام کرنے کا شوق اور پیدا ہو۔

مریم :۔ امی جان آج ابّو جان اپنے ایک دوست سے کہہ رہے تھے ، ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو فرماتے ہیں یا جو کرتے ہیں ۔ وہ سب مسلمانوں کے لیئے قانون کی حیثیت رکھتا ہے ۔

امی :۔ آپ کے ابو نے ٹھیک کہا ۔

مریم :۔ اس کا مطلب ہوا بچوں کی حوصلہ افزائی قانون بن گیا ۔

امی :۔ یقیناً ۔ اب ایک اور مثال سنیئے !
ایک دفعہ رسول برحق صلی اللہ علیہ وآلہ ایک غزوہ . . . .
مجیب صاحب غزوہ کا مطلب بتایئے ؟

عبدالمجیب :۔ وہ جنگ جس میں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود حصہ لیا ہو !

امی :۔ شاباش تو جناب جنگ سے واپسی کے درمیان ایک منافق عبداللہ بن ابی . .

عبدالذوالاکرام :۔ امی جان منافق کا مطلب کیا ؟

امی :۔ منافق اُس شخص کو کہتے ہیں جس نے نام بھی مسلمانوں سے کا رکھا ہو۔ دکھانے کے لئے نمازیں بھی پڑھتا ہو۔ مگر دل اسلام کی مخالفت کرتا ہو۔ مثلاً اسی کو دیکھئے اس کا نام تو تھا عبداللہ یعنی!

عبدالغفار الکرام :۔ اللہ کا بندہ؟

امی :۔ شاباش تو جناب نام تھا عبداللہ اور کام کیا کرتا تھا۔ مسلمانوں کو آپس میں لڑانے کے لئے افواہیں پھیلاتا ہاں تو جنگ سے واپسی کے درمیان اُس نے کچھ لوگوں کو کہنا شروع کر دیا۔

مدینہ پہنچنے کے بعد ہم میں سے عزت والے ذلیل لوگوں کو باہر نکال دیں گے!

مریم :۔ اُس کے خیال میں عزت والے کون اور ذلیل کون تھے؟

امی :۔ وہ مدینہ منورہ کے رہنے والے انصار کو عزت والے اور ہجرت کر کے آنے والوں کے دلوں میں ذلت کا احساس پیدا کر کے ان کو لڑانا چاہتا تھا۔

عبدالمذہب :۔ اچھا جیسے انگریز مذہب میں پھوٹ ڈلوا کر لڑ رہا ہے۔

Marfat.com

امی: ہاں بیٹا اسلام کی نظر میں عزت والا ہے صرف وہ ہے۔ جو اللہ سے ڈرے نیک کام کرے۔ چاہے وہ غریب ہو یا مہاجر۔ سمجھے!

مریم: جی

امی: تو بات چل رہی تھی۔ عبداللہ بن ابی افواہ پھیلا رہا تھا۔ زید بن ابی ارقم رضؓ جو کمسن تھے۔ انہوں نے یہ بات سن لی۔ اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ساری بات کہہ دی!
عبداللہ بن ابی سے پوچھا گیا۔ تو اس نے انکار کردیا۔

عبدالذوالاکرام: مطلب ہے جھوٹ بول دیا!

امی: جی ہاں۔ اب جناب صحابہ رضؓ نے سوچا ہو سکتا ہے۔ زید ابھی چھوٹے ہیں۔ انہوں نے سننے میں غلطی کی ہو!
بات بھی معمولی نہ تھی۔

عبدنیب: مسلمانوں کو آپس میں لڑوانے کی چال تھی

امی: جی ہاں۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو منافق کے جھوٹ اور زید بن ابی ارقم رضؓ کی سچائی سے آگاہ کر دیا۔

عبدنسب: وحی کے ذریعے:

امی : جی ہاں باقاعدہ آیت نازل فرمائی ۔ تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سب کے سامنے زید بن ابی ارقم کے کان کو پیار سے پکڑ کر فرمایا :

" اس لڑکے کا کان سچا تھا "

اس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے زید رض کی حوصلہ افزائی فرمائی

ایک واقعہ اور ہے ۔ مجلس میں ایک کمسن بچہ حاضر ہوا اور عرض کیا ۔ " میری امی آپ کو سلام عرض کرتی ہے ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بڑے پیار سے جواب دیا ۔ سلام ہو تم پہ اور تمہاری امی پہ

عبدالذوالاکرام : امی جان آج بس ۔ نیند آرہی ہے ۔

امی : دوسرے بچوں سے مخاطب ہو کر ، کیوں جی آپ کا کیا خیال ہے ۔

عبدنبیب : جو ہمارے چھوٹے بھائی جان کا خیال ہے ۔

امی جان : اچھی بات مجلس برخاست !

Marfat.com

رسولِ شفقت و محبت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اور
نگاہ یافتہ بچے

پیارے بچو بات نگاہ یا ایک نظر کی ہے۔ اور ہمارا ایمان ہے کہ رسولِ شفقت و محبت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نگاہ مبارک جس طرح بھی کسی پہ پڑ گئی وہ خوش نصیب ہے یہ ایک دوسری بات ہے کہ ابرِ رحمت کی بارش تو ہر جگہ ہوتی ہے لیکن اُس سے فائدہ زمین کے اُس حصہ کو پہنچتا ہے جو بنجر، سیم اور تھور کی ماری نہ ہو۔

رسولِ شفقت و محبتؐ کی نظر مبارک بھی ابرِ رحمت تھی وہ جس طرف اٹھی جسے دیکھا وہیں ابرِ رحمت برسا۔ اب ہم ان خوش نصیب بچوں کا ذکر کریں گے جن کے چہروں پہ ایک بار یا چند بار یہ نگاہ کرم پڑی۔ اور اس کی برکت نے ان بچوں کو ملتِ اسلامیہ کی تاریخ میں اپنا مقام بخشا۔

اب آپ ہی سوچئے اگر ہم اسوۂ رسولِ شفقت و محبت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے قول و فعل کا رہنما بنا لیں تو پھر ہمارے نام اور کام کو دنیا کی کوئی طاقت صفحۂ ہستی سے مٹا سکتی ہے؟

ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی غزوہ میں بیٹھے کیا دیکھتے ہیں ۔

ایک عورت بہت ہی پریشان ادھر ادھر پھر رہی ہے جیسے اسے کسی کی تلاش ہو ۔

آپ خاموش دیکھتے رہے ، آخر اُسے ایک کمسن بچہ نظر آیا ۔

پیار سے لپکی ۔ اٹھایا بے حد پیار کیا ۔ بلائیں لیں ، بوسے دیئے اور پھر ایک طرف لے جا کر دودھ پلانے لگی ۔

ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ سب دیکھ کر صحابہ سے پوچھا

کیا یہ عورت اپنے بچے کو اپنے ہاتھ سے آگ میں پھینک سکتی ہے ؛

صحابہ نے عرض کیا ۔ نہیں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ۔

سُن لو ۔ اللہ اپنے بندوں پر اس ماں سے بھی زیادہ مہربان ہے

گو یہ بچہ گمنام ہے ۔ لیکن اس پر رسولِ شفقت و محبت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نگاہ مبارک پڑی جس نے اسے تاریخی مقام بخش دیا ۔

ہم آج بھی اس بچے کا ذکر کر رہے ہیں ۔ قیامت تک ذکر ہوتا رہے گا!

بخاری شریف میں ہے کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لے گئے۔ اور فرمایا مصلّے بچھاؤ تاکہ میں نفل نماز پڑھوں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے ایک پرانی سی چٹائی بچھائی اس چٹائی پر رسولِ شفقت ومحبت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھڑے ہوگئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے حضرت انس رضی اللہ عنہ اور ایک یتیم غلام نے صف باندھی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے دو رکعت نماز ادا کی۔

بچو تم نے غور کیا ہوگا کہ اس میں ایک یتیم غلام کا بھی ذکر آیا ہے بس یہی گم نام یتیم بچہ ہے جس کے لیے میں نے آپ کو یہ پورا واقعہ سنایا۔ اس بچے کو پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھنے کی عزت ملی۔

عبدالذوالاکرام۔ بس ایک بار ہی نماز پڑھی۔

ناجان۔ نہیں بچو ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسی شہر میں رہتے تھے اس بچے نے یقیناً پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے کئی بار نماز پڑھی ہوگی لیکن یہ ایک واقعہ حدیث کی کتابوں میں محفوظ ہوگیا

Marfat.com

امی جان۔ حجۃ الوداع کا موقعہ تھا

عبداللہ ذوالاکرام۔ حجۃ الوداع کا کیا مطلب ہے؟

امی جان۔ رسولِ شفقت و محبت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو آخری حج ادا فرمایا اسے حجۃ الوداع کہتے ہیں۔

عبداللہ ذوالاکرام۔ اچھا۔

امی جان۔ اس حج کے موقعہ پہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مقام روحاء پہ پہنچے تو وہاں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کچھ لوگ ملے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا تم کون ہو؟

ان لوگوں نے جواب دیا۔ ہم مسلمان ہیں۔ پھر ان لوگوں نے آپ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا آپ کون ہیں؟

فرمایا

میں اللہ کا رسول ہوں

یہ سنا تو ان لوگوں میں سے ایک عورت نے اپنے ہاتھ اوپر اٹھائے اپنے ہاتھوں پر اس نے ایک ننھے منے چند ماہ کے بچے کو سنبھا ہوا تھا اس عورت نے عرض کیا

اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا حج کا ثواب

Marfat.com

اس ننھے بچے کو بھی ملے گا۔

آپ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہاں ضرور اور اس بچہ کے ساتھ تم کو بھی ثواب ملے گا۔

مریم۔ اس کا مطلب ہے بچہ اگر کوئی نیکی کا کام کرے تو اس کا ثواب بچے اور اس کے والدین دونوں کو ملتا ہے۔

امی جان۔ جی ہاں۔

عبد منیب۔ اور اگر بچہ کوئی غلط کام کرے تو؟

امی جان۔ اس سلسلے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ

اللہ نے بچہ سے قلم اٹھا لیا ہے۔

یعنی بچہ کوئی غلطی کرے تو اللہ اسے سزا نہیں دیتا لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ بچے غلط کام کرتے رہیں ماں باپ کو یہ فرض سونپا گیا ہے کہ وہ بچوں کو غلط بات سے منع کریں اور اچھی باتوں کی عادت ڈالیں۔

مریم۔ اچھا۔

امی جان۔ ہاں تو بات ہو رہی تھی گم نام بچوں کی

قبیلہ غامد کا یہ ننھا منھا معصوم بچہ۔ جس نے شاید رسولِ پاک

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف نہ ہی دیکھا ہو لیکن اس خوش نصیب
بچے پر رسولِ شفقت ومحبت کی نظر مبارک ضرور پڑی. یوں
اس بچے کا نام حدیث کی کتابوں میں شامل ہو گیا۔
عبدالذوالاکرام۔ اچھا
مریم۔ حجۃ الوداع کے موقع پر ایک بچے کی پیدائش بھی ہوئی تھی۔
امی جان۔ جی ہاں یہ خوش نصیب بچہ حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ
عنہا کا بیٹا تھا اور اس بچے کے والد بلند رتبہ صحابی حضرت ابوبکر
صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔
عبدالذوالاکرام۔ اس بچے کا ماں باپ نے نام بھی تو رکھا ہو گا؟
امی جان۔ اس بچے کا نام محمد رکھا گیا۔
عبدالذوالاکرام۔ ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام پر۔
امی جان۔ جی ہاں بعد میں یہ خوش نصیب بچہ اسلامی تاریخ کے شاندار
دن پیدا ہونے والا محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہ، کے نام سے
مشہور ہوا۔
عبدالذوالاکرام۔ اچھا

انجان بچے

بچو آج آپ کو ان بچوں کے بارے میں بتایا جائے جن کا کسی نہ کسی طرح ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تعلق ہے گو یہ تعلق بھی لمحہ بھر کا تھا۔ لیکن اس لمحہ بھر کا تعلق آج بھی سیرت کی کتابوں میں محفوظ ہے۔ گو ان بچوں کے نام نہیں ملتے لیکن ان کا ذکر سیرت کی کتابوں میں ضرور ملتا ہے اور یہ سب فیض ہے رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تعلق کا۔

عبدالذوالاکرام۔ امی جان پھر تو ہمیں ضرور سنایئے۔

امی جان۔ سنیے ایک خوش نصیب بچے کا ذکر

سیرت کی ایک کتاب ہے

ہجرت کی راہیں قدم بقدم منزل بمنزل

اس میں لکھا ہے کہ جب رسولِ شفقت ومحبت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہجرت کر کے مدینہ منورہ روانہ ہوئے تو رستہ میں ایک جگہ ٹھہرنے کا ارادہ فرمایا اس جگہ کا نام صخرۃ الطویلہ ہے۔

عبدمنیب۔ صخرۃ الطویلہ کا کیا مطلب ہے؟

Marfat.com

امی جان۔ صخرہ کا معنی ہے چٹان۔ اور طویلہ کا معنی لمبی۔ یعنی لمبی چٹان اس چٹان کے قریب ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے سفر کے ساتھی حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اترے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنے ہاتھوں سے زمین کو صاف کیا کپڑا بچھایا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ آرام فرمائیں سفر کی تھکاوٹ تو تھی ہی ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سو گئے۔ لیکن حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ خود جاگتے رہے۔ ان کو سخت پیاس لگ رہی تھی۔ کافی ادھر ادھر نظر دوڑائی لیکن پانی نظر نہ آیا لیکن ایک بدو بچہ بکریاں چراتا نظر آیا۔

عبدالذوالاکرام۔ بدو بچہ کا کیا مطلب

امی جان۔ دیہات میں رہنے والوں کو بدو کہتے ہیں۔

عبدالذوالاکرام۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اس بچے کے پاس گئے اور اس سے بکریوں کا دودھ دوہنے کی اجازت مانگی اس بچے نے اجازت دے دی حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کٹورا صاف کیا۔ ایک بکری کا دودھ دوہ کر کٹورے میں بھرا۔ پھر رسولِ شفقت و محبت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں

حاضر ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہ دودھ پی لیا۔
یوں سیرت کے صفحات میں اس گمنام بچے کا ذکر بھی شامل ہو گیا

عبدالذوالاکرام۔ اب کوئی اور خوش نصیب بچہ

امی جان۔ بچو انصار کی ایک عورت تھی۔ ایک دن وہ رسولِ شفقت و محبت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آئیں اور عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرا ایک غلام لڑکا ہے جو بڑھئی ہے۔

عبدالذوالاکرام۔ بڑھئی کسے کہتے ہیں؟

امی جان۔ لکڑی کی چیزیں بنانے والے کو بڑھئی کہتے ہیں۔

عبدالذوالاکرام۔ اچھا

امی جان۔ اس انصاریہ عورت نے کہا اگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اجازت دیں تو اس بڑھئی لڑکے سے کہہ کر لکڑی کی ایک ایسی چیز بنوا دوں جس پہ بیٹھ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دیا کریں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اجازت دے دی

اس انصاریہ عورت نے لڑکے سے کہا لڑکا جنگل میں گیا
اس جنگل کا نام غابہ تھا۔ غابہ سے جھاؤ کی لکڑی لایا اور منبر
تیار کیا ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس منبر سے
پہلے ایک کھجور کے تنے کے ساتھ کھڑے ہو کر خطبہ دیا کرتے
تھے۔ جب بڑھئی لڑکا منبر تیار کر لایا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم منبر پہ بیٹھ کر خطبہ دینے لگے یہ دیکھا تو کھجور کا تنا رونے لگا۔

عبدالذوالاکرام۔ سچ مچ وہ کیسے۔

امی جان۔ جیسے آپ روتے ہیں ویسے ہی اس منبر کے رونے کی آواز
لوگوں نے سنی۔ تنے کا رونا سنا تو رسول شفقت ومحبت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم اس تنے کے پاس گئے اس کو جا کر اپنے سینے
سے لگا لیا۔ پھر وہ تنا آہستہ آہستہ چپ ہو گیا اور پھر کبھی نہ رویا۔

عبدِ منیب۔ لیکن وہ تنا رویا کیوں۔

امی جان۔ اس کی وجہ ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بتائی کہ
اس تنے کے پاس اللہ کا ذکر ہوتا تھا جب تنے کو احساس ہوا
کہ یہ ذکر میرے پاس نہیں ہو گا تو وہ رونے لگا۔

عبدِ منیب۔ اچھا

امی جان۔ بچو یہ بات سنانے کا مقصد تھا کہ ایک غلام لڑکے کو اللہ نے

یہ عزت دی کہ وہ پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا منبر
تیار کرے اور اسی عزت کا سبب ہے کہ آج اس لڑکے کا ذکر
حدیث کی کتابوں میں ملتا ہے۔ جہاں جہاں پیارے رسول
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر آئے گا اس لڑکے کی بات ضرور ہوگی۔

اور اب ایک اور گم نام بچہ

ایک قبیلہ کا نام غامد تھا۔ دس ہجری کا ذکر ہے اس قبیلہ کا
ایک وفد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کی خدمت میں حاضر ہوا
یہ لوگ ابھی کافر تھے اس وفد نے شہر کے باہر خیمہ لگایا اپنا سامان
اس خیمہ میں رکھا اور ایک کم سن لڑکے سے کہا تم یہیں رہو
سامان کا خیال رکھو ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت
میں جا رہے ہیں۔ چنانچہ وہ لڑکا سامان کے پاس رہا اور وفد
کے لوگ مدینہ منورہ آ گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
خدمت میں پہنچے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا تم سامان
کے پاس کسے چھوڑ آئے ہو۔

وفد نے جواب دیا ایک لڑکے کو۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
فرمایا تمہارے ادھر آنے کے بعد وہ لڑکا سوگیا تھا اتنے میں ایک
شخص آیا اور خورجی چرا کے لے گیا۔

عبداللہ والاکرام۔ خورجی کسے کہتے ہیں۔

امی جان۔ چمڑے کے تھیلے کا نام ہے

عبداللہ والاکرام۔ اچھا

امی جان۔ جب خورجی کے چرائے جانے کا سُنا تو وفد میں سے جس آدمی کی خورجی تھی وہ بہت گھبرایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا گھبراؤ نہیں خورجی کے چوری ہونے کے بعد لڑکا جاگ گیا فوراً چور کے پیچھے بھاگا۔ اور چوری کرنے والے شخص سے خورجی واپس لے آیا۔ اس کے بعد وفد کے لوگ اپنے خیمے کی طرف چل پڑے۔ جا کر لڑکے سے پوچھا تو لڑکے نے بالکل اسی طرح خورجی کے چوری ہونے کا واقعہ سنایا جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ وفد کے لوگ اس واقعہ سے متأثر ہوئے اور فوراً پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر مسلمان ہو گئے۔

مریم۔ ماشاءاللہ۔

امی جان۔ بچو اس واقعہ میں آپ نے ایک کم سن لڑکے کا ذکر سنا۔ گو اس لڑکے کا نام معلوم نہیں۔ لیکن اس کا ذکر موجود ہے۔

عبداللہ والاکرام۔ اور

امی جان۔ اور اب سنیے ایک ایسے خوش نصیب بچے کا ذکر جو خود اللہ کو پیارا ہو گیا لیکن اس کی وفات پر اس کے ابو کے نام پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تعزیت کا ایک خط لکھا۔ یہ خط آج بھی محفوظ ہے اس کا لفظ لفظ محفوظ ہے اور ہر اس ماں باپ کے لیے ہدایت ہے جن کا بچہ اللہ کے پاس چلا جائے۔

عبداللہ والاکرام۔ تعزیت کا کیا مطلب ہے۔

امی جان۔ تعزیت کا مطلب ہے۔ اگر کوئی وفات پا جائے تو اس کے ماں باپ کو صبر کی نصیحت کرنا اور انہیں تسلی کی بات کہنا سمجھے۔

عبداللہ والاکرام۔ اچھا اب وہ خط پڑھ کر سنائیے۔

امی جان۔ یہ خط عربی میں ہے میں اس کا ترجمہ پڑھ کر آپ کو سناتی ہوں

تعزیت نامہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شروع اللہ کے نام سے جو رحمان و رحیم ہے۔ یہ تعزیت نامہ ہے۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ تم پر سلامتی ہو۔ میں اس کی حمد کرتا ہوں جس کے سوا کوئی الٰہ نہیں۔

اس کے بعد اللہ تمہارے اجر کو اور زیادہ کرے اور ہمیں

اور تمہیں شکر کی توفیق دے ہماری جانیں ہمارے اموال اور ہمارے اہل وعیال سب کچھ اللہ کی خوش آئند بخشش ہیں اور اس کی عطا کی ہوئی عارئیتیں ہیں۔ تمہیں رشک ومسرت کے ساتھ اس سے سرفراز کرتا رہا۔ اور بڑے اجر کے عوض تم سے اسے واپس لے لیا۔ یہ واپسی اجر ہے صلوٰۃ رحمت اور ھدیٰ ہے۔ لہٰذا اگر تم اسے ثواب کا کام سمجھتے ہو تو صبر سے کام لے لو۔ تمہاری بے صبری تمہارے اجر وثواب کو ضائع کر کے تمہیں نادم نہ کرنے پائے یہ سمجھ لو کہ بے صبری کا ماتم نہ مرے ہوئے کو واپس لاسکتا ہے نہ غم کو دور کرسکتا ہے اور ہونیوالا حادثہ تو ہو کر ہی رہتا ہے۔

والسلام

ہاں تو بچو عظیم الشان صحابی معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے بیٹے کی وفات پر رسولِ شفقت ومحبت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تعزیت نامہ کو سن لیا

جی سن لیا۔

پیارے بچو اب تک پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نگاہِ شفقت یا خیالِ رحمت میں آنے والے جن خوش بچوں کا ذکر ہمیں جہاں ملا جیسا لکھا ہوا احادیث یا سیرت طیبہ کی تصنیفات

بس ملا ہم نے آپ کو سنا دیا۔ اس کے اب ایک ہفتہ چھٹیاں
مریم :۔ چھٹیاں
ہفتہ کے بعد اب تک رسولِ شفقت و محبت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے اسوۂ حسنہ سے فیض حاصل کرنے والے جن بچوں کا ذکر
ان کے بارے میں تحریری سوالات اور آپ کے تحریری جوابات
کے ذریعہ آپ کی یادداشت کا امتحان لیا جائے گا!
جو اچھے نمبروں میں کامیاب ہو گا اُسے اتنا ہی اچھا انعام ملے گا
انشاء اللہ
عبدالذوالاکرام :۔ گرامی جان بس اسوۂ حسنہ اب ختم
نہیں ہنیں بیٹیا رسولِ شفقت و محبت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے اسوۂ حسنہ کا بیان کبھی ختم نہیں ہوا نہ ہو گا۔
میرے لخت جگر اللہ کے بعد بزرگ و بلند ہمارے پیارے نبی محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے اچھے اخلاق، اعلیٰ تعلیم، بہترین دستورِ حیات
کی تعریف کرتے کرتے بڑے بڑے عالم، فاضل صدیوں سے نہ جانے
کتنے اللہ کو پیارے ہو گئے مگر سب کے دل میں یہی حسرت
رہی۔ کاش ہم اسوۂ حسنہ کو بیان کرنے کا حق ادا کر سکتے۔
عبدالذوالاکرام :۔ اچھا تو امتحان کے بعد پھر سنائیں گی

انشاء اللہ ضرور سناؤں گی۔

ابھی تو اسی سلسلہ کی دوسری کڑی یعنی دوسری جلد بھی "اسوۂ رسولِ شفقت و محبت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور کمسن بچے" پر مشتمل ہوگی
اس کے بعد یہ سلسلہ انشاء اللہ اس طرح زندگی کے آخری سانسوں تک چلے گا!

اسوۂ رسولِ شفقت و محبت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور نوجوان بوڑھے کمزور، طاقتور، مسافر، قیدی، معاشرے کے ستائے ہوئے انسان، مقروض، کسان، مزدور، ہنرمند، تاجر، عالم، طالب علم، شاعر، ادیب، حکیم، عورت، ماں، بیوی، بہن، بیٹی، خالہ پھوپھی!

غرض یہ کہ اللہ نے توفیق دی تو زندگی کے آخری سانسوں تک رسولِ شفقت و محبت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رحمت اور مہربانیوں کے سایہ میں انسان، حیوان، جمادات، نباتات، چرند و پرند، جنات کو میں نے کیسے دیکھا اور محسوس کیا ہے۔ سناتی رہوں گی!
تمہیں سمجھاتی رہوں گی یہی میرا فرض ہے یہی میرا ذمہ!

صفتیں اُس کی حد سے بڑھ کر — کہ نہ سکوں میں نعتِ پیمبر
قلم نے کیا ہے چارہ اکثر — خالی رہا وصّاف کا دفتر
ایک ہی لفظ ہے اوّل آخر — ماشاء اللہ ماشاء اللہ

Marfat.com